عشق پاگل کر دیتا ہے
ناول
KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM
مریم عزیز

عشق پاگل کر دیتا ہے

مریم عزیز

"تمہارا ہسبینڈ بہت ہینڈسم ہوگا۔" ندا نے بغور اس کی ہتھیلی کا جائزہ لینے کے بعد کہا تو ایک مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی "اور تو اور وہ بہت دولت مند بھی ہوگا۔" ندا کے اس انکشاف پر عائشہ اور ملائکہ

مکمل ناول

نے باقاعدہ بے ہوش ہونے کی ایکٹنگ کی تھی لیکن وہ انہیں خاطر میں لائے بغیر ندا کو دیکھنے میں مصروف تھی جو بڑی سنجیدگی سے اس کی ہتھیلی کو گھور رہی تھی۔

"ندا یہ دیکھو کہ اس کی شادی کب ہے؟" عائشہ نے ہوش میں آتے ہی جلدی سے ندا کو جھنجھوڑ کر کہا۔

"تم تو پیچھے ہو شادی اس کی دیکھنی ہے تمہیں کیا ہول پڑ رہے ہیں۔" ندا نے دونوں ہاتھوں سے اسے پیچھے دھکیلا اور پھر سے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے۔

"ہاں تو تمہاری شادی اسی سال متوقع لگ رہی ہے اور غیروں میں۔۔۔ ٹوٹلی غیروں میں۔" ندا نے ہوا میں ہاتھ لہرا کر کہا وہ جو اتنی دیر سے ضبط سے کام لے رہی تھی قہقہہ لگا کر ہنس پڑی اس کو ہنستا دیکھ کر عائشہ اور

ملائکہ بھی ہنسنے لگیں جبکہ ندا غصے سے انہیں گھورنے لگی۔

"تمہیں یہ سب مذاق لگ رہا ہے۔" ندا کو غصے میں دیکھ کر اس نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی تھی ورنہ ندا کا کوئی بھروسہ نہیں تھا پاس پڑی کوک کی بوتل اٹھا کر اس کے سر پر دے مارتی۔

"میں مذاق تو نہیں سمجھ رہی لیکن یقین بھی نہیں کر رہی۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بھاڑ میں جائیں لڑکیاں مجھے ہاتھ دکھانے کو ترستی ہیں۔ اور تم ہو کہ۔ سچ ہی لوگ کہتے ہیں گھر کی مرغی دال برابر تمہاری دوست ہوں نا اس لیے تمہیں میری قدر نہیں کیا زمانہ آگیا ہے۔" ندا نے افسردہ لہجے میں کہتے ہوئے باقاعدہ ایک ٹھنڈی سانس بھری تو مقدس بے اختیار مسکرا دی۔

"یار میں تو مذاق کر رہی تھی ہاں تو تم میرے مستقبل کے بارے میں کچھ بتا رہی تھیں۔" اس نے اپنے چہرے پر سنجیدگی طاری کرتے ہوئے کہا۔ لیکن ندا نے کوئی توجہ نہ دی۔

"اے ندا زیادہ بھاؤ نہ کھاؤ ورنہ میری جوتی کب سے تمہارے سر سے ملاقات کرنے کے لیے بے قرار ہو رہی ہے۔" ملائکہ کے جارحانہ انداز پر ندا نے جلدی سے مقدس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"تمہاری لو میرج ہوگی۔"

"کیا۔" عائشہ اور ملائکہ کے ساتھ اس کی اپنی بھی چیخ نکل گئی۔ ان تینوں کے چیخنے پر ان کی دوسری سائیڈ پر بیٹھے ایم اے فائنل کے گروپ نے گھور کر انہیں دیکھا تھا۔ تو وہ سب شرمندہ ہو گئیں۔

"کیا کہا تم نے" مقدس آواز نیچی کرکے غرائی تو ندا گھبرا گئی وہ تو پہلے ہی ان تینوں کے چیخنے سے ڈر گئی تھی۔

"میں نے کہا کہ تمہاری شادی ارینج نہیں ہوگی پہلے تمہارے لوو۔ تمہیں پسند کریں گے۔" ندا نے زور زور دے کر کہا تو عائشہ اور ملائکہ نے کورس میں اوکی آوازیں نکالنا شروع کر دیں۔

"واہ بھئی مقدس یو آر سو لکی۔" عائشہ نے رشک بھری نظروں سے اسے دیکھا تو اس نے پاس پڑی کتاب اٹھا کر اس کے سر پر دے ماری۔

"اور تمہارا ہسبینڈ کافی فلرٹ لگ رہا ہے یا تو اس کی منگنی ٹوٹی ہے یا۔" ابھی ندا کی بات بھی مکمل نہ ہوئی تھی کہ مقدس نے بے ساختہ اپنا ہاتھ کھینچا تھا اس کی اس حرکت کو ان تینوں نے بہت چونک کر دیکھا تھا۔

"کیا ہوا۔" ندا کے پوچھنے پر اس نے سر نفی میں ہلا دیا۔

"یار فلرٹی ہوا تو کیا ہوا محبت تو مقدس سے کرتا ہے۔" ماحول کی ٹینشن کو محسوس کرکے ملائکہ نے مسکرا کر کہا۔

"یہ ناممکن ہے کہ میں کبھی ایسے شخص سے شادی کروں جو فلرٹی ہو یا اس کی کوئی گرل فرینڈ ہو یا اس کی کوئی منگنی ہوئی ہو۔" مقدس نے غصے سے کہا تو وہ تینوں اس کا چہرہ دیکھنے لگیں۔

"بے شک ہینڈسم ہو دولت مند ہو یا جو بھی ہو اس خوبصورتی اور دولت کا کیا فائدہ جس کا کردار ہی اچھا نہ ہو۔" مقدس کی بات پر عائشہ نے ایک نظر بغور اس کا خوبصورت چہرہ دیکھا جو غصے میں اور خوبصورت ہو جاتا تھا۔

"مقدس ذہن کو اتنا تنگ رکھنا بھی ٹھیک نہیں آج کل کے دور میں کون لڑکا ہے جو لڑکیوں سے باتیں نہ کرتا ہو اور اگر اس کی منگنی ٹوٹ گئی تو اس میں اس کا کیا قصور ہو سکتا ہے قسمت میں ایسا ہو اور اگر کوئی تم سے محبت کرتا ہے تو یہ تمہاری خوش قسمتی ہے ورنہ آج کل کون کسی سے محبت کرتا ہے۔" عائشہ نے دھیمے لہجے میں اسے سمجھایا تو مقدس نے ایک نظر عائشہ کو دیکھا اور گراؤنڈ کی گھاس نوچنے لگی۔

"کیوں۔ کیوں یہ ممکن نہیں کہ ایک لڑکا کسی لڑکی سے بات نہ کرے جب وہ اپنے لیے ایسی لڑکی چاہتا ہے جو صرف اس کی ہو تو ایک لڑکی یہ کیوں نہیں چاہ سکتی۔

...میں اس بات کو نہیں مانتی جب آج تک میں ...ایسی حرکت نہیں کی۔ میں نے خود کو ہمیشہ کسی ...سمجھتے ہوئے اپنی حفاظت کی ہے کبھی خیانت ...تو وہ کیسے میری امانت میں خیانت کر سکتا ہے۔ ...نہیں زندگی میں کئی موقعے ایسے آئے ہیں ...بھی اپنے نفس کے آگے جھک سکتی تھی لیکن ...خود کو ہمیشہ ایسے موقعوں پر مضبوط رکھا ہے وہ ...ہو گا مضبوط۔ وہ کیوں نہیں ایسا کر سکتا۔" اس ...عائشہ کی طرف دیکھا اور اس کا اشارہ سمجھ کر عائشہ ...گئی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی مقدس صحیح کہہ رہی ...کیونکہ عائشہ کا بھائی علی اسے پسند کرتا تھا اور ...کرنا چاہتا تھا اس کی منگنی ٹوٹ چکی تھی صرف ...سے کہ اس کی کئی گرل فرینڈ تھیں۔ اس نے ...علی کی حوصلہ افزائی نہیں کی تھی۔ اور عائشہ اس ...خیالات جانتی تھی۔ اس نے کبھی علی کی حمایت ...کی تھی لیکن وہ چاہتی تھی کہ مقدس اس کی ...بھابی بنے۔

"...کیا تم لوگ سیریس ہو گئے ہو یہ صرف باتیں ہیں ...بیسٹ آف۔ ہاتھوں کی لکیریں ایک علم ہے بس۔ باقی ...کا علم تو صرف اللہ جانتا ہے بات مذاق میں ہو رہی ...تھی اور مقدس تم بھی نا بس۔" ملائکہ بھی عائشہ کی ...خاموشی کا مطلب سمجھ گئی تھی اس لیے جلدی سے ...بات بدل دی۔ مقدس نے ایک نظر عائشہ کو دیکھا جو ...چاپ اپنے پاؤں کو دیکھ رہی تھی وہ شرمندہ ...پتہ نہیں ہمیشہ غصے میں وہ ایسے ہی فضول بول ...جاتی تھی۔

"سوری عائشہ تم مجھے جانتی ہو نا مائنڈ مت کرنا اور ...تمہیں برا لگا تو سوری۔" مقدس نے عائشہ کا ہاتھ ...کر کہا تو وہ مسکرا دی ملائکہ اور ندا نے سکون کا ...سانس لیا۔

"تم دونوں دفع ہو جاؤ تو اچھا ہے۔ میں نے مقدس کا ...دیکھا ہے اس خوشی میں مقدس ٹریٹ دے ..." ندا کے کہنے پر ملائکہ اور عائشہ نے بھی زور دینا ...شروع کر دیا اس کے نہ نہ کرنے کے باوجود وہ لوگ اسے کینٹین لے جانے میں کامیاب ہو گئی تھیں۔

وہ چاروں بچپن سے ایک ساتھ تھیں اسکول سے کالج تک کا سفر انہوں نے ایک ساتھ طے کیا تھا ایک ہی سبجیکٹ کے ساتھ۔ مقدس، ندا اور عائشہ ایک ہی اسٹریٹ پر ساتھ ساتھ رہتی تھیں جبکہ ملائکہ کا گھر اسی اسٹریٹ پر تھا لیکن کچھ فاصلے پر۔

عائشہ کے والد ڈاکٹر تھے وہ دو بہنیں اور دو بھائی تھے۔ دونوں بھائی اس سے بڑے تھے اور بڑی بہن شادی شدہ تھی۔ ملائکہ کے والد بھی ڈاکٹر تھے وہ تین بہنیں اور ایک بھائی تھا جو ان تینوں سے چھوٹا تھا اور ندا ایک بہن اور دو بھائی تھے اس کے والد بینکر تھے مقدس کے والد انجینئر تھے وہ ایک بہن اور ایک بھائی تھے۔ وہ ایم اے کی اسٹوڈنٹ تھی۔ جبکہ اس کا چھوٹا بھائی خیان آٹھویں کلاس کا اسٹوڈنٹ تھا۔ ان چاروں کی دوستی مزاجوں میں فرق ہونے کے باوجود بہت مضبوط تھی۔ ندا اور ملائکہ کی طبیعت بہت شوخ تھی دونوں بہت فیشن ایبل تھیں۔ ہر فیشن کو آزمانا ان کی عادت تھی عائشہ کا مزاج درمیانہ تھا جبکہ مقدس کا مزاج

زی ٹی وی کا مشہور پروگرام

کھانا خزانہ

نیا ایڈیشن

سنجیو کپور

خوبصورت تصاویر کے ساتھ

حسین و خوبصورت گیٹ اپ

قیمت صرف =/250 روپے۔

ملنے کا پتا:

مکتبہ عمران ڈائجسٹ

37 اردو بازار، کراچی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM
UrduPhoto

قدرے سنجیدہ تھا وہ ان کے ہر مذاق میں ان کے ساتھ شریک ہوتی تھی۔ لیکن اپنے شریک سفر کے بارے میں اس کی جو رائے تھی اس میں وہ کسی قسم کی خامی کی روادار نہیں تھی۔ شروع میں جب بات چلتی تو وہ اکثر اسے اتنی شدت پسندی پر منع کرتی تھیں۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے اس موضوع پر اس سے بات کرنے سے گریز کرنا شروع کر دیا تھا۔ کیونکہ وہ کسی حد تک ٹھیک تھی وہ جیسی تھی وہ ویسا چاہتی تھی وہ اس قابل تھی کہ اسے کوئی مخلص اور خالص ملے۔

☆ ☆ ☆

"زبردست ڈیکوریشن تو بہت شاندار ہے۔" ملائکہ نے ستائشی نظروں سے ارد گرد کا جائزہ لیا۔

"اچھی ہے نا میں نے علی سے مل کر کروائی ہے۔" عائشہ نے خوشی سے اسے دیکھا۔

"کافی رش ہے اسٹیج پر۔" مقدس نے اسٹیج کی طرف دیکھ کر کہا۔

"میرا خیال ہے نکاح ہو رہا ہے میں پہلے ہی کہہ رہی تھی دیر ہو گئی ہے اب چلو۔" عائشہ کے کہنے پر ندا بھی بول پڑی۔

"ہاں چلو لیکن ہم ذرا آگے کی ٹیبل پر قبضہ جمائیں گے اور وہ دیکھو آنٹی اور ممی وغیرہ بھی وہیں ہیں۔" ندا نے اسٹیج کے قریب اپنے اور ان کے گھر والوں کی طرف اشارہ کیا۔ کرسیوں پر بیٹھتے ہی ندا نے حسب عادت ارد گرد کا جائزہ لینا شروع کر دیا تھا۔ آج عائشہ کے بھائی کا نکاح تھا۔ وہ تینوں اسی سلسلے میں آج یہاں مدعو تھیں۔ اور حسب معمول شرارتیں شروع کر دی تھیں۔ عائشہ مہمانوں پر رواں تبصرہ کر رہی تھی اور اس کی باتوں پر ان کے قہقہے نکل رہے تھے، مقدس نے ہنستے ہنستے اپنا چہرہ ٹیبل پر ٹکا دیا جب خود پر قابو پالیا تو چہرہ اٹھا کر انہیں دیکھنے لگی جن کی ہنسی اب بھی قابو میں نہیں آئی تھی اچانک اس کے مسکراتے لب سکڑ گئے تھے کیونکہ اسٹیج کی سیڑھیوں پر ساکت کھڑا وہ شخص ایک ٹک اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس نے جلدی سے نظروں کا زاویہ بدلا تھا۔

"یار بس کرو اب میرے جبڑے دکھنے لگے ہیں ویسے بھی امی کہتی ہیں جتنا زیادہ ہنسو اتنا ہی رونا پڑتا ہے اور آج میرا رونے کا کوئی موڈ نہیں۔" ندا نے ہاتھ اٹھا کر کہا تو ملائکہ کی نظر عائشہ پر پڑی۔ جس کے ہونٹوں پر دبی دبی ہنسی اب بھی تھی۔

"ارے مقدس تم کیوں سنجیدہ ہو گئی ہو۔" ملائکہ نے سر جھکائے مقدس کو دیکھ کر پوچھا تو اس نے ایک نظر سامنے دیکھا جہاں وہ شخص اب موجود نہیں تھا۔ اس نے سکون کا سانس لیا۔

"میں ندا کے مشورے پر عمل کر رہی تھی۔"

"چلو اس نے کبھی اپنی بات پر خود عمل نہیں کیا اور تم عمل کر رہی ہو۔" ملائکہ نے ندا کی طرف دیکھ کر کہا جہاں نئی شرارت کے آثار نمایاں تھے۔

"بھابھی کو لا رہے ہیں میں آئی۔" عائشہ نے اسٹیج کی طرف آتی دلہن کو دیکھ کر کہا۔

ویٹر کے کولڈ ڈرنک سرو کرنے کے بعد ان تینوں کے درمیان خاموشی رہی تھی۔ جبکہ ندا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔

"زبردست یار کیا چیز ہے۔" ویٹر کے جانے کے بعد ندا کی پرجوش آواز پر سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ تبھی عائشہ بھی آ گئی۔

"کیا ہوا۔"

"ندا کوئی زبردست چیز دکھانے والی ہے۔" مقدس نے مسکرا کر کہا۔

"کہاں کہاں۔" عائشہ نے جلدی سے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔

"پاگل وہ سامنے اسٹیج پر بلیک ڈنر سوٹ میں قسم سے کیا بندہ ہے۔" ندا اسے گھور گھور کر دیکھ رہی تھی۔ اب وہ تینوں بھی اسٹیج کی طرف دیکھنے لگیں۔ "واقعی بندہ ہے، بہت ہینڈسم کاش میرا رشتے دار ہوتا۔" ملائکہ کی حسرت بھری آواز پر ندا نے غصے سے اسے دیکھا۔

"تمہارا تو دماغ خراب ہے جب بھی رشتہ جوڑنا ہوتا

ہوتا اور ویسے بھی تم اپنا منہ بند رکھو ان ایکٹوٹیز میں تمہارا حصہ لینا منع ہے کیونکہ تم منگنی شدہ ہو۔" ملائکہ بچپن سے اپنے کزن سے منسوب تھی۔

"منگنی شدہ ہونے کا مطلب ہے میں اچھی چیزیں دیکھنا چھوڑ دوں۔" ملائکہ نے خفگی سے اسے دیکھا۔

"مقدس تمہارا کیا خیال ہے نا خوبصورت۔" ندا نے اسے بھی بیچ میں گھسیٹا تو اس نے اسٹیج پر کھڑے اس شخص کو دیکھا ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو گھور رہا تھا۔ اپنے شاندار سراپے کی وجہ سے نمایاں نظر آ رہا تھا۔ "مقدس گئی کام سے۔" ملائکہ نے اس کی آنکھوں کے آگے ہاتھ لہرا کر کہا "بکو مت" مقدس نے جھینپ کر اسے گھورا۔

"عائشہ تم جانتی ہو اسے۔" ملائکہ کے پوچھنے پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"بھائی کے کوئی جاننے والے ہوں گے۔"

"ہیلو لیڈیز کیا ہو رہا ہے۔" آواز پر سب نے مڑ کر دیکھا تھا جہاں علی کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"ہم تو پارٹی انجوائے کر رہے ہیں آپ کہاں سے آ رہے ہیں۔" عائشہ نے پیار سے بھائی کو دیکھ کر پوچھا۔

"ویسے علی آج تو تم بہت ہینڈسم لگ رہے ہو کسی لڑکی کو امپریس کرنے کی فکر میں تو نہیں۔" ندا نے شرارت سے علی کی تیاری کو دیکھا۔

"اوہ شکریہ ذرہ نوازی ہے آپ کی ورنہ بندہ اس قابل کہاں میں تو خیر سے شروع سے ہی اتنا "پیارا" ہوں ہاں وہ الگ بات ہے آپ کو محسوس اب ہو رہا ہے اور میں لڑکیوں کو امپریس نہیں کرتا وہ خود ہی ہو جاتی ہیں۔"

"میرا نہیں خیال تم اتنی توپ چیز ہو۔" ملائکہ نے اسے چڑایا۔

"خیر ایسی بھی کوئی بات نہیں میرا بھائی لاکھوں میں ایک ہے۔" عائشہ نے علی کا ہاتھ تھام کر کہا۔

"چلو جی قصہ ہی ختم" ندا نے دونوں ہاتھ جھاڑ کر کہا۔

"آپ کیوں خاموش ہیں۔" علی نے کن انکھیوں سے خاموش بیٹھی مقدس کو دیکھ کر کہا۔

"مقدس تم آج کل کیا کر رہی ہو۔" علی سے چپ رہا نہ گیا تو اس نے خود مخاطب کیا۔

"کچھ خاص نہیں۔" اس کے کہنے پر علی نے غور سے اسے دیکھا جو سفید لباس میں سادہ چہرے کے ساتھ بہت اچھی لگ رہی تھی۔ وہ سب بچپن سے ایک دوسرے کو جانتے تھے ملائکہ اور ندا کے ساتھ وہ شروع سے ہی بہت فرینک تھا مقدس کے ساتھ بھی ٹھیک ٹھاک بات چیت تھی لیکن جب اس کے جذبات نے مقدس کے لیے نیا رخ اختیار کیا اسے پتہ ہی نہیں چلا۔ وقت گزرنے کے ساتھ سب پر اس کی پسندیدگی واضح ہونے لگی تھی۔ بظاہر ان کے ایک ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی لیکن نہ جانے کیوں مقدس کا رویہ اس سے محتاط ہو گیا تھا۔ وہ سب سے پہلے مقدس سے بات کرنا چاہتا تھا۔ اس کے بعد بڑوں کے علم میں یہ بات لانا چاہتا تھا لیکن مقدس کا رویہ اسے ہمیشہ بات کرنے سے روک دیتا تھا اب بھی اس کی لاتعلقی پر وہ ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا تھا۔

"ارے یہ عاطف بھائی کے ساتھ کون آ رہا ہے۔" علی نے عاطف کے ساتھ آتے شخص کو دیکھ کر کہا تو وہ سب بھی ادھر دیکھنے لگے۔

"ارے یہ تو وہی ہے۔" ملائکہ کے کہنے پر ندا نے ٹیبل کے نیچے سے اپنی ہیل اس کے پاؤں پر دے ماری۔

"اوچ" ملائکہ کے کراہنے پر سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"کیا ہوا۔" اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی عاطف اس شخص کے ساتھ ان کے پاس پہنچ گیا تھا۔ علی کھڑا ہو گیا تھا۔

"میں آپ سے ذکر کر رہا تھا اپنے بھائی کا یہ میرا بھائی علی۔" اس شخص نے مصافحے کے لیے اپنا ہاتھ علی کی طرف بڑھا دیا جس کو علی نے جلدی سے تھام لیا۔

"تھانکس ٹو میٹ یو۔" اس نے علی سے کہا تو علی

مسکرا دیا۔

"سیم ٹو یو۔"

"نور علی یہ ہیں وجاہت یزدانی۔ یزدانی امپائر کے مالک اور یہ میری مسز عائشہ اور یہ ان کی فرینڈز لیکن ہماری فیملی ٹرمز ایسے ہی ہیں کہ آپ انہیں بھی میری بہنیں کہہ سکتے ہیں۔"

"آپ سب سے مل کر خوشی ہوئی۔" وجاہت نے ان کو دیکھ کر کہا۔

"یہ ندا ہے یہ ملائکہ اور یہ مقدس۔" اپنا نام لیتے پر مجبوراً اسے سر اٹھا کر اس شخص کو دیکھنا پڑا تھا اس کے دیکھنے پر اس نے زیر لب اس کا نام لیا تھا مقدس نے چونک کر اس کی اس حرکت کو دیکھا تھا۔

"آئیں میں آپ کو اپنے پیرنٹس سے ملواتا ہوں۔" عاطف کے کہنے پر وہ اس کے ساتھ چل پڑا۔

"ویری امپریسو پرسنیلٹی۔" علی نے متاثر نظروں سے جاتے ہوئے وجاہت کو دیکھا اور عاطف کے بلانے پر وہ بھی اس طرف چلا گیا۔

"ہوں تو موصوف کا نام وجاہت ہے۔" ندا نے پرسوچ انداز میں کہا۔ "ویسے کسی نے خوب سوچ سمجھ کر ان کا نام رکھا ہے۔ شکل وصورت کے ساتھ کروڑوں کی جائیداد کا مالک امیزنگ۔" ملائکہ کافی متاثر نظر آ رہی تھی۔

"مقدس تمہارا کیا خیال ہے۔" ندا نے ہمیشہ کی طرح اسے بیچ میں گھسیٹا۔

"مجھے تو کافی عجیب لگے ہیں۔"

"مطلب۔" ندا کو لفظ عجیب کچھ ہضم نہیں ہوا تھا۔

"مطلب تو پتا نہیں جو مجھے لگا تمہیں بتا دیا۔" مقدس نے کندھے اچکا کر کہا۔

"چھوڑو یار چلو سعدیہ بھابھی سے ملتے ہیں۔" عائشہ نے اپنی بھابھی کا نام لیا تو وہ لوگ اسٹیج کی طرف بڑھ گئیں۔

☼ ☼ ☼

"بجو! ماما آپ کو ڈرائنگ روم میں بلا رہی ہیں۔" خیان کی آواز پر لکھتے ہوئے اس کے ہاتھ رک گئے تھے۔

"کوئی کام تھا۔"

"کوئی انکل آنٹی آئے ہیں۔" یہ کہہ کر خیان باہر نکل گیا۔ مقدس نے ایک لمحہ سوچا اور پھر دوپٹہ اچھی طرح سر پر لے کر باہر نکل آئی۔ ڈرائنگ روم میں داخل ہو کر سلام کیا تو وہاں موجود سب لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"آؤ بیٹا یہاں آؤ۔" وہاں بیٹھی عورت نے اس کو اپنے پاس بلایا تو وہ ان کے پاس آ گئی۔

"ماشاءاللہ صالحہ آپ کی بیٹی تو بہت پیاری ہے۔" ان کی بات پر سامنے بیٹھی صالحہ مسکرا دیں۔

"مقدس تو ہمیں نہیں جانتی ہو گی۔ کیوں بیٹا جانتی ہو۔" ان کے استفسار پر اس نے سر نفی میں ہلا دیا۔

"میرا نام عاصمہ ہے اور یہ میرے شوہر قدیر ہیں میں عائشہ کی والدہ کی کزن ہوں کل عاطف کے نکاح پر ہم آئے تھے لیکن میرا خیال ہے آپ نے ہمیں نہیں دیکھا۔"

"بیٹا کس سبجیکٹ میں ایم اے کر رہی ہیں۔" قدیر صاحب نے اس سے پوچھا۔

"ماسٹر ان انگلش۔"

"صالحہ کل جب میں نے مقدس کو دیکھا تو سچ پوچھو میرا دل خوش ہو گیا آج کل کے دور میں اتنی سادہ بچیاں کہاں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ گھر جا کر میں نے قدیر سے کہا مقدس کتنی دیر سے ہمیں نظر آئی ہے تو کہنے لگے ابھی دیر کہاں ہوئی ہے تو آج ہم یہاں ہیں۔" اپنی بات کے اختتام پر وہ خود ہنس پڑیں تو قدیر صاحب اور صالحہ بھی مسکرا دیے۔ مقدس نے سوالیہ نظروں سے ماں کو دیکھا کہ اب میں جاؤں۔ اس کا اشارہ سمجھ کر صالحہ مسکرا دیں۔

"مقدس بیٹا تم جاؤ اور کلثوم کے ہاتھ چائے بھیج دو۔"

کلثوم کو چائے کا کہہ کر وہ کمرے میں آ گئی لیکن کام کے لیے جو یکسوئی اسے درکار تھی اب وہ نہیں

تھی اس نے فائل بند کر دی اور لیٹ گئی۔

"مقدس بیٹا یہ کون سا ٹائم ہے سونے کا۔" صالحہ بیگم کمرے میں داخل ہوتے ہی لائٹ آن کر دی۔ تو اس نے مندی مندی آنکھوں سے گھڑی کو دیکھا سات بج رہے تھے۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"کیا تمہاری طبیعت خراب ہے۔" انہوں نے اس کے اترتے ہوئے چہرے کو دیکھ کر پوچھا۔

"نہیں بس رات کو بھی لیٹ سوئی تھی اور اب ٹیسٹ کی تیاری میں تھک گئی ہوں۔" اس نے اپنا سر ان کی گود میں رکھ دیا۔

"مقدس۔"

"جی۔" اس نے بند ہوئی آنکھوں کے ساتھ جواب دیا۔

"تمہیں پتا ہے یہ لوگ کیوں آئے تھے۔"

"نہیں۔"

"یہ لوگ اپنے بیٹے کا پروپوزل لے کر آئے تھے اب انہوں نے بات کی تو کچھ دیر کے لیے مجھے یقین ہی نہیں آیا میری بیٹی اتنی بڑی ہو گئی ہے۔" انہوں نے اس کے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ تو اس نے چونک کر اپنی آنکھیں کھول دیں اور غور سے ماں کا چہرہ دیکھنے لگی جن کی آنکھوں میں اب پانی بھرنے لگا تھا۔

"بیٹیاں اتنی جلدی بڑی کیوں ہو جاتی ہیں۔" انہوں نے بھرائی ہوئی آواز میں خود کلامی کی تھی۔

"ماما آپ رو رہی ہو۔" مقدس پریشان ہو کر اٹھ بیٹھی تھی۔

"ماما ادھر دیکھیں میں کہیں نہیں جا رہی۔" اس نے جلدی سے ان کا چہرہ ہاتھوں میں لے کر انہیں متوجہ کیا۔ اس کے اس طرح پریشان ہونے پر وہ یکدم حواسوں میں آ گئیں۔

"پاگل میں تو ایک بات کر رہی تھی بیٹیاں تو ہوتی ہی پرائی ہیں۔"

"ایسے ہی میں تو اتنی جلدی آپ کا پیچھا چھوڑنے والی نہیں۔" ماں کو مسکراتا دیکھ کر اس نے ایک بار پھر اپنا سر ان کی گود میں رکھ دیا۔

"سفیان نام ہے انجینئر ہے ان کا اکلوتا بیٹا ہے۔ تین بہنیں ہیں وہ سب شادی شدہ ہیں۔ بہت سادہ سے لوگ ہیں۔ مجھے تو بہت پسند ہیں۔ یقیناً تمہارے پاپا کو بھی پسند آئیں گے تمہارا کیا خیال ہے۔" مقدس جو ان کی باتیں غور سے سن رہی تھی چونک پڑی۔

"میں کیا کہہ سکتی ہوں جو آپ کو ٹھیک لگے۔" اس نے کہہ کر آنکھیں بند کر لیں تو صالحہ بیگم نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا اور اس کی پیشانی چوم کر مسکرا دیں۔

☼ ☼ ☼

"جنو میری پیا کے گھر جا کر ہمیں بھول نہ جانا۔" ندا نے اپنی بھونڈی آواز میں سر اور تال کا بیڑا غرق کر دیا تھا اب اس نے پاس پڑی ٹرے کو اٹھا کر بجانا شروع کر دیا۔

"ندا خدا کے لیے اپنا یہ بھونپو بند کرو اب میرا صبر جواب دے رہا ہے۔" ملائکہ نے غصے سے ٹرے اس کے ہاتھ سے لے لی۔

"یار مقدس یو آر سو لکی۔ ان آنٹی کو میں نظر نہیں آئی تھی۔" ندا نے مصنوعی دکھ کا اظہار کرتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھری۔ عائشہ نے ایک نظر اسے دیکھ کر افسوس سے سر ہلایا۔

"ویسے مقدس سفیان بھائی واقعی اچھے ہیں تم دونوں کی جوڑی اچھی رہے گی اس معاملے میں تم واقعی خوش قسمت رہی ہو جیسا تم چاہتی تھیں وہ ویسے ہی ہیں۔" عائشہ نے رشتہ داری کی بنا پر اسے معلومات بہم پہنچائی۔

"ویسے شکل کے کیسے ہیں۔" ملائکہ نے چاٹ کی پلیٹ سے انصاف کرنے کے بعد پوچھا۔

"ٹھیک ہیں۔"

"لیکن میرے اندازے کے مطابق تو ان کو کافی ہینڈسم ہونا چاہیے۔" ندا کے کہنے پر عائشہ نے اسے دیکھا۔

"تم اپنا اندازہ اپنے پاس رکھو تمہاری ساری باتیں غلط ثابت ہو رہی ہیں سفیان بھائی کی کوئی منگنی نہیں

UrduPhoto

ٹوٹی اور نہ ہی وہ فلرٹی ہیں۔"

"کیوں انہوں نے تمہیں بتا کر فلرٹ کرنا تھا۔" ندا نے تنک کر عائشہ کو جواب دیا۔

"جی نہیں وہ ایسے نہیں لگتے۔"

"لگنے اور ہونے میں بہت فرق ہوتا ہے۔ خیر اگر یہ نہیں ہے تو اس سے اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ مقدس خوش رہے ہمیں اور کیا چاہیے اور اس دن والی بات تو ایک مذاق تھا۔" ندا کے سنجیدگی سے کہنے پر مقدس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"ندا عائشہ مذاق کر رہی تھی۔" مقدس نے ندا کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا اس کی سنجیدگی کو ملائکہ اور عائشہ نے بھی حیرت سے دیکھا تھا کیونکہ وہ بہت کم کسی بات کو مائنڈ کرتی تھی۔ انہیں پریشان دیکھ کر ندا کھلکھلا کر ہنس دی۔

"تم آن یار میں بھی سنجیدہ نہیں ہو سکتی۔" اس کے مسکرانے پر وہ تینوں بھی ہنس دیں۔

☼ ☼ ☼

"کلثوم کوئی آیا ہے کیا۔" ڈرائنگ روم میں سے باتوں کی آواز سن کر وہ سیدھی کچن میں آگئی۔

"جی باجی وہ صاحب سے ملنے کچھ لوگ آئے ہیں آپ کے لیے کھانا لگا دوں۔" کلثوم کے پوچھنے پر اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"نہیں پہلے میں کپڑے چینج کر لوں پھر۔" اس نے اپنا کالج بیگ اٹھاتے ہوئے کہا جب وہ کپڑے چینج کر کے آئی تب تک مہمان جا چکے تھے۔

"واہ بھئی آج بریانی پکی ہے۔" بریانی دیکھ کر اس کی بھوک چمک گئی تھی۔ ابھی اس نے ایک چمچہ منہ میں ڈالا تھا کہ اس نے افتخار صاحب کے زور زور سے بولنے کی آواز سنی اس نے پریشانی سے چمچہ واپس پلیٹ میں رکھ دیا اور اٹھ کر ان کے کمرے کی طرف آگئی اس نے ساری زندگی اپنے باپ کو اتنی اونچی آواز میں بات کرتے نہیں سنا تھا۔

"عجیب پاگل قسم کے لوگ ہیں جب میں کہہ رہا ہوں ہمیں کوئی رشتہ نہیں کرنا پھر وہی رٹ آپ سو لیں دولت نے ان لوگوں کا دماغ خراب کر رکھا ہے۔" وہ بہت غصے میں صالحہ بیگم سے مخاطب تھے۔

"افتخار پلیز کیا ہو گیا ہے وہ لوگ آئے اور چلے گئے آپ کیوں اتنا غصہ کر رہے ہیں۔ ہم نے کہہ جو دیا کہ کوئی بات نہیں کرنی تو بس بات ختم۔" "میں آج ہی قدیر صاحب کو ہاں کر دیتا ہوں۔" کچھ دیر بعد اس نے افتخار رضا کو کہتے سنا تو وہ انہی قدموں سے واپس لوٹ آئی ان کی گفتگو سمجھنے سے قاصر تھی۔

"کلثوم ایک کپ چائے بنا دو۔" دو تین چمچے کھانے کے بعد اس نے پلیٹ کو پیچھے سرکا کر کلثوم سے کہا۔

"ماما چائے پئیں گی۔" صالحہ بیگم کو اندر آتا دیکھ کر اس نے پوچھا۔

"ہاں تم بیٹھو میں لے لیتی ہوں۔" اس کو اٹھتا دیکھ کر انہوں نے روک دیا۔ چائے کا کپ لے کر وہ اس کے سامنے ہی بیٹھ گئیں اور پر سوچ نظروں سے چائے کو دیکھنے لگیں۔ مقدس نے ان کے پریشان چہرے کو دیکھا تو ہمت کر کے پوچھ بیٹھی۔

"ماما پاپا اتنا غصے سے کیوں بول رہے تھے سب ٹھیک تو ہے۔"

"کچھ نہیں بیٹا ایسی کوئی خاص بات نہیں تمہارے پاپا ایسے ہی نمبر لوز کر گئے تھے۔ ویسے بھی وہ لوگ کچھ عجیب تھے۔" پھر کسی خیال سے چونک کر انہوں نے کھوجتی نظروں سے مقدس کا چہرہ دیکھا۔

"تم کسی وجاہت کو جانتی ہو۔"

"نہیں کیوں۔" مقدس نے حیرت سے ان سے پوچھا۔

"بس ایسے ہی وہ وجاہت یزدانی کا پرپوزل لے کر آئے تھے تمہارے لیے لیکن تمہارے پاپا۔" فون کی گھنٹی پر ان کی بات ادھوری رہ گئی تھی۔ وجاہت یزدانی اس نے زیر لب نام کو دہرایا یہ نام کہاں سنا ہے اس نے شہادت کی انگلی سے اپنی کنپٹی کو دبایا اچانک اس کے ذہن میں جھماکا ہوا عاطف بھائی کے پاس اس کے منہ سے سرگوشی کے انداز میں نکلا۔

☼ ☼ ☼

"واٹ۔" عائشہ کی بات پر ان دونوں کی چیخ بے ساختہ نکل گئی۔ جبکہ مقدس نے صرف نظر اٹھا کر انہیں دیکھا تھا۔

"وجاہت یزدانی کا پرپوزل مقدس کے لیے تمہیں کس نے بتایا۔" ملائکہ نے حیرانی کے جھٹکے سے نکلنے کے بعد عائشہ سے پوچھا۔

"وہ لوگ امی اور ابو سے بات کر رہے تھے کہ وہ انکل کو سمجھائیں اتفاقاً میں نے ان کی گفتگو سن لی۔" عائشہ نے کندھے اچکا کر کہا۔

"مقدس تمہیں پتا تھا۔" ندا نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔

"ہاں کل ماما نے بات کی تھی لیکن اتنی واضح نہیں کہ تم لوگوں کو بتانے والی تھی۔" مقدس نے ان تینوں کی خونخوار نظروں کو دیکھ کر جلدی سے وضاحت دی۔

"انکل نے انکار کیوں کیا مجھے تو حیرت ہے اتنا اچھا رشتہ تو آج کل کے دور میں خوش قسمتی سے ملتا ہے۔" ندا نے کشن اٹھا کر گود میں رکھ لیا۔

"جی میرے لیے آیا ہوتا تو میں خوشی کے مارے بے ہوش ہو جاتی۔" عائشہ نے دونوں آنکھیں میچ کر کہا۔

"اسی لیے تمہارے لیے نہیں آیا۔" ملائکہ کے منہ سے ایک دم نکلا تھا۔ لیکن عائشہ نے زیادہ غور کرنے کی زحمت نہیں کی تھی۔

"یہ رشتہ وجاہت یزدانی کے ایما پر آیا ہے۔" عائشہ کی بات پر ان تینوں نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"دیکھو۔ اس دن عاطف بھائی کے نکاح پر صرف وجاہت یزدانی موجود تھا۔ اس کی فیملی نہیں تو لازمی ہے اس کی پسند پر یہ رشتہ آیا ہے کیونکہ اس کی تو دور کی بات ہے اس سے بھی ہم سب کی دور دور کوئی واقفیت نہیں اس لیے اس دن وہ بات ہم سے کر رہا تھا غور مقدس کو رہا تھا۔" ملائکہ نے پر سوچ انداز میں کہا ندا نے شرارت سے مقدس کو دیکھا جو کارپٹ پر آڑھی ٹیڑھی لائنیں کھینچنے میں مصروف تھی "مقدس۔" ندا کے زور سے پکارنے پر چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

"کہاں گم ہو۔" ندا نے اس سے پوچھا۔

"وجاہت یزدانی کے خیالوں میں۔" عائشہ کے کہنے پر وہ تینوں قہقہہ لگا کر ہنس پڑیں۔ مقدس نے خشمگیں نظروں سے انہیں دیکھا۔

"یار فضول مت بولو یہ عجیب مصیبت ہے پہلے سفیان صاحب اور اب یہ وجاہت یزدانی۔" مقدس نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم بہت ناشکری ہو اتنے ماسی والے حلیے میں بھی وہ لوگ تمہیں پسند کر گئے اور تم بیزار ہو یہاں تو وہ حساب ہے ہم ہیں مشتاق وہ ہیں بیزار پتا نہیں آج کل لوگوں کے ٹیسٹ کو کیا ہو گیا ہے اتنی خوبصورت تین لڑکیاں بیٹھی تھیں اور انہیں یہ محترمہ بھا گئیں خاص طور پر مجھے اس وجاہت یزدانی پر دکھ ہو رہا ہے میں تو اسے دیکھ کر سمجھی تھی اس کا ٹیسٹ بہت اچھا ہوگا اسے میں نظر نہیں آئی تھی لگتا ہے اپنی نظر کی عینک گھر ہی بھول آیا تھا جو چیز زیادہ سفید اور چمکتی ہوئی نظر آئی اس نے سوچا یہی اچھی ہے۔ وجاہت یزدانی تمہیں اللہ پوچھے گا میں تمہارا انتظار کر رہی تھی اور تمہارا جہاز یہاں لینڈ کر گیا۔ میرا سپنوں کا محل بننے سے پہلے اجڑ گیا۔" ندا کی دہائی پر ان تینوں کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا تھا۔

☼ ☼ ☼

فون کی بیل پر اس نے گردن گھما کر ٹیلی فون کی طرف دیکھا اور پھر اپنا دھیان ٹی وی پر مرکوز کر دیا لیکن پانچ چھ بیلز پر بھی جب کسی نے فون ریسیو نہ کیا تو مجبوراً اس کو اٹھنا پڑا۔

"ہیلو۔" اس کے ہیلو کہنے پر کچھ توقف کے بعد دوسری طرف سے کسی نے سلام کیا تھا۔

"وعلیکم السلام کس سے بات کرنی ہے آپ کو۔"

مقدس کے لیے یہ آواز قطعی اجنبی تھی۔

"آپ سے۔" دوسری طرف سے آتی آواز نے اس کی پیشانی پر شکنیں نمودار کر دی تھیں۔

"آپ مقدس ہیں۔" وہ فون رکھنے ہی والی تھی جب اس نے سنا اس نے حیرانی سے ریسیور کو کان سے ہٹا کر دیکھا۔

"جی۔" اس کی آواز میں حیرت نمایاں تھی۔ جس کو شاید دوسری طرف محسوس کر لیا گیا تھا اس لیے جب وہ بولا تو ہنسی کا عنصر غالب تھا۔

"کیسی ہیں آپ۔"

"آپ بول کون رہے ہیں۔" اب مقدس نے جھنجلا کر پوچھا۔

"وجاہت یزدانی۔" مقدس نے ایک دم اپنی دھڑکن کی تیزی محسوس کی تھی۔

"میرا خیال ہے آپ مجھے پہچان گئی ہیں۔" اس کی خاموشی کو محسوس کر کے اس نے کہا۔

"میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا میں نے اپنے فادر کو دو مرتبہ آپ کی طرف بھیجا ہے لیکن دونوں مرتبہ انکار کیا گیا ہے۔ آپ اپنے پیرنٹس کو سمجھا دیں انکار کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ جب مجھے کوئی چیز پسند آتی ہے تو میں اسے حاصل کر کے رہتا ہوں۔ میرا خیال ہے آپ میری بات سمجھ گئی ہوں گی میں پھر فون کروں گا۔" لائن منقطع ہونے پر وہ جیسے ہوش میں آگئی تھی۔ اچھے خاصے موسم میں اس نے اپنے ماتھے پر پانی کے قطرے محسوس کیے تھے۔ وہ کانپتی ٹانگوں کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"اس کو فون نمبر کہاں سے ملا۔" سب سے پہلا سوال اس کے ذہن میں یہ آیا تھا۔ "اس طرح بات کرنے کا مطلب کیا ہے میں کیا سمجھوں اس نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے۔" اس نے غصے سے سوچا اور دونوں ٹانگوں کو صوفے پر رکھ کر اپنے بازو ان کے گرد لپیٹ لیے۔

"پاگل۔" اس نے غصے سے سوچا اور پاس پڑا ہوا ریموٹ اٹھا کر چینل بدل دیا۔

"مقدس۔" افتخار رضا کی آواز پر اس نے چونک کر انہیں دیکھا۔

"بیٹا ایسے کیوں بیٹھی ہو۔"

"جی ایسے ہی۔" وہ جلدی سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"آج کل میرا بیٹا کہاں مصروف ہوتا ہے پاپا کے لیے ٹائم ہی نہیں۔" ان کی بات پر وہ شرمندہ ہو گئی۔

"پاپا آج کل ٹیسٹ ہو رہے ہیں اسی لیے۔"

"اچھا اب فارغ ہو تو میرے کمرے میں آجاؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔" وہ ان کے پیچھے ان کے کمرے میں آگئی۔

"صالحہ نے تمہیں سفیان کے بارے میں بتایا ہوگا۔" وہ جو بہت غور سے ان کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ اپنی نظریں جھکا لیں۔

"جی۔"

"تو بیٹا وہ لوگ مجھے اچھے لگے ہیں ہمارے جیسے ہیں سب سے اہم بات کہ ان کا اور ہمارا مزاج ملتا جلتا ہے۔ میں سفیان سے ملا ہوں مجھے وہ بچہ اچھا لگا ہے اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو میں انہیں ہاں کر دوں۔"

"پاپا میں اعتراض کیوں کروں گی، آپ کو جو بہتر لگتا ہے وہ میرے لیے اچھا ہوگا لیکن۔۔۔" وہ کچھ جھجک کر بولی۔

"ہاں بیٹا بولو۔" افتخار صاحب جو بہت غور سے اسے دیکھ اور سن رہے تھے بولے۔

"پاپا میں اپنا ماسٹرز کمپلیٹ کرنا چاہتی ہوں۔" مقدس کے کہنے پر وہ بے اختیار مسکرا دیے۔

"پگلی تو ضرور کرو ابھی تو ہم صرف منگنی کریں گے میں اتنی جلدی اپنی بیٹی کو خود سے دور تھوڑی کروں گا۔" انہوں نے اسے ساتھ لگا لیا۔

"میں پاپا کو اس فون کے بارے میں بتا دوں۔" اس نے ایک پل کو سوچا۔

"نہیں ایسے ہی پاپا پریشان ہو جائیں گے وہ آدمی کیا کر سکتا ہے۔" اس نے سر جھٹک کر سوچ کو بھی جھٹکنے کی کوشش کی۔

"بیٹا تمہیں کچھ کہنا ہے۔" افتخار صاحب نے اس کے چہرے پر کشمکش کے آثار دیکھ کر کہا۔

"کچھ نہیں پاپا۔"

"تم میرے فیصلے پر تسلی رکھو کیونکہ میں اپنی بیٹی کی نیچر اور پسند اچھی طرح سے جانتا ہوں۔" انہیں نے سمجھا کہ شاید وہ اس رشتے سے ڈر رہی ہے تو اس نے اپنا سر ان کے سینے پر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں اس نے اپنے گرد پھیلے ان کے بازوؤں میں تحفظ محسوس کیا تھا۔

"پاپا مجھے آپ پر پورا یقین ہے۔" اس کی بات پر وہ مسکرا دیے۔

"افتخار، احسان بھائی آئے ہیں۔" صالحہ بیگم نے اندر آ کر عائشہ کے والد کا نام لیا۔

"خیریت۔" انہوں نے پریشانی سے پوچھا۔

"پتا نہیں آپ چلیں۔" مقدس نے ان سے الگ ہو کر ان کا پریشان چہرہ دیکھا اور پھر ایک نظر ماں کو دیکھا ان کے چہرے پر بھی گھبراہٹ تھی۔

"چلو۔" انہوں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ ان کے باہر نکلتے ہی مقدس باہر نکل آئی۔

"احسان رشتہ داری برابر کے لوگوں میں اچھی لگتی ہے۔ وہ لوگ بہت امیر ہیں اور ان کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کافی ماڈرن بھی ہیں اور مقدس کی نیچر کو تم بھی جانتے ہو وہ ان لوگوں میں ایڈجسٹ نہیں کر سکتی۔ تم جانتے ہو وہ کتنی سادہ مزاج ہے۔ ایسی بے جوڑ شادیاں زیادہ دیر نہیں چلتیں اور میری بچی میں میری جان ہے میں اسے دکھی نہیں دیکھ سکتا۔" ڈرائنگ روم کے آگے سے گزرتے ہوئے مقدس نے آواز سنی تو وہیں رک گئی۔

"تم شاید عمر کی بات کر رہے ہو افتخار دس گیارہ سال کا فرق کوئی اتنا خاص تو نہیں اور پھر وہ لوگ اتنی چاہ کر رہے ہیں۔" مقدس کو اندازہ ہو گیا تھا بات کس موضوع پر ہو رہی ہے۔

"افتخار بات وہ نہیں ہے جو تم کہہ رہے ہو اصل بات بتاؤ۔" انہیں پریشان دیکھ کر احسان صاحب نے کہا۔

ان کی بات پر افتخار صاحب نے بے اختیار ٹھنڈی سانس لی تھی۔ "ہاں احسان یہ وجوہات اپنی جگہ ہیں لیکن سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مجھے اس لڑکے کی ریپوٹیشن ٹھیک نہیں لگی۔ وہ پہلے سے شادی شدہ ہے اور اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہے۔ اب تم بتاؤ وہ کتنا اچھا ہو سکتا ہے۔" اندر بیٹھے احسان صاحب نے تو جو محسوس کیا ہوگا لیکن باہر کھڑی مقدس کے ارد گرد دھماکا ہوا تھا۔

"اور یہ بات کسی نے نہیں بلکہ خود اس کے والد نے مجھے بتائی ہے بقول ان کے وہ سچائی کی بنیاد پر یہ رشتہ رکھنا چاہتے ہیں اب تم خود بتاؤ میں جانتے بوجھتے کیسے مقدس کو اس کنویں میں دھکیل دوں۔" مقدس نے افتخار رضا کی تھکی تھکی سی آواز سنی۔

"افتخار آئی ایم سوری مجھے بالکل بھی اس بات کا پتہ نہیں تھا میں خود بیٹیوں والا ہوں اور مقدس کو تو میں بالکل عائشہ کی طرح سمجھتا ہوں۔ میں تو صرف ان کے بار بار اصرار کی وجہ سے آگیا تھا مجھے معاف کرنا مجھے بالکل بھی اس بات کا علم نہیں تھا۔" انہوں نے دائیں ہاتھ سے اپنا بایاں ہاتھ دبایا۔ احسان صاحب کو پشیمان دیکھ کر افتخار رضا نے بے اختیار ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"احسان مجھے تمہاری نیت پر کوئی شک نہیں میں جانتا ہوں تم مقدس کو اپنی بیٹی سمجھتے ہو۔ چھوڑو اس قصے کو ویسے بھی میں آج قدیر صاحب کو ہاں کرنے والا ہوں۔" اس کے بعد ان میں کیا بات ہوئی مقدس سن نہیں سکی کیونکہ وہ وہاں سے ہٹ گئی تھی۔

☼ ☼ ☼

ندا اپنی منگنی کی خوشی میں انہیں ٹریٹ دے رہی تھی۔ لیکن اب انہیں جانے کا مسئلہ تھا۔

"میں علی سے کہتی ہیں۔" عائشہ نے کہہ کر گھر کی طرف دوڑ لگا دی تھوڑی دیر بعد علی عائشہ کے ساتھ آتا دکھائی دیا۔ گاڑی میں بیٹھے پانچوں افراد خاموش تھے۔ اس خاموشی کو سب سے پہلے ملائکہ نے توڑا تھا۔

"کیا بات ہے آج سب چپ ہیں علی تم تو اتنا بولتے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM
UrduPhoto
UrduPhoto
UrduPhoto

ہو گیا آج ڈانٹ پڑی ہے۔" ملائکہ کی بات پر علی مسکرا دیا۔
"لگتا ہے کسی گرل فرینڈ سے لڑائی ہو گئی ہے۔"
"میری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے۔" اس کے سنجیدگی سے کہنے پر ملائکہ خاموش ہو گئی۔ علی شرمندہ ہو گیا پھر خود بول پڑا۔
"ندا منگنی مبارک ہو۔"
"نوازش ہے جناب کی تم بھی کروالو تاکہ مجھے بھی مبارک دینے کا موقع مل جائے۔" اس کی بات پر وہ محض مسکرا سکا تھا۔
"مقدس تمہیں بھی مبارک ہو۔" علی نے مڑ کر پیچھے بیٹھی مقدس کو کہا مقدس نے نظر اٹھا کر سامنے مرر میں دیکھا۔ جہاں سے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔
"تھینکس۔" اس نے چہرہ دوبارہ کھڑکی کی طرف موڑ لیا۔ اس کے بعد دوبارہ ان میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ لیکن وہ سارا راستہ الجھن میں رہی کیونکہ وہ جانتی تھی وہ آنکھیں بار بار اسے دیکھ رہی ہیں۔ گاڑی سے اتر کر مقدس نے سکون کا سانس لیا تھا۔ علی اس کے بارے میں کیا سوچتا ہے۔ وہ جانتی تھی۔ اور اس کی خاموشی کی وجہ بھی جانتی تھی۔ لیکن وہ علی کے بارے میں ویسا نہیں سوچ پائی تھی جیسا وہ اس کے لیے سوچتا تھا۔ اسے علی سے ہمدردی تھی لیکن محبت نہیں۔
"چلو بھئی آرڈر کرو لیکن سوچ سمجھ کر۔" ندا نے انہیں پہلے ہی وارن کر دیا۔
"پر علی کہاں رہ گیا۔" ندا نے علی کو نہ پا کر کہا۔
"وہ کسی کام سے گیا ہے آ جائے گا۔" عائشہ نے کہہ کر نظریں مینو کارڈ پر دوڑانی شروع کر دیں۔
"سفیان بھائی۔" وہ کھانے میں مصروف تھے جب انہوں نے عائشہ کی آواز سنی تو سب دروازے کی طرف دیکھنے لگے جہاں سے ایک لڑکی اور دو آدمی داخل ہو رہے تھے۔
"ان دونوں میں سے سفیان صاحب کون سے ہیں۔" ملائکہ نے عائشہ سے پوچھا۔
"وہ بلیو شرٹ والے۔"
"وہ۔" ندا کی حیرت سے بھرپور آواز آئی پھر اس نے مقدس کو دیکھا جو سر جھکائے کوک کے سپ لینے میں مصروف تھی۔
"چلو ہم چلتے ہیں۔" کھانے سے فارغ ہونے پر ملائکہ نے کہا تو ندا نے ویٹر کو بلا کر بل پے کر دیا۔
"ارے عائشہ آپ۔" سفیان عائشہ کو دیکھ کر ان کی طرف آ گیا۔
"آپ یہاں کیسے۔" عائشہ کے پوچھنے پر وہ گڑبڑا گیا۔
"اور یہ کون ہیں۔" عائشہ نے ایک اور سوال کر دیا۔
"یہ میرے دوست ہیں اور یہ میری کولیگ نارش ہیں۔" سفیان کے تعارف کروانے پر وہ لوگ مسکرا دیئے۔
"یہ میری دوستیں ہیں اور یہ مقدس ہے آپ کو پتہ ہو گا۔" عائشہ نے شرارت سے سفیان کو دیکھا جس نے کن انکھیوں سے مقدس کو دیکھا تھا جو فرش کو دیکھنے میں مصروف تھی۔
"جی دیکھا تو نہیں تھا نام سے ضرور واقف ہوں۔" سفیان کے کہنے پر وہ تینوں کھلکھلا کر ہنس دیں جبکہ مقدس نے اپنا چہرہ پیچھے موڑ لیا تھا۔
"اچھا سفیان بھائی جلدی ہی آپ سے ملاقات ہو گی، اب چلتے ہیں۔" اجازت لینے پر مقدس نے سب سے پہلے قدم آگے بڑھائے تھے۔ راستے میں عائشہ نے علی سے پوچھا۔
"علی سفیان بھائی کے ساتھ جو لڑکی تھی تم اسے جانتے ہو مجھے لگتا ہے میں نے اسے کہیں دیکھا ہے۔"
"میں نے اسے سفیان بھائی کے آفس میں دیکھا ہے۔" علی نے عائشہ کی مشکل آسان کی۔
"نہیں میں نے اسے کہیں اور دیکھا ہے۔" عائشہ نے اپنے دماغ پر زور دیا۔
"ہاں ان کے گھر دیکھا ہے۔" عائشہ نے چٹکی بجا کر کہا۔ "یہ لڑکی مجھے ٹھیک نہیں لگتی۔" عائشہ نے اپنی

سوچ کا اظہار کیا۔
"چھوڑو یار ویسے بھی تم کہہ رہی تھیں تمہارے سفیان بھائی بہت شریف ہیں۔" ندا نے اس کی بات یاد دلائی۔
"ہاں لیکن تم نے ہی کہا تھا لگنے اور ہونے میں بہت فرق ہوتا ہے۔ چھوڑو یہ فضول بحث۔" ندا کو منہ کھولتا دیکھ کر ملائکہ نے کہا ورنہ کوئی پتہ نہ تھا وہ یہیں لڑنا شروع کر دیتی۔ مقدس بظاہر باہر دیکھ رہی تھی لیکن اس نے ان کی تمام گفتگو سنی تھی۔

☼ ☼ ☼

"یہ تیاریاں تو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہیں ایک کام ختم کرو تو دوسرا تیار ملتا ہے۔" صالحہ بیگم کی جھنجلائی ہوئی آواز پر باہر بیٹھی مقدس مسکرا دی۔
"ابھی منگنی ہے تو یہ حال ہے شادی پر پتا نہیں تمہارا کیا بنے گا۔" افتخار رضا نے انہیں دیکھ کر کہا۔ جو چیزیں اٹھا کر رکھ رہی تھیں۔
"تب مجھے لگتا ہے پاگل ہو جاؤں گی۔" ان کی بات پر افتخار رضا کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ ٹیلی فون کی بیل پر مقدس نے مسکرا کر فون اٹھا لیا۔
"السلام علیکم سفیان بات کر رہا ہوں۔" دوسری طرف سے آتی آواز سن کر وہ حیران رہ گئی تھی۔ "آپ یقیناً حیران ہوں گی لیکن میں آپ سے چند باتیں کرنا چاہتا تھا کل چونکہ منگنی ہے تو میں نے سوچا میں پہلے ہی بات کر لوں۔" مقدس نے گھبراہٹ محسوس کی تھی۔
"دیکھیں آپ مجھے غلط مت سمجھیے گا کل میں نے آپ کو دیکھا تو مجھے آپ اچھی لگیں لیکن میں۔ چاہتا ہوں آپ چادر مت لیں ہمارے گھر کا ماحول بھی ایسا ہے میں امی کو انکار نہیں کر سکا لیکن میں اب ان سب باتوں سے اکتا چکا ہوں مجھے ماڈرن لڑکیاں اچھی لگتی ہیں۔ اتنی بڑی چادر میں انسان بیک ورڈ لگتا ہے۔ آپ سن رہی ہیں نا؟" اس کی خاموشی محسوس کر کے اس نے پوچھا۔
"جی۔"
"چلیں ٹھیک ہے امید ہے آپ میری بات پر غور کریں گی اللہ حافظ۔" مقدس نے ریسیور واپس رکھ دیا۔
"یہ شخص کیسا مذہبی ہے۔ جو اپنی ہونے والی بیوی سے کہہ رہا ہے چادر لینا چھوڑ دو۔" مقدس نے دونوں ہاتھوں میں اپنا سر گرا لیا۔
"یہ مجھے کیا ہو جاتا ہے۔ کبھی کوئی فون کر کے کچھ کہتا ہے کبھی کوئی کچھ۔" اس فون کے ساتھ اسے وجاہت یزدانی کا فون بھی یاد آ گیا تھا۔ اس نے غصے سے سوچا۔
"آج رات کو مجھے دیر ہو جائے گی۔ کسی کام کے سلسلے میں اسلام آباد جانا ہے۔" افتخار رضا نے ناشتا کرتے ہوئے کہا۔
"آج ہی واپسی ہو جائے گی نا۔" صالحہ بیگم نے انہیں اٹھتا دیکھ کر کہا۔
"جی کہہ تو رہا ہوں۔ اچھا مقدس، خیان اللہ حافظ۔" انہوں نے دونوں کا ماتھا چوم کر کہا۔
کالج سے واپسی پر گھر میں قدم رکھتے ہی اسے کافی خاموشی کا احساس ہوا تھا لاؤنج میں اس کی پہلی نظر پریشان حال صالحہ پر پڑی تھی۔
"ماما کیا ہوا۔" وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھی اسے دیکھ کر انہوں نے رونا شروع کر دیا تھا۔ انہیں مسلسل روتا دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی تھی۔
"خیان ابھی تک نہیں آیا۔" ان کی بات پر مقدس کی نظریں گھڑی کی طرف گئی تھیں جہاں تین بج رہے تھے۔
"لیکن وہ تو دو بجے آ جاتا ہے۔"
"ہاں میں نے اسکول بھی فون کیا ہے لیکن وہ کہہ رہے ہیں وہ کب کا چلا گیا ہے۔" انہوں نے ایک بار پھر رونا شروع کر دیا تھا۔
"ماما چپ ہو جائیں میں اس کے دوستوں سے پتا کرتی ہوں۔" مقدس نے ڈائری پکڑ کر اس کے سب دوستوں کو باری باری فون کیا لیکن سب نے لاعلمی کا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM
UrduPhoto

اظہار کیا تھا اب مقدس بھی گھبرا گئی تھی اس نے ملائکہ کے گھر فون کیا اس کے بھائی محسن نے بتایا کہ وہ کافی دیر اس کا انتظار کرتے رہے لیکن وہ وین میں نہیں آیا تو وین والے انکل سمجھے وہ گھر چلا گیا ہے۔ مقدس کتنی دیر ریسیور پکڑے ایسے ہی بیٹھی رہی۔

"کچھ پتا چلا۔" اسے ایسے بیٹھا دیکھ کر صالحہ بیگم نے اس کا کندھا ہلایا۔

"ماما میں اسکول جاتی ہوں۔" مقدس نے ایک نظر گھڑی کو دیکھا جو چار بجا رہی تھی۔

"مقدس میں افتخار کو فون کروں۔"

"ماما پاپا کو پریشان مت کریں میں پہلے اسکول میں دیکھ آؤں پھر پاپا سے بات کرتے ہیں۔" گاڑی تو پاپا لے گئے تھے وہ سیدھی ندا کے گھر آ گئی تھی۔ لاؤنج میں ہی ندا اسے مل گئی تھی۔

"ندا پلیز مجھے جلدی سے کار کی چابی دو۔" اس نے ندا کو دیکھتے ہی کہا۔

"خیریت" ندا نے اس کی اڑی رنگت دیکھ کر پوچھا۔

"نہیں خیان ابھی تک گھر نہیں آیا مجھے اس کے اسکول جانا ہے۔" اب اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔ ندا گھبرا گئی اس نے جلدی سے چابی اسے پکڑائی تھی۔

"میں بھی ساتھ چلوں۔" مقدس نے اپنے پیچھے آتی ندا کی آواز سنی۔

"نہیں تم صرف دعا کرو خیان مل جائے۔" اس نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔ اسکول کے گیٹ کے قریب گاڑی کھڑی کر کے کتنی دیر وہ خالی عمارت کو دیکھتی رہی سارا اسکول ویران پڑا تھا اگر وہ یہاں نہ ہوا۔ خالی عمارت اس کا دل ہولا رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ قدم آگے بڑھاتی اس نے اپنے پیچھے خیان کی آواز سنی تھی۔

"بجو۔" وہ جلدی سے پیچھے مڑی پیچھے خیان کھڑا تھا وہ بے اختیار اس کی طرف بڑھی تھی۔

"خیان تم یہاں کیا کر رہے ہو۔" خیان کو گلے لگاتے ہی اس کے آنسو نکل آئے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید سوال پوچھتی اس نے خود پر کسی کے سایے کو چھاتے دیکھا تو وہ آنسو صاف کر کے فوراً مڑی اپنے پیچھے کھڑے وجاہت یزدانی کو دیکھ کر ایک پل کے لیے اسے اپنے قدموں سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی اس کے دیکھنے پر وہ مسکرایا تو وہ جیسے ہوش میں آ گئی تھی۔ اس نے ایک دم کھڑے ہو کر خیان کا ہاتھ پکڑا۔

"خیان۔" وجاہت نے مقدس پر سے نظریں ہٹا کر خیان کو پکارا۔

"جی بھائی۔" خیان کی تابعداری پر مقدس نے حیران ہو کر خیان کو گھورا۔

"آپ گاڑی میں بیٹھو۔" اس کے کہنے کی دیر تھی وہ مقدس سے ہاتھ چھڑا کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔ مقدس ہکا بکا خیان کو دیکھنے لگی۔

"مجھے پتا تھا آپ ضرور آئیں گی کیونکہ آپ کے فادر اسلام آباد گئے ہوئے ہیں تو خیان کو لینے آپ کو ہی آنا تھا۔" مقدس نے چونک کر اس شخص کو دیکھا تھا اس کو کیسے پتا چلا اس نے حیرت سے سوچا۔

"خیان آپ کے پاس تھا۔" اس نے اپنے شک کی تصدیق چاہی۔

"ہوں۔" وجاہت نے محض ہنکارا بھرنے پر اکتفا کیا تھا۔ اس نے جانے کے لیے قدم بڑھائے جب وجاہت یزدانی کا ہاتھ اس کے راستے میں حائل ہو گیا۔

"میری بات ابھی شروع نہیں ہوئی اور آپ جا رہی ہیں۔"

"اس گھٹیا حرکت کا مطلب۔" مقدس نے غصے سے پوچھا اس کی بات پر وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا لیکن جواب نہیں دیا۔

"راستہ چھوڑیں۔" سنسان راستہ، اترتی ہوئی شام کے سائے اور سامنے کھڑا یہ شخص اس کے لیے کافی پریشان کن تھے۔

"میں نے اس دن فون پر آپ سے کہا تھا کہ اپنے پیرنٹس کو سمجھائیں لیکن بجائے سمجھانے کے آپ منگنی کر رہی ہیں۔ جبکہ میں آپ کو بتا چکا ہوں جو چیز مجھے پسند آ جاتی ہے میں اسے حاصل کر کے رہتا ہوں

ہر قیمت پر آپ کو شادی تو مجھ سے ہی کرنی پڑے گی۔"

"میں آپ کو چیز لگتی ہوں' دولت کے نشے میں پاگل ہو گئے ہیں آپ دوسرا انسان آپ کو انسان نہیں لگتا یہ آپ کی غلط فہمی ہے کہ اس طرح کی حرکتوں سے میں ڈر جاؤں گی' آپ خود کو سمجھتے کیا ہیں آپ سے شادی کرنے سے بہتر ہے میں زہر کھا کر مر جاؤں۔" غصے سے مقدس کا چہرہ تمتمانے لگا تھا۔ وہ جو بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا مسکرا دیا۔

"میں سوچ رہا ہوں آپ خاموش زیادہ اچھی لگتی ہیں یا غصے سے بولتی ہوئی۔" اپنی بات کا ایسا جواب سن کر اس کا دل چاہا سامنے کھڑے اس شخص کا منہ نوچ لے۔ پھر وہ ایک دم سنجیدہ ہو گیا۔

"مرنے تو میں تمہیں نہیں دوں گا۔ اب ایک بار پھر سمجھا رہا ہوں۔ میرے علاوہ کسی کے بارے میں سوچنا بھی مت کسی اور کے نام کی انگوٹھی پہننے کی غلطی مت کرنا یہ تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لیے اچھا نہیں ہو گا۔" وہ اب آپ سے تم پر آ گیا تھا۔

"ابھی تو خیان تمہارے ساتھ جا رہا ہے لیکن اگر تم نے میری بات نہیں مانی تو میں کیا کر سکتا ہوں اس کا اندازہ بھی تم نہیں کر سکتیں۔ تم کیا کرتی ہو۔ تمہارے گھر والے سب کی ایک ایک پل کی خبر رکھتا ہوں اس کا اندازہ بھی تمہیں ہو گیا ہو گا۔" وہ مسکرایا تھا۔

"تم میرے ٹمپرامنٹ کو ضرورت سے زیادہ آزما چکی ہو ابھی تو تم جاؤ اچھی طرح سوچو جواب میری سوچ کے مطابق ہی ہونا چاہیے ورنہ نتائج کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔ میں رات کو فون کروں گا اٹینڈ ضرور کرنا ورنہ آگے تم خود سمجھ دار ہو۔" وہ اس کو دیکھے بغیر اس کے لہجے کی سفاکی محسوس کر سکتی تھی کچھ دیر بعد اس نے گاڑی اسٹارٹ ہونے اور پھر جانے کی آواز سنی۔ وہ خود کو گھسیٹتے ہوئے گاڑی تک آئی تھی۔ خیان سیٹ پر بیٹھے بیٹھے سو گیا تھا۔ گھر کا راستہ اس نے کس طرح طے کیا وہ نہیں جانتی اسے دور سے ہی گیٹ پر کھڑی صالحہ بیگم نظر آ گئی تھیں۔ خیان کو دیکھتے ہی وہ بے ساختہ اس کی طرف بڑھی تھیں خیان کی خوشی میں انہوں نے اس کے سفید پڑتے رنگ کو نہیں دیکھا تھا ندا کے روکنے کے باوجود وہ سیدھی گھر آ گئی اور کمرے میں جا کر دروازہ لاک کر لیا سوچ سوچ کر اس کا سر پھٹنے لگا تھا وہ اس کی بات کو محض دھمکی سمجھ کر نظر انداز نہیں کر سکتی تھی۔ اس کے لہجے کی سفاکی اس کو اب بھی محسوس ہو رہی تھی۔ خیان کو اسکول سے لے جانا اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔

"میں کیا کروں۔" اس نے اپنا سر تکیے پر گرا دیا اور کچھ دیر بعد وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ کسی چیز کی آواز سے اس کی آنکھ کھلی تھی کچھ کچی نیند اور کچھ کمرے میں اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ سمجھ نہیں سکی۔

"مقدس دروازہ کھولو۔" اب دستک کے ساتھ صالحہ بیگم کی آواز آئی تھی وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔ لائٹ جلانے کے بعد اس نے دروازہ کھول دیا۔ "کب سے دستک دے رہی ہوں کیا سو گئی تھیں۔" انہوں نے ایک نظر اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھا۔

"جی۔"

"تمہارے پاپا آ گئے ہیں تمہیں بلا رہے ہیں۔"

"آپ چلیں میں آتی ہوں۔" اس نے ہاتھوں سے بالوں کو سیدھا کرتے ہوئے کہا۔

"ہیلو پاپا آپ کا ٹور کیسا رہا۔" اس نے اپنے چہرے پر بشاشت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"ٹور تو اچھا رہا مگر تم مجھے اچھی نہیں لگ رہیں۔" انہوں نے بغور اس کی اتری صورت دیکھ کر کہا۔

"میں ٹھیک ہوں پاپا۔" اس نے نظریں جھکا کر کہا کیونکہ آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے تھے۔

"مقدس یہاں آؤ۔" انہوں نے اسے اپنے پاس بلا لیا۔ اس کے بیٹھتے ہی انہوں نے اپنا بازو پھیلا کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"مقدس تم تو میری اتنی بہادر بیٹی ہو۔ اپنی ماں کی طرح نہیں۔ چھوٹی چھوٹی بات پر رونے بیٹھ جاؤ۔ میں یہاں نہیں تھا پیچھے سے تم نے خیان کو ڈھونڈ لیا مجھے تو سن کر اتنی خوشی ہو رہی ہے۔" تو وہ ایک دم ان کے سینے سے لگ کر رونے لگی۔

UrduPhoto
UrduPhoto
UrduPhoto

"پاپا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔" انہوں نے اس کا چہرہ اونچا کیا۔

"ڈر کس بات کا بیٹا خیان آگیا ہے نا وہ بتا رہا تھا جس کے ساتھ وہ رہا ہے وہ بہت اچھا شخص تھا تم بھی تو ملی ہو اس سے خیان کا تو وہ دوست بن گیا ہے۔" افتخار رضا کی بات پر اس کا رنگ اڑ گیا تھا۔ انہوں نے اس کی پریشان شکل دیکھی تو مسکرا دیے۔

"مقدس کوئی پریشانی ہے تو مجھے بتاؤ میرے ہوتے ہوئے تمہیں کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہیے۔"

"پاپا آپ میرے ساتھ ہیں نا۔" اس کی بات پر وہ مسکرا دیے۔

"یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے میں ہر وقت ہر جگہ تمہارے ساتھ ہوں چلو اب موڈ ٹھیک کرو کل تمہاری منگنی ہے کیا سوچیں گے وہ لوگ اب کھانا کھا کر سو جاؤ میں بھی سونے جا رہا ہوں۔" انہوں نے اس کی پیشانی چوم کر کہا۔

ابھی اس نے کچھ نوالے لیے تھے جب فون کی گھنٹی بجی۔ بیل کی آواز پر اس کے ہاتھ میں پکڑا نوالہ پلیٹ میں گر گیا تھا۔ کتنی دیر بیل ہوتی رہی لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی تبھی افتخار رضا دروازہ کھول کر باہر آئے تھے۔ ان کے کتنی دفعہ ہیلو کرنے کے باوجود کوئی نہیں بولا تھا۔ وہ اپنے کمرے میں چلے گئے۔ مقدس نے سامنے پڑی پلیٹ کو ایک نظر دیکھا اب اس سے کھانا کھانا مشکل ہو گیا تھا۔ تبھی فون پھر بج اٹھا تھا۔ اس نے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ لیے۔ کچھ دیر بعد جب اس نے ہاتھ ہٹائے تو بیل بند ہو چکی تھی۔ وہ جلدی سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔ جب ایک بار پھر اس نے فون کی گھنٹی سنی اس نے خوفزدہ نظروں سے فون کو دیکھا تھا اسے لگ رہا تھا وہ ابھی فون سے باہر نکل آئے گا وہ بھاگنے کے انداز میں کمرے کی طرف بڑھی اندر داخل ہوتے ہی اس نے دروازہ بند کر دیا۔

☆ ☆ ☆

وجاہت نے جھنجلا کر فون کو دیکھا اور بٹن آف کر کے موبائل بیڈ پر اچھال دیا اور باہر ٹیرس پر نکل آیا اور سگریٹ سلگا کر ہونٹوں سے لگا لیا۔ دروازے پر دستک کی آواز سن کر اس نے مڑ کر پیچھے نہیں دیکھا تھا۔

"یس۔" کافی دیر بعد بھی جب کوئی آواز سنائی نہ دی تو اس نے مڑ کر دیکھا تو جلدی سے ہاتھ میں جلتا ہوا سگریٹ نیچے پھینک دیا اور انگلیوں سے بالوں کو سنوارتا ہوا اندر آگیا۔

"دادی ماں آپ ابھی تک سوئیں نہیں۔" وجاہت نے گھڑی کی طرف دیکھا جو دو بجا رہی تھی۔

"تم بھی تو جاگ رہے ہو۔" وہ مسکرا کر صوفے پر بیٹھ گئیں تو وہ بھی مسکراتا ہوا ان کے سامنے بیٹھ گیا تھا اور سر ان کے گھٹنوں پر رکھ دیا وہ اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگیں۔

"وجاہت بیٹا اگر تم کہو تو ہم ایک بار پھر ان لوگوں کے گھر جاتے ہیں۔"

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔" وجاہت نے آنکھیں بند کی رکھی تھیں۔

"تو پھر تم اسے بھول جاؤ۔" اب اس نے چونک کر سر اٹھایا تھا۔

"یہ ناممکن ہے دادی ماں میں اسے نہیں بھول سکتا اور نہ ہی چھوڑ سکتا ہوں کل نہیں تو پرسوں اسے ہر حال میں یہاں آنا ہے۔ عزت سے بات کی تو ان کی سمجھ میں نہیں آئی اب مجھے اور طریقہ اختیار کرنا پڑے گا۔" آمنہ خاتون نے کھوجتی ہوئی نظروں سے اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھا تھا۔

"بیٹا لڑکیوں کی عزت بڑی نازک ہوتی ہے اور پھر جسے آپ چاہتے ہیں اسے تو تکلیف دینے کا سوچتے بھی نہیں کچھ ایسا ویسا مت کرنا جس سے وہ لڑکی ٹوٹ جائے۔" ان کی بات پر وجاہت نظریں چرا گیا۔

"آپ غلط سمجھ رہی ہیں دادی ماں میں کچھ ایسا ویسا نہیں کروں گا۔" اس کی بات پر وہ بے اختیار مسکرائی تھیں۔

"ہاں مجھے اپنی تربیت پر فخر ہے تم ایسا کچھ نہیں

کرو گے جس پر مجھے افسوس ہو۔" ان کی بات پر اس نے ایک بار پھر اپنا سر ان کی گود میں رکھ کر آنکھیں بند کر لی تھیں۔ اچانک ان کی نظر ٹیبل پر پڑی ایش ٹرے پر پڑی جس میں کافی تعداد میں سگریٹ کے ادھ جلے ٹکڑے پڑے تھے۔ انہوں نے دکھ سے اپنے پوتے کو دیکھا جس میں ان کی جان تھی۔

"وجاہت دنیا میں خوبصورت لڑکیوں کی کمی تو نہیں اور پھر ہمارے اور ان کے اسٹیٹس میں بہت فرق ہے۔ تم کیوں خود کو اس کے پیچھے برباد کر رہے ہو ہمارا تمہارے سوا ہے ہی کون۔" آخر میں ان کی آواز بھرانے لگی تھی تو وجاہت نے جلدی سے آنکھیں کھول دیں اور سیدھا ہو کر انہیں دیکھنے لگا۔

"آپ کو پتہ ہے دادی ماں میں آپ کو دادی ماں کیوں کہتا ہوں کیونکہ آپ میری دادی بھی ہیں اور ماں بھی۔ مجھے آپ کے ہوتے ہوئے کبھی بھی ماں کی کمی محسوس نہیں ہوئی اور نہ ہی کبھی دوست کی۔ اور ڈیڈ ان کو چھوڑیں ان کے اسٹیٹس کی وجہ سے ہی تو مقدس کو پانے میں مشکل آرہی ہے۔" اس نے بیزاری سے کہا۔ "اور جہاں تک مقدس کی بات ہے تو دادی ماں جب میں نے پہلی بار اسے دیکھا تھا تو مجھے لگا کہ میں مکمل ہو گیا ہوں میں جو ادھورا تھا میرا گمشدہ حصہ مجھے مل گیا ہے۔ اسے دیکھ کر ہی پاکیزگی کا احساس ہوتا ہے وہ بالکل اپنے نام کی طرح ہے۔ دادی ماں وہ اتنی خوبصورت ہے اتنی کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتا۔" اس نے بچوں کی طرح خوش ہو کر کہا تو اس کی بات پر آمنہ خاتون بے اختیار ہنس پڑیں۔

پھر سنجیدگی سے بولیں۔ "وجاہت مجھے نہیں لگتا وہ لوگ مانیں۔"

"مانیں گے دادی ماں ضرور مانیں گے اب تو مجھے ضد ہو گئی ہے اور جب مجھے ضد ہو جاتی ہے تو میں وہ کام کر کے رہتا ہوں اب تو مقدس خود ہاں کرے گی۔" اس کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ آمنہ خاتون نے چونک کر اسے دیکھا تھا وہ کچھ بولنا چاہتی تھیں جب ہی وہ بول پڑا۔

"دادی ماں آپ پریشان مت ہوں بس ان کے گھر جانے کی تیاری کریں۔" وہ ان کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

"چلو اب کافی رات ہو گئی ہے سو جاؤ ورنہ مجھے نیند نہیں آئے گی۔"

ان کے جانے کے بعد اس نے موبائل پر ایک نمبر ڈائل کیا تھا۔

"دلاور وجاہت یزدانی بول رہا ہوں کل صبح آٹھ بجے مجھے میرے آفس میں ملو کام ہے۔" موبائل آف کرنے کے بعد وہ مسکرایا تھا۔

☆ ☆ ☆

صبح جب وہ کمرے سے باہر نکلی تو کافی خاموشی تھی حالانکہ وہ شور شرابے کی توقع کر رہی تھی۔ وہ کچن کی طرف آگئی۔

"کلثوم ماما کہاں ہیں۔" اس نے برتن دھوتی کلثوم سے پوچھا۔

"وہ جی آپ کے ہونے والے سسرال گئے ہیں ان کا فون آیا تھا۔" وہ حیران ہونے سے زیادہ پریشان ہو گئی تھی رات کو منگنی کا فنکشن تھا اور صبح صبح ماما پاپا کو بلا لیا۔ کیا وجہ ہو سکتی ہے وہ وہیں کچن میں بیٹھ گئی ناشتا کرنے کے بعد وہ لاؤنج میں آگئی۔ تبھی لاؤنج کا دروازہ کھول کر ندا اور ملائکہ نے اندر قدم رکھا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے جناب ہم تو سمجھے تھے تم ہار سنگھار میں مصروف ہو گی۔" ملائکہ نے اسے فارغ بیٹھے دیکھ کر کہا۔

"عائشہ نہیں آئی۔" ان سے ملنے کے بعد اس نے عائشہ کے متعلق پوچھا تھا۔

"آ رہی ہو گی۔"

"لو شیطان کا نام لیا اور وہ حاضر۔" عائشہ کو دیکھ کر ندا نے کہا۔

"تمہیں کیا ہوا ہے۔" اس کی سنجیدگی دیکھ کر ان تینوں کو کافی حیرت ہوئی تھی۔

"مقدس تمہیں پتا ہے آج صبح سفیان بھائی کا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM
UrduPhoto

ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔"

کیسے۔" ندا نے حیرت سے عائشہ کو دیکھا۔

"ایکسیڈنٹ بھی نہیں کہا جا سکتا کیونکہ کچھ لوگوں نے انہیں روک کر مارنا شروع کر دیا تھا حالانکہ اس وقت ان کے پاس کافی بڑی رقم بھی تھی لیکن انہوں نے کسی چیز کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ ابھی وہ ہاسپٹل میں ہیں۔" عائشہ کی بات سنتے ہی ندا نے اچانک مقدس کو دیکھا تو ٹھٹک گئی مقدس کا رنگ بالکل سفید پڑ گیا تھا۔

"مقدس کیا ہوا۔" ندا نے جلدی سے مقدس کا برف کی طرح سرد پڑتا ہاتھ تھام لیا تھا۔ مقدس نے خوفزدہ نظروں سے ندا کو دیکھا۔

"مقدس سفیان بھائی ٹھیک ہیں بس معمولی سی چوٹیں ہیں۔" عائشہ نے جلدی سے اس کے قریب آ کر اسے تسلی دی وہ سمجھی شاید وہ ایکسیڈنٹ کا سن کر پریشان ہو گئی ہے۔ باہر گاڑی رکنے کی آواز پر وہ چاروں دروازے کی طرف دیکھنے لگیں۔

"انکل آنٹی آ گئے ہیں اپنا چہرہ صحیح کرو۔" ملائکہ نے مقدس کا بازو ہلا کر کہا تو اس نے جلدی سے آنکھ میں آئے آنسو کو صاف کر دیا۔

"انکل سفیان بھائی کیسے ہیں۔" افتخار رضا کو اندر آتا دیکھ کر عائشہ نے پوچھا تو انہوں نے ایک نظر مقدس کا چہرہ دیکھا جو سر جھکائے بیٹھی تھی۔

"بیٹا اب وہ ٹھیک ہے فنکشن شام کو ہی ہو گا۔" وہ مسکرا کر اندر چلے گئے۔

"مقدس ہم شام کو ملتے ہیں۔" ملائکہ اور عائشہ نے کھڑے ہو کر کہا۔

"ندا تم چل رہی ہو۔"

"نہیں تم چلو میں کچھ دیر بعد آؤں گی۔" ان کے جانے کے بعد ندا مقدس کے ساتھ اس کے کمرے میں آ گئی۔

"مقدس بات وہ نہیں جو نظر آ رہی ہے تم مجھے پریشان کم خوفزدہ زیادہ لگ رہی ہو مجھے نہیں بتاؤ گی کیا بات ہے۔" ندا نے اس کا چہرہ اپنی طرف موڑتے ہوئے کہا تو وہ جو کب سے ضبط کر رہی تھی رونے لگی۔

ندا نے قدرے پریشان نظروں سے اسے دیکھا لیکن کچھ بولی نہیں۔

"ندا وہ وجاہت یزدانی۔۔۔ یہ سب اس نے کروایا ہے۔"

"وجاہت یزدانی۔۔۔" ندا نے حیرانی سے نام دہرایا تب مقدس نے اسے ساری بات بتا دی۔

"مقدس آر یو میڈ۔ اتنے دن سے تم اس گھٹیا آدمی کی فضول کی خالی دھمکیاں سن رہی ہو تمہیں انکل سے بات کرنی چاہیے تھی۔" ندا نے غصے سے اسے دیکھا۔

"خالی دھمکیاں۔" مقدس نے دکھ سے ندا کو دیکھا۔ "انہیں تم خالی دھمکیاں کہتی ہو پہلے خیان کو لے جانا اور اب یہ مار پیٹ۔" ندا نے سر اٹھا کر مقدس کو دیکھا جس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام رکھا تھا۔ صورتحال واقعی بہت خراب تھی۔

"مقدس تم کچھ عرصہ کے لیے کہیں چلی جاؤ کسی رشتہ دار کے گھر۔" ندا کے کہنے پر مقدس نے سختی سے آنکھیں بند کر کے انہیں کھولا تھا۔

"ندا گھر کا فون نمبر پاپا کے آنے جانے کا پتا خیان کی اسکول ٹائمنگ سفیان سے میری منگنی کا پتہ ہونا اور پھر سفیان کس وقت آفس جاتا ہے۔ تم کیا سمجھتی ہو اسے الہام ہوا ہے ہمارے گھر کی ایک ایک خبر اسے رہتی ہے۔ اس لیے تو میں نے پاپا سے بات نہیں کی اگر انہوں نے کچھ کہا تو وہ کہیں انہیں نقصان نہ پہنچا دے وہ بہت خطرناک ہے۔"

"تو تم اکیلی کیا کرو گی۔"

"میں کیا کروں گی ندا میں کیا کروں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے بہت زیادہ۔" مقدس نے روتے روتے اپنا سر ندا کی گود میں رکھ دیا۔ مقدس کے دکھ پر ندا کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے تھے لیکن بے بسی کے احساس کے تحت وہ صرف رو سکتی تھی مقدس کی طرح۔

☼ ☼ ☼

"بھائی صاحب ہم بہت شرمندہ ہیں لیکن آپ ہماری مجبوری سمجھنے کی کوشش کریں ہم یہ رشتہ نہیں کر سکتے جن لوگوں نے سفیان کو مارا ہے ان کے صبح سے فون آ رہے ہیں اگر ہم نے یہاں رشتہ کیا تو وہ خدانخواستہ ہمارے بچے کو مار دیں گے ہمارا ایک ہی بچہ ہے ہم کوئی رسک نہیں لے سکتے مجھے پتہ ہے آج منگنی تھی لیکن ہم مجبور ہیں۔" قدیر صاحب کی آواز پر افتخار رضا نے اپنا جھکا سر اٹھایا تھا۔

"جی میں سمجھ سکتا ہوں آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔"

"میں ایک دفعہ پھر معذرت چاہتا ہوں۔" قدیر صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا اور باہر نکل گئے۔ میز پر پڑے ہوئے لوازمات اسی طرح پڑے تھے کمرے میں موجود نفوس خاموش تھے۔ باہر کھڑی مقدس پر لرزا طاری ہو گیا تھا۔

"صرف میری وجہ سے ماما پاپا کو کتنی تکلیف اٹھانی پڑ رہی ہے۔" اس نے دکھ سے سوچا۔ ڈور بیل پر خیان باہر کی طرف بھاگا تھا کچھ دیر بعد اس نے عائشہ کے ابو علی اور عائشہ کو آتے دیکھا تھا۔

"بیٹا تمہارے ماما پاپا کہاں ہیں۔" اس کے سلام کے جواب میں عائشہ کی امی نے پوچھا تھا تو اس نے ڈرائنگ روم کی طرف اشارہ کر دیا اور کچن میں عائشہ کو لے کر آ گئی۔

"کیا لو گی۔" کلثوم کو ڈرائنگ روم میں بھیج کر اس نے عائشہ سے پوچھا تھا۔

"جوس۔"

عائشہ نے گلاس اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے اسے دیکھا جو بہت چپ تھی۔

"مقدس سفیان بھائی اور ان کے گھر والوں نے جو کیا بہت افسوس ہوا۔ میرا نہیں خیال وہ لوگ تمہارے قابل تھے۔" اتنا کہہ کر وہ چپ ہو گئی۔

"تمہیں پتہ ہے امی ابو کیوں آئے ہیں۔" کچھ دیر بعد اس نے عائشہ کی آواز سنی تھی وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"تمہیں اپنی بہو بنانے علی کا پروپوزل لے کر آئے ہیں۔" وہ حیران رہ گئی تھی تو کیا کبھی جس شخص کو میں اچھا نہیں سمجھتی تھی یہ شخص میری قسمت تھا اب تو مجھے بھی رد کر دیا گیا ہے۔" وہ خود پر ہنسی تھی ایک تلخ مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھوا تھا لیکن ساتھ ہی آنکھیں بھی پانی سے بھر گئی تھیں عائشہ نے صرف اس کی مسکراہٹ دیکھی تھی۔

"علی تو اتنا خوش ہے کہ میں تمہیں بتا نہیں سکتی۔ مجھے امید ہے انکل انکار نہیں کریں گے۔" تبھی عائشہ کی امی صالحہ بیگم کے ساتھ کچن میں آ گئیں اور اس کے قریب آتے ہی اس کا ماتھا چوم لیا۔

"صالحہ اب یہ ہماری بچی ہے۔ ہم جلدی آئیں گے۔ منگنی وگنی نہیں کرنی ہمیں ہم سیدھا شادی کریں گے۔" ان کی بات پر عائشہ کے ساتھ صالحہ بیگم بھی مسکرا دیں۔ ان کے جاتے ہی علی آ گیا اس نے بھرپور نظروں سے مقدس کو دیکھا تھا۔

"اب تم جلد ہی میری ہو جاؤ گی۔" اس کے لہجے میں فتح کا یقین بول رہا تھا۔ اس نے ایک نظر اسے دیکھنے کے بعد فرش کو دیکھنا شروع کر دیا۔

احسان صاحب کی آواز پر اس نے ایک نظر اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھا۔

"اب پھر بھی تفصیل سے بات ہو گی۔" کہہ کر وہ جلدی سے باہر نکل گیا۔ وہ ایک سانس بھر کر رہ گئی۔ لاؤنج سے گزرتے ہوئے اس نے فون کی بیل سنی تو اپنی جگہ اچھل پڑی اس سارے چکر میں وہ اس شخص کو تو بھول گئی تھی جس کی وجہ سے وہ مسلسل عذاب سے گزر رہی تھی۔ وہ بیل کو اگنور کرتی ہوئی جلدی سے اپنے کمرے میں آ گئی۔ وضو کر کے اس نے نماز کی نیت باندھ لی۔ ابھی وہ نماز سے فارغ ہوئی تھی کہ جب وہ تینوں ندا کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔

"یہاں اتنا کچھ ہو گیا اور ہمیں پتا ہی نہیں چلا۔" ملائکہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر جھگڑالو عورتوں کی طرح شروع ہو گئی تو وہ بے ساختہ مسکرا دی۔ پھر وہ بھی اس کے گلے لگ گئی۔

"بہت بہت مبارک ہو تم اور علی اب اچھا لگ رہا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ہے۔" کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ لوگ جانے کے لیے کھڑی ہو گئیں۔

"بیٹھو تو۔" مقدس نے انہیں اتنی جلدی اٹھتا دیکھ کر کہا۔

"نہیں یار رات ہو گئی ہے۔ ہم تو خوشی کے مارے نکل آئے صبح ملاقات ہو گی۔" ملائکہ نے کہہ کر بابر دوڑ لگا دی۔ جبکہ وہ تینوں مسکرا دیں۔

"مقدس! مجھے تم سے کچھ کہنا تھا۔" عائشہ نے جھجک کر کہا۔

"وہ مقدس سب گھر والے چاہتے ہیں تم اتنی بڑی چادر مت لیا کرو۔ یہاں تک تو ٹھیک تھا۔ لیکن تم جانتی ہو علی کتنا ماڈرن ہے پھر اس کا سرکل ایسا ہے اتنی بڑی چادر عجیب لگتی ہے۔ علی بھی کہہ رہا تھا اس طرح تو خوبصورتی چھپ جاتی ہے۔" عائشہ کی بات پر کئی ناگوار رنگ اس کے چہرے پر آئے تھے لیکن وہ سر جھکا کر رہ گئی۔ کوئی اور وقت ہوتا تو وہ عائشہ کو اس بات کا جواب دیتی لیکن پے در پے اتنے حادثات ہوئے تھے کہ اس کا اعتماد لڑکھڑا گیا تھا۔

"عائشہ مقدس پہلے بھی تو ایسی تھی اب یہ اعتراض کیوں۔" ندا نے مقدس کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ کر پوچھا۔

"بھئی جو سارے گھر والے کہہ رہے ہیں میں نے کہہ دیا اور پھر جو علی چاہتا ہے مقدس کو ویسا ہی ہونا چاہیے۔ آخر وہ اس کا ہونے والا شوہر ہے۔"

"ہونے والا ہے ہوا تو نہیں وہ پہلے ہی حکم جمانے لگا ہے اور تم دوست کم نند زیادہ بن گئی ہو۔" ندا نے کہا۔

"پلیز بس کرو بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی۔" مقدس کے کہنے پر دونوں خاموش ہو گئیں۔

"او کے چلتی ہوں صبح ملتے ہیں بائے۔"

"دماغ خراب ہو گیا ہے اس کا۔" عائشہ کے جاتے ہی ندا نے کہا۔

"مقدس میرا خیال ہے اللہ کے ہر کام میں بہتری ہوتی ہے۔ شاید علی کے لیے اللہ نے راستہ ہموار کیا ہو اور علی کو تو ہم بچپن سے جانتے ہیں تم اس سے وجاہت یزدانی کے بارے میں بات کرو وہ ضرور سمجھ جائے گا۔" ندا کی بات پر مقدس طنزیہ انداز میں مسکرائی تھی۔

"علی سے بات کروں جو ابھی سے مجھ پر اپنی حکمرانی ثابت کرنے کی کوشش میں جت گیا ہے اور میری بچپن کی دوست اس کو نہیں دیکھا تم نے کس پر یقین کروں۔ علی سے شادی کے بعد کیا پتہ یہ میرے لیے طعنہ بن جائے۔ ہاں وجاہت یزدانی سے نجات کے لیے علی سے شادی کر سکتی ہوں۔" اتنا کہہ کر وہ خاموش ہو گئی۔

"ندا۔"

"ہوں۔" ندا نے چونک کر مقدس کی طرف دیکھا تھا جو کسی سوچ میں گم تھی۔

"علی کا کہنا ہے وہ مجھے پسند کرتا ہے اگر پسند کرتا تو اسی حال میں کرتا۔ یہ کیسی پسند ہے کہ اسے مجھے اپنے ساتھ کھڑا کرنے سے شرم آئے گی۔ وہ سفیان قدیر بھی مجھ سے یہی کہتا تھا چادر چھوڑ دو یہ بیک ورڈ لگتا ہے۔ محبت تو یہ ہے پسند تو یہ ہے کہ میں جیسی ہوں مجھے کوئی ویسے ہی اپنائے۔ نمائش ضروری ہے۔ میرا سنگھار میری خوبصورتی صرف میرے شوہر کے لیے ہونا چاہیے دنیا کے لیے نہیں۔ یہ کیسی محبت ہے۔" مقدس خود کلامی کے انداز میں بول رہی تھی۔ ندا نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا تو وہ چونک گئی۔

"زیادہ مت سوچو اللہ پر سب چھوڑ دو۔"

"ہاں یہی بہتر ہے۔" اس نے گہری سانس لے کر ندا کو دیکھا۔

☼ ☼ ☼

فون کی پہلی بیل پر اس نے جھپٹنے کے انداز میں ریسیور اٹھایا تھا۔

"میں بہت لکی ہوں لگتا ہے میرے ہی فون کا انتظار ہو رہا تھا۔" اس کے ہیلو کرنے سے پہلے ہی دوسری طرف سے بڑی شوخ آواز آئی تھی وہ بولنا چاہتی تھی لیکن آنسو اسے بولنے سے روک رہے تھے۔

"آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔"

"تم بہتر طور پر جانتی ہو۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں محض دھمکی نہیں دے رہا لیکن تمہیں شاید مذاق لگا تھا۔ تمہارے فادر کو میں کوئی نقصان پہنچانا نہیں چاہتا۔ سفیان کا جو حال ہوا ہے وہ تم جانتی ہو۔ میرے اور تمہارے درمیان جو بھی آئے گا اس کا یہی حشر ہو گا۔" اس نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا۔

"آپ چاہتے کیا ہیں۔"

"تمہیں۔" مقدس کے سوال پر بڑا بے ساختہ جواب آیا تھا۔ بے بسی کی انتہا محسوس کر کے وہ رونے لگی تھی۔

"کاش میں دیکھ سکتا تم روتے ہوئے کیسی لگتی ہو یقیناً" یہ نظارہ بھی بے حد دلکش ہو گا میرا خیال ہے میں یہ نظارہ دیکھنے آ جاتا ہوں۔"

"نہیں۔" وہ جلدی سے بولی تھی۔ دوسری طرف سے بڑا بھرپور قہقہہ سنائی دیا تھا۔

"ہوں تو پھر ایسا ہے کہ کل شام کو میرے گھر والے آئیں گے اور اب کے جواب ہاں ہونا چاہیے اور اپنے والدین کو منانا تمہارا کام ہے۔"

"میں ایسا نہیں کر سکتی۔" اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔

"یہ تو تمہیں کرنا پڑے گا میری جان ورنہ سوچ لو تمہارا پیارا سا بھائی۔ اچھا اب تم جاؤ اور میرے خواب دیکھو۔"

"پلیز میری بات ــــ" اس کی بات ادھوری رہ گئی تھی کیونکہ دوسری طرف سے لائن کٹ چکی تھی۔

"پاپا مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔"

"ہاں بیٹا کہو۔" انہوں نے فائلز کو بریف کیس میں رکھتے ہوئے سامنے کھڑی مقدس کو دیکھ کر کہا۔

"پاپا آج شام کو وجاہت کے گھر والے آئیں گے آپ انہیں ہاں کر دیں۔" مقدس کی بات پر فائل کی طرف بڑھتا ان کا ہاتھ وہیں تھم گیا تھا۔ جبکہ چائے کا کپ لاتی صالحہ بیگم کا ہاتھ کانپ گیا تھا۔ افتخار صاحب کو لگا شاید انہوں نے غلط سنا ہے۔

"کیا کہا۔"

"آپ وجاہت کے گھر والوں کو ہاں کہہ دیں۔"

"مقدس ــــ" وہ اتنی زور سے بولے کہ مقدس کے ساتھ صالحہ بیگم بھی کانپ گئیں۔

"ہوش میں تو ہو تم کیا بکواس کر رہی ہو۔ اس شخص کو جانتی ہو کس قماش کا ہے ایک شادی کر چکا ہے۔ تم کیسے اس کی باتوں میں آ گئیں۔ کیا نظر آیا ہے تمہیں اس میں بولو۔" انہوں نے اس کا بازو پکڑ کر ہلایا۔ لیکن وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ زمین کو دیکھتی رہی اس کی شکل دیکھ کر افتخار رضا کچھ نرم پڑ گئے۔

"مقدس بیٹا ہمارا ان کا جوڑ نہیں وہ لڑکا بس اپنی انا کی تسکین چاہتا ہے۔ ان کے لیے عورت کو چھوڑ دینا کوئی مسئلہ نہیں۔ کیوں اپنی زندگی برباد کرنا چاہتی ہو۔" ان کی بات پر مقدس نے سر اٹھا کر ایک نظر انہیں دیکھا۔

"پاپا آپ انہیں ہاں کر دیں۔" اس نے ایک بار پھر وہی جملہ دہرایا تھا۔ افتخار صاحب نے حیرت سے اپنی فرمانبردار بیٹی کو دیکھا تھا جس کے خیالات اور پسند کو وہ بہت اچھی طرح جانتے تھے۔ یہ فیصلہ وہ کیسے کر سکتی تھی۔

"میں ایسا نہیں کروں گا۔" انہوں نے سختی سے کہا تھا۔

"زندگی مجھے گزارنی ہے اپنا فیصلہ کرنے کا حق ہے مجھے۔"

"نامراد بے غیرت۔" صالحہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسے جھنجھوڑ ڈالا تھا۔

"صالحہ رکو!" افتخار رضا کے کہنے پر ان کا چلتا ہاتھ رک گیا تھا۔

"ٹھیک کہا تم نے تمہیں فیصلہ کرنے کا حق ہے۔ بالکل ٹھیک میں انہیں ہاں کہہ دوں گا تم تسلی رکھو۔ لیکن یہ یاد رکھنا آج سے تمہارے لیے تمہارا باپ مر گیا۔ جاؤ اب یہاں سے چلی جاؤ۔" وہ جلدی سے مڑی اور دروازے سے نکل آئی کمرے میں آ کر اس نے سختی سے خود کو رونے سے روکا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی صالحہ بیگم آئیں گی اور وہی ہوا کچھ دیر بعد وہ اس کے کمرے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

میں تھیں۔
"اس دن خیان جس لڑکے کے ساتھ تھا وہ وجاہت یزدانی تھا نا۔" مقدس نے حیرت سے ان کا سوال سنا۔
"جی اور تم اس سے ملی بھی تھیں۔"
"جی۔" انہوں نے آگے بڑھ کر ایک تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا۔
"مقدس تم ایسی نکلو گی، میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کوئی اور کہتا تو میں کبھی بھی نہ مانتی لیکن میں نے خود تمہارا یہ روپ دیکھا ہے۔ مجھے یقین نہیں آتا تمہیں پتا تھا وہ وہاں ہو گا اسی لیے تم دوڑی دوڑی وہاں گئی تھیں ماں باپ کی آنکھوں میں دھول جھونکتی رہی ہو۔ تم پر اندھا اعتماد کیا تھا۔ ہم تمہیں کیا سمجھے اور تم کیا نکلیں کاش تم پیدا ہوتے ہی مر جاتیں ہمیں یہ دن تو نہ دیکھنا پڑتا۔" اب وہ رو پڑی تھیں روتے روتے انہوں نے ایک نظر مقدس پر ڈالی جس کا بایاں گال لال ہو رہا تھا لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔
"مقدس تم اتنی ڈھیٹ تو کبھی نہیں تھیں۔" انہوں نے دکھ سے اسے دیکھا وہ تو انہیں وہ مقدس لگ ہی نہیں رہی تھی۔
"میں بھی حیران تھی ہمارے منع کرنے کے باوجود اتنے بڑے لوگ بار بار کیوں آجاتے ہیں، ہمیں نہیں پتہ تھا یہ سب تمہارے ایما پر ہو رہا ہے۔ مقدس تم نے تو ہمارا مان ہی توڑ دیا۔" وہ کہہ کر باہر نکل گئیں تھوڑی دیر بعد اس نے ندا کو اندر آتے دیکھا تھا اس کے پیچھے صالحہ بیگم تھیں۔
"پوچھو اس نامراد سے اپنے باپ کی بے عزتی کروانے پر تلی ہے۔ اس لڑکے کی محبت میں اندھی ہو گئی ہے۔ چاہتی ہے ہم جانتے بوجھتے اسے اس جہنم میں دھکیل دیں۔ تم پوچھو اس سے۔" صالحہ بیگم رونے کے ساتھ اونچی آواز میں بول رہی تھیں، ندا شاک کی کیفیت میں ایک ٹک مقدس کو دیکھ رہی تھی جو بغیر کسی ردعمل کے فرش کو دیکھ رہی تھی۔
"امی پلیز آپ چپ ہو جائیں میں دیکھتی ہوں آپ انکل کے پاس جائیں۔" ندا نے زبردستی انہیں باہر بھیج دیا اور دروازہ لاک کر کے اس کے پاس آ گئی۔
"مقدس یہ کیا حماقت ہے اب تو سب ٹھیک ہو گیا تھا علی سے تمہاری بات طے ہو گئی تھی پھر کیوں۔۔۔" ندا نے مقدس کے دونوں ہاتھ تھام لیے تھے۔
"ندا سفیان پر حملہ اس نے کروایا تھا۔ کل پاپا کے آفس بھی وہ گیا تھا اور اگر علی سے میری کوئی بھی بات ہوتی ہے تو وہ علی کا بھی وہی حال کرے گا جو سفیان کا ہوا ہے اس نے مجھے دھمکی دی ہے کہ اگر ہماری طرف سے ہاں نہ ہوئی تو وہ پاپا کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔" مقدس نے اسی سپاٹ انداز میں اسے بتایا ندا منہ کھولے اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔
"تو کیا تم مقدس تم اس سے شادی کرو گی۔" ندا نے اس کا چہرہ اونچا کر کے پوچھا۔
"ہاں۔" اس نے ندا کی طرف دیکھ کر کہا۔
"ندا مجھے لگتا ہے مجھے کسی گناہ کی سزا مل رہی ہے میں تو سمجھتی تھی میں صاف زندگی گزار رہی ہوں لیکن پتا نہیں کہاں غلطی ہو گئی۔ میں نے تو سنا تھا نیک عورتوں کے لیے نیک مرد ہوتے ہیں۔ ندا میں کیا نیک نہیں تھی۔" اس نے ندا سے پوچھا جس کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی تھی۔
"پاپا کہتے ہیں وہ میرے لیے مر گئے میں مانتی ہوں سب سچ ہے لیکن میرا کیا قصور ہے میں نے تو ایسا کبھی نہیں چاہا تھا۔ صرف ایک نیک مرد مانگا تھا جو صرف میرا ہو پھر میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا۔ تم لوگ کہتے تھے کہ اتنی بڑی چادر میں میں کام کرنے والی ماسی جیسی لگتی ہوں کوئی خوب صورتی نظر نہیں آتی۔ پھر اس نے کیا دیکھا مجھ میں۔" ندا نے بے اختیار اس کا چہرہ تھام لیا تھا مقدس نے نظریں اٹھا کر ندا کو دیکھا جو باقاعدہ آنسوؤں سے رو رہی تھی۔ وہ بے اختیار ندا کے گلے لگ گئی۔
"پلیز مجھے بچا لو پلیز میں اس شخص سے نفرت کرتی ہوں مجھے اس کے نام سے بھی ڈر لگتا ہے۔ مجھے ہر اس لمحے سے نفرت محسوس ہوتی ہے جب اس نے مجھے دیکھا۔ مجھے اپنے وجود سے اپنے چہرے سے نفرت محسوس ہو رہی ہے جہاں اس کی نظر پڑی۔" وہ اب

زور زور سے رو رہی تھی۔ اس نے الگ ہو کر ندا کو دیکھا جس کا چہرہ آنسوؤں سے گیلا ہو رہا تھا۔
"اس شخص نے مجھے میرے ماں باپ کی نظروں میں بے اعتبار کر دیا ہے میں مر بھی نہیں سکتی۔ میں حرام موت مر کر اللہ کو ناراض نہیں کر سکتی اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے ناراض ہو گئے تو میں کہاں جاؤں گی۔ میں نے صرف پاپا کے لیے خیان کے لیے کیا۔ ندا پلیز مجھے کہیں چھپا دو مجھے ان لمحوں سے خوف آتا ہے جب وہ شخص میرے سامنے ہو گا ندا دعا کرو مجھے موت آجائے پلیز ندا میرے لیے دعا کرو۔" اس نے اپنا سر بستر پر گرا دیا۔ اس کا سارا وجود ہچکیوں کی وجہ سے لرز رہا تھا۔

☆ ☆ ☆

اس نے بڑی مشکل سے اپنی جلتی ہوئی آنکھوں کو کھولا تھا۔
"وجاہت کی فیملی آئی ہے۔ تم اٹھو وہ لوگ اندر آنا چاہتے ہیں۔" مقدس جلدی سے اٹھ بیٹھی تھی چادر کو اچھی طرح اوڑھ کر لپیٹا۔ سب سے پہلے کوئی آدمی اندر آیا تھا۔
"مبارک ہو بیٹا خوش رہو۔" وحید یزدانی نے معمول کے انداز میں اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا اور ہزار کے کئی نوٹ اس کی گود میں رکھ دیے وہ نظریں جھکائے بیٹھی رہی پھر کوئی خاتون اس کے قریب آکر بیٹھی تھیں۔
"کیسی ہو بیٹا۔" انہوں نے اتنے پیار سے پوچھا کہ وہ شرمندہ ہو گئی۔ اس نے سلام کیا تو وہ مسکرا دیں۔
"جیتی رہو شافعہ سے کہو ساری چیزیں اندر لے آئے۔" انہوں نے پیچھے مڑ کر کسی سے کہا تھا۔ انہوں نے ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر اس کا چہرہ اونچا کیا تھا۔ اس نے چہرہ تو اونچا کر دیا تھا لیکن نظریں نہیں اٹھائی تھیں۔
"ماشاء اللہ ہمیں تو وجاہت نے افراتفری میں بھیج دیا اور یہ سامان شگن کے طور پر ساتھ بھیج دیا میں نے کہا بھی کہ پہلے ہاں تو ہونے دو لیکن اس کو یقین تھا اسی لیے تمہارے لیے یہ سب بھیج دیا۔" ان کی بات پر اس نے نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا لیکن وہ پرس میں سے کچھ نکال رہی تھیں۔ اس کی نظریں ان کے پیچھے کھڑی صالحہ بیگم سے ٹکرا گئیں جو بڑی کاٹ دار نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔
"بیٹا یہ تمہارے لیے۔" انہوں نے ڈائمنڈ رنگ نکال کر اس کی انگلی میں پہنا دی۔
"وجاہت نے خاص طور پر مجھے تاکید کر کے دی تھی۔" انہوں نے مسکرا کر اسے دیکھا۔
"واقعی بہت جچ رہی ہے۔" انہوں نے اس کے گورے ہاتھوں کو دیکھ کر کہا تھا۔
"اچھا بیٹا ہم نے تو سوچا تھا سارے فنکشن کریں گے لیکن ہمارے بچے کو بڑی جلدی ہے۔ آپ کے والد بھی مان گئے ہیں میں جانتی ہوں ٹائم بالکل بھی نہیں اس لیے زیور اور لہنگا ہم لے آئے ہیں لیکن انشاء اللہ ولیمہ بہت زبردست ہو گا۔ اچھا بیٹا جلد ہی ملیں گے۔" آمنہ خاتون نے اس کا ماتھا چوم کر کہا۔
"اور آپ ارینجمنٹ کی فکر مت کریں سب ہم کر لیں گے۔ ہمیں کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں۔ سوائے مقدس کے۔ بس آپ ہماری امانت کو سنبھال کر رکھیے گا۔ یہ ہمیں بہت عزیز ہے۔" صالحہ بیگم سے کہتے ہوئے انہوں نے پیار بھری نظروں سے مقدس کو دیکھا تھا۔
"آپ کا بہت شکریہ آپ نے پہلے ہی بہت تکلف کیا ہے لیکن ہال وغیرہ کا بندوبست ہم کر لیں گے۔" آمنہ خاتون کے اخلاق سے متاثر ہو کر صالحہ بیگم بھی بولنے پر مجبور ہو گئی تھیں۔ ان کے جانے کے بعد ندا اس کے پاس آ گئی تھی۔
"ندا اتنی جلدی کیوں تم۔۔۔ تم پاپا کو سمجھاؤ پلیز میں۔۔۔ وہ شخص۔۔۔ میں مر جاؤں گی۔" وہ روتے ہوئے بے ربط بولنے لگی تھی۔
"مقدس اب جب تم نے اتنا بڑا فیصلہ کر لیا ہے تو خود میں حوصلہ پیدا کرو ابھی تو شروعات ہے۔" اس نے نظر اٹھا کر بستر پر دیکھا جہاں چیزوں کا ڈھیر لگا تھا۔ کبھی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM
UrduPhoto

نیچے سے بولنے کی آوازیں آنے لگیں کچھ دیر بعد عائشہ اور ملائکہ اس کے کمرے میں تھیں۔

"واہ مقدس واہ تمہارے کھیل کی داد دینی پڑے گی۔" عائشہ نے تالی بجا کر اسے داد دی تھی۔

"بچپن سے تمہارے منہ سے یہی لیکچر سنتی آرہی تھی اور پتہ نہیں تمہیں کیا سمجھ بیٹھی تھی۔ اتنی بڑی چادر کی آڑ میں اتنا بڑا کھیل کھیلتی رہی ہو میرے بھائی کے لیے ہاں کہہ کر اس وجاہت یزدانی سے شادی کر رہی ہو کہاں گئے تمہارے لیکچر کہ میں کسی فلرٹی آدمی سے شادی نہیں کروں گی میرے بھائی کی تو ایک منگنی ٹوٹی تھی۔ اس تمہارے وجاہت یزدانی کی تو شادی ہو چکی ہے وہ ہے تمہارا پورا مین آئیڈیل مین جس کے لیے تم نے میرے بھائی کو ٹھکرا دیا۔ بلکہ نہیں تم نے اس کروڑوں کی جائداد کے لیے ایسا کیا" نکلی نا تم بھی عام سی۔ ہوگئیں نا اس کی خوب صورتی اور دولت سے متاثر اس سونے کے ڈھیر پر بیٹھ کر بہت مزہ آرہا ہو گا نا تمہیں۔" اس نے بیڈ پر پڑے گولڈ کے سیٹ کے ڈبوں کو دیکھ کر کہا تھا۔ وہ بہت غصے سے مقدس کو دیکھ رہی تھی۔ مقدس مسکرا دی۔

"کچھ رہ گیا ہو تو وہ بھی کہہ دو عائشہ مجھے برا نہیں لگ رہا۔ مجھے لگتا ہے میرا کوئی بڑا بول یا شاید کبھی میں نے خود پر غرور کیا تھا اس کی سزا مل رہی ہے۔ تم کہہ سکتی ہو تمہیں حق ہے لیکن پلیز ہو سکے تو مجھے معاف کر دو۔"

"معاف۔ اچھا لفظ ہے کہنا آسان ہے لیکن کرنا مشکل بھی تمہیں کسی ایسے شخص کو معاف کرنا پڑے جس نے تمہیں تکلیف دی ہو تو دیکھتی ہوں کیسے معاف کرو گی۔ بہر حال شادی مبارک ہو" یہ کہہ کر وہ جلدی سے کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔ ملائکہ اور ندا ٹکر ٹکر ایک دوسرے کی شکل دیکھ رہی تھیں۔

"ملائکہ تمہیں اگر کچھ کہنا ہے تو پلیز تم بھی کہہ دو۔" مقدس نے سر جھکا کر کہا تھا۔ تو ملائکہ اس کے قریب آگئی۔

"پتہ نہیں مقدس جو میں نے سنا وہ سچ ہے یا نہیں یا جو تم نے کیا وہ ٹھیک ہے یا نہیں میں صرف اتنا جانتی ہوں تم غلط نہیں ہو سکتیں اپنی دوست کے بارے میں اتنا تو میں دعوے سے کہہ سکتی ہوں۔" مقدس نے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر آنسوؤں کو روکا تھا اور پھر ملائکہ کے گلے لگ گئی تھی۔

"اس یقین کے لیے شکریہ آج پتہ چلا دوست بہت بڑی نعمت ہوتے ہیں۔" اس نے ندا اور ملائکہ کو دیکھ کر کہا تھا۔

☼ ☼ ☼

صبح اذانوں کے ساتھ ہی اس کی آنکھ کھلی تھی۔ اس نے سائیڈ میں سوئی ہوئی ندا کو دیکھا جو رات کو ضد کر کے اس کے پاس رہ گئی تھی۔ اس نے نماز پڑھنے کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو کتنی دیر وہ خالی ذہن کے ساتھ لپٹا تھ پر بنی لکیروں کو گھورتی رہی۔

"تو کیا میری قسمت میں وجاہت یزدانی جیسا شخص تھا۔ وہ شخص آج جیت جائے گا یا میں کسی معجزے کی امید رکھوں۔" اس نے سختی سے اپنی آنکھوں کو بند کیا تھا۔ دروازے پر دستک ہوئی اور دروازہ کھول کر صالحہ بیگم اندر آگئیں۔

"ناشتا کر لو تم نے کل سے کچھ نہیں کھایا۔" انہوں نے ٹرے اس کی طرف بڑھائی لیکن اس کی طرف دیکھا نہیں تھا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

"مجھے بھوک نہیں ہے۔" اس کی رندھی ہوئی آواز پر انہوں نے بے چینی سے اس کی شکل دیکھی جو صرف ایک رات میں بالکل مرجھا گئی تھی ان کے دل کو کچھ ہونے لگا۔

"یہ پکڑو اب اگر تمہیں ہمارا ذرا سا بھی خیال ہے تو ناشتا کر لو اب جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا ہے۔" اس نے ان کے ہاتھ سے ٹرے لے لی۔

"اور ہاں ناشتا کر کے تھوڑی دیر سو جانا۔" انہوں نے اس کی لال آنکھوں کو دیکھ کر کہا۔ ناشتا کر کے وہ واقعی سو گئی۔ دوبارہ اس کی آنکھ کھلی تو دوپہر کا ایک بج رہا تھا۔ اسے آنکھیں کھولتا دیکھ کر ندا مسکرائی۔

"اٹھ گئیں اچھی نیند لی ہے چلو اچھا ہے فریش ہو گئیں اب تم نہا لو آنٹی دو دفعہ آئی تھیں۔ وہ تمہارے سسرال والوں نے بیوٹیشن بھیجی ہے۔" ندا نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا جیسے کوئی بات ہی نہ ہو۔ وہ جو بہت مزے سے اس کی بات سن رہی تھی۔ آخری بات پر چپ کر گئی تھی۔

"بیوٹیشن کی کیا ضرورت تھی۔"

"تھی کیوں نہیں انہیں پتہ ہو گا تم بیوٹی پارلر نہیں جاؤ گی اس لیے انہوں نے خود بھیج دی کافی عقلمند لوگ ہیں۔ اب شاباش جلدی سے جاؤ نہا لو میں گھر سے اپنے کپڑے لے آؤں۔" ندا کے جاتے ہی وہ بھی باتھ روم میں چلی گئی۔

کمرے میں قدم رکھتے ہی ندا کو جھٹکا لگا تھا۔ آئینے کے سامنے بیٹھی وہ یقیناً" مقدس ہی تھی۔ پشت پر بکھرے اس کے بال زمین کو چھو رہے تھے۔ مقدس نے آئینے میں سے ندا کو دیکھا۔

"کپڑے لے آئی ہو۔"

"مقدس یہ تم ہو۔" اس نے حیرت سے کہا۔ اتنی بڑی چادر میں بھی مقدس کا حسن اپنے ہونے کا اعلان کرتا تھا لیکن اس کا یہ روپ اس نے پہلی بار دیکھا تھا۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔" مقدس نے اس کے حیران چہرے کو دیکھ کر پوچھا تھا۔

"میں سوچ رہی ہوں شاید وجاہت کو تم میں وہ نظر آگیا تھا جو مجھے اب نظر آرہا ہے میں لڑکی ہو کر دیوانی ہو گئی ہوں تو اس کا سوچو؟" مقدس نے جلدی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"ندا پلیز چپ ہو جاؤ۔" اس کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے تھے۔

"مقدس یہ بھی تو ہو سکتا ہے اسے سچ مچ تم سے محبت ہو۔" ندا کی بات پر اس نے اسے دیکھا۔

"نہیں ندا میں محض اس کی ضد ہوں جو اسے آسانی سے مل نہیں رہی تھی۔ نہیں تو تم خود سوچو وہ جو پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے میرے ساتھ ہے محبت کا دعویٰ کرتا ہے وہ میری چادر سمیت اپنے سرکل میں میرا تعارف کروانے سے شرمندہ تھا تو وجاہت یزدانی کی کلاس کا تمہیں اندازہ ہے جہاں فیشن کی بھرمار ہے ایک سے بڑھ کر ایک خوب صورت لڑکی ہے تو کیا اسے چادر میں چھپے اس چہرے سے محبت ہو گی۔ نہیں اس نے میری مجبوری کا فائدہ اٹھایا ہے۔" وہ ایک بار پھر رونے لگی تھی۔ "مقدس اب تم روئیں تو میں تمہیں ایک لگا دوں گی۔" تبھی صالحہ بیگم کسی عورت کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔

"یہ مسز مہران ہیں مقدس کا میک اپ کریں گی ندا تم میرے ساتھ آؤ وہ لہنگا اور زیور لے آؤ۔"

"آپ ایک بار خود کو دیکھ لیں۔" دوپٹہ سیٹ کرنے کے بعد مسز مہران نے مقدس سے کہا تو اس نے بے ساختہ خود کو آئینے میں دیکھا ایک پل کے لیے وہ آنکھیں جھپکنا بھول گئی تھی۔ لیکن اگلے لمحے اس نے نظریں ہٹالی تھیں۔ اندر آتی صالحہ بیگم اپنی جگہ تھم سی گئی تھیں۔

"ماما۔" مقدس کی نظر ان پر پڑی تو وہ بے ساختہ ان کی طرف بڑھی تھی۔ اس نے ان کے ہاتھ تھام لیے۔ "ماما پلیز مجھے معاف کر دیں۔" اس نے التجا کی تھی۔ اس کی لاچاری کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ اس غلطی کی سزا بھگت رہی تھی جو اس نے کی بھی نہیں تھی۔

"ایک شرط پر۔" صالحہ بیگم کی آواز پر وہ حیرانی سے انہیں دیکھنے لگی۔

"اب تم بالکل بھی نہیں رو گی' ورنہ سارا میک اپ خراب ہو جائے گا۔" ان کی بات پر وہ پہلے حیران ہوئی اور پھر مسکرا دی انہوں نے اسے گلے لگا لیا تھا۔

"مقدس ہم صرف تمہاری خوشی چاہتے ہیں اگر یہ تمہاری خوشی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" وہ ماں تھیں اس لیے معاف کر بیٹھی تھیں۔

"ماما میں پاپا سے ملنا چاہتی ہوں۔" اس کی بات پر صالحہ بیگم نظریں چرا گئی تھیں۔

"وہ ہوٹل چلے گئے ہیں بارات آچکی ہے۔"

"ماما پلیز انہیں کہیں صرف ایک بار میری بات سن

لیں۔" اس کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے تھے۔ لیکن وہ اسے کچھ کہے بغیر باہر نکل گئی تھیں۔ ملائکہ نے اسے دیکھا تو حیران رہ گئی تھی۔ پھر ندا اور ملائکہ دونوں نے اس کے گلے لگ کر اسے پیار کیا تھا۔

"تم تو سر سے پاؤں تک پیلی پیلی لگ رہی ہو۔" ملائکہ کی بات پر اس نے آئینے میں خود کو دیکھا تھا۔ واقعی اس کی دونوں کلائیاں سونے کی چوڑیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ ہاتھوں کی کوئی انگلی ایسی نہ تھی جو خالی ہو۔ گلے میں اتنا وزنی سیٹ تھا کہ اب اس کی گردن دکھنے لگی تھی۔ اتنے بڑے جھمکے جھومر ٹیکا اور وہ خود اتنے وزن سے پریشان تھی۔ آج کے دن خوب صورت لگنا ہر لڑکی کا ارمان ہوتا ہے لیکن اس کا دل چاہ رہا تھا وہ اس ساری سج دھج کو مٹا دے۔ وہ اس شخص کے لیے بجنا نہیں چاہتی تھی۔

"چلو آنٹی بلا رہی ہیں، ہمیں ہوٹل پہنچنا ہے۔" ندا کی آواز پر وہ چونکی تھی۔ اور پھر ان کے ساتھ چل پڑی تھی۔

نکاح کے وقت افتخار رضا اندر آئے تھے۔ نکاح نامے پر سائن کرنے سے پہلے اس نے انہیں دیکھا تھا وہ اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ اس کے دیکھنے پر پھر انہوں نے منہ موڑ لیا تھا۔ سائن کرتے وقت کئی آنسو اس کی آنکھوں سے ٹوٹ کر اس کی گود میں گرے تھے۔

"سوری پاپا میں نے یہ سب کچھ آپ کو دکھ سے بچانے کے لیے کیا ہے۔" اس نے خود سے کہا تھا۔

نکاح کے بعد ملائکہ اور ندا اسے ہال میں لے آئی تھیں اس کا استقبال پھولوں سے ہوا تھا ایسے لگ رہا تھا جیسے پھولوں کی بارش ہو رہی ہو۔ کتنوں نے اس شاندار استقبال پر اس کی قسمت پر رشک کیا تھا۔ ہر کوئی سراہتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اسٹیج پر وجاہت کے قریب بیٹھنے پر اس کی دھڑکن ایک لمحے کے لیے تیز ہوئی تھی۔ پھر ہر طرف خاموشی چھا گئی تھی۔ اس کے قہقہوں سے وہ اس کی خوشی کا اندازہ لگا سکتی تھی۔ اسٹیج پر بیٹھنے کے بعد تصویروں کا ایک نا ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ کون اس کے پاس آیا کون گیا اس کو کچھ خبر نہ تھی اس کے حواس بالکل ساکت ہو گئے تھے۔ خوف، نفرت، دکھ ہر احساس مر گیا تھا۔

رخصتی کے وقت صالحہ بیگم، خیان، ندا، ملائکہ اس سے مل کر روئے تھے۔ لیکن اس کی آنکھ سے ایک قطرہ بھی نہیں گرا تھا۔ لیکن جب افتخار رضا نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو تب اس کا دل چاہا وہ انہیں کہے پاپا مجھے اپنے پاس رکھ لیں میں نہیں جانا چاہتی لیکن اس کی زبان بھی اس کی آنکھوں کی طرح خاموش رہی تھی۔ اس کے بیٹھتے ہی گاڑی بھی چل پڑی۔ ساتھ بیٹھے وجاہت نے غور سے اس کے جھکے سر کو دیکھا اور مسکرا دیا۔ گھر پہنچنے پر بھی اس کا استقبال ویسے ہی پھولوں سے ہوا تھا۔ ہر طرف مووی اور کیمرے کی تیز روشنیاں تھیں۔ اس کے چہرے کی بیزاری کو آمنہ خاتون نے شاید تھکن سمجھا تھا اس لیے اسے کمرے میں بھجوا دیا تھا یہاں بھی ہر طرف سرخ گلاب تھے کمرا ان کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔ اس نے نظر اٹھا کر ایک بار بھی کسی چیز کو نہیں دیکھا تھا۔

کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور پھر بند ہوا تھا۔ وہ اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔ کافی دیر گزر گئی وہ کچھ نہیں بولا تھا اب مقدس کو الجھن ہونے لگی تھی۔ اپنے چہرے پر وہ اس کی نظروں کی تپش محسوس کر سکتی تھی۔ اس نے اپنی پیشانی پر اس کی انگلی کے لمس کو محسوس کیا تھا پھر اپنے گال پر۔ اس کے حواس جاگنے لگے تھے۔ پھر وجاہت نے اپنی انگلی سے اس کے جھمکے کو چھیڑا تو وہ بجنے لگا۔ تبھی مقدس نے پہلی بار اس کی طرف دیکھا جو اس کے قریب بیٹھا بہت والہانہ نظروں سے اس کو دیکھ رہا تھا۔

"تم میرے اندازے سے بڑھ کر خوب صورت ہو۔" وجاہت نے مسکرا کر کہا تھا پھر بہت نرمی سے اس کی چوڑیوں کو چھیڑا جو ہاتھ لگتے ہی بجنے لگی تھیں۔

"مجھے نہیں پتا تھا تمہارے والد اتنی جلدی مان جائیں گے ورنہ میں پہلے ہی تمہیں کہتا۔ مجھے تو اب بھی اپنی خوش قسمتی پر یقین نہیں آ رہا کہ میں نے

تمہیں پا لیا ہے۔ میں تمہارے لیے یہ لایا تھا لیکن تمہارے آگے اپنا یہ تحفہ بہت کمتر لگ رہا ہے۔" اس نے ایک ڈبہ اس کے آگے کیا تھا۔

"کاش تم پیدا ہوتے ہی مر جاتیں۔" مقدس نے چونک کر دیکھا تھا۔

"آج سے تمہارے لیے تمہارا باپ مر گیا۔" ایک اور آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی۔ اس نے اضطراری انداز میں آنکھوں کو بند کیا تھا۔

"مجھے، اس کمرے کی ہر چیز کو تمہارا انتظار تھا۔ مجھے یقین تھا تم ضرور آؤ گی میں نے ہر طرف سرخ گلاب بچھا دیے تھے تاکہ یہ پھول تمہیں بتائیں میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں یہ کمرا دیکھ رہی ہو یہ میری محبت کا گواہ ہے۔" وجاہت کی بات پر اس نے آنکھیں کھول دی تھیں۔ اس کے آنکھیں کھولنے پر وجاہت نے ڈبے میں سے دو کنگن نکالے تھے۔

"چادر کی آڑ میں اتنا بڑا کھیل کھیلتی رہی ہو وہ ہے تمہارا اپوزیشن۔"

"مجھے جو چیز پسند آتی ہے میں اسے حاصل کر کے رہتا ہوں۔"

اب مقدس نے پھر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا تھا جو اسے کنگن پہنا رہا تھا۔

"آج سے تمہارے لیے تمہارا باپ مر گیا۔" مقدس نے اپنے دونوں ہاتھ کھینچ کر کانوں پر رکھ لیے۔

"مقدس۔" وجاہت نے گھبرا کر اس کے سفید پڑتے چہرے کو دیکھا وجاہت نے اس کے دونوں ہاتھ کانوں سے ہٹا کر تھام لیے تھے۔ اس نے آنکھیں کھول دیں اور اپنے ہاتھ کھینچ کر جھٹکے سے اٹھی تھی۔ اس کے اٹھتے ہی دوپٹے میں لگے گھنگھرو اور کلائیوں میں پہنی چوڑیاں ایک دم بج اٹھی تھیں۔ وجاہت نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔ مقدس نے کھڑے ہو کر ایک نظر کمرے کو دیکھا جہاں ہر طرف گلاب کے پھولوں کی لڑیاں لٹک رہی تھیں۔ اس نے بیڈ پر لگی پھولوں کی لڑیوں کو ایک ایک کر کے نوچنا شروع کر دیا پھر دیواروں پر لگی لڑیوں کو۔ کچھ ہی لمحوں میں اس نے خوب صورتی سے سجے کمرے کو تہس نہس کر کے رکھ دیا تھا۔ پھر اس نے ایک نظر وجاہت کی طرف دیکھا جس کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔

"مجھے ذلیل کر کے میرے ماں باپ کی نظروں میں گرا کر کیا ملا تمہیں۔" وہ رونے لگی تھی۔ کب سے ماؤف ہوئے اس کے حواس کام کرنے لگے تھے۔ روتے روتے اچانک اس نے قریب رکھے کرسٹل کے قیمتی اور نازک ڈیکوریشن پیسز کو ہاتھ مار کر گرا دیا تھا۔

"آپ کیا سمجھتے ہیں شادی کر کے آپ نے مجھے جیت لیا غلط فہمی ہے آپ کی۔" مقدس نے وجاہت کو دیکھ کر کہا جس کے چہرے پر اذیت کے آثار بہت نمایاں تھے۔ اسے عجیب سی خوشی ہوئی تھی۔ وجاہت نے قدم اس کی طرف بڑھائے تو اس نے ٹوٹے ہوئے کانچ کے ٹکڑے ہاتھوں میں پکڑ لیے کوئی کانچ شاید اسے چبھ گیا تھا وہاں سے خون بہنے لگا تھا۔ وجاہت ایک دم آگے بڑھا تھا۔

"مقدس یہ کیا پاگل پن ہے۔" وجاہت نے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن اس نے ہاتھ پیچھے کر لیا۔

"ہاتھ نہیں لگانا۔" اس نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"نہیں لگاتا ہاتھ مگر انہیں چھوڑ دو۔" وجاہت کے کہنے پر اس نے ٹکڑے گرا دیے۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ہم کل بات کریں گے۔ تم چینج کر لو۔ یہ ڈریسنگ روم ہے۔" وجاہت نے بائیں طرف بنے دروازے کی طرف اشارہ کیا تھا وہ جلدی سے اٹھ کر اس دروازے میں داخل ہو گئی اور دروازہ لاک کر دیا۔ اس نے ایک نظر کمرے کو دیکھا جو چھوٹا تو تھا پر وہ با آسانی وہاں سو سکتی تھی۔ اس کے جانے کے بعد وجاہت نے ارد گرد بکھرے پھولوں کو دکھ سے دیکھا تھا وہ جانتا تھا وہ ناراض ہو گی لیکن وہ اس سے اس رد عمل کی امید نہیں رکھتا تھا۔ وہ جھک کر کانچ سمیٹنے لگا۔

☼ ☼ ☼

دروازے پر دستک سے اس کی آنکھ کھلی تھی۔

ایک منٹ کے لیے وہ سمجھ نہیں سکی وہ کہاں ہے۔

"مقدس۔" باہر سے آتی وجاہت کی آواز پر اسے سب یاد آگیا وہ کہاں ہے۔

"مقدس دروازہ کھولو۔" اب دستک کے ساتھ آواز بھی دی گئی تھی۔ مقدس نے اٹھ کر لاک کھول دیا تھا۔ وہ رات والے کپڑوں میں باہر کھڑا تھا۔

"دادی ماں آرہی ہیں ان کے سامنے کوئی ایسی ویسی حرکت مت کرنا۔" مقدس کو دیکھتے ہی اس نے جلدی سے کہا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر کیا اور خود ڈریسنگ روم میں گھس کر دروازہ لاک کر دیا۔ ایک منٹ کے لیے وہ ہکا بکا رہ گئی۔ پانچ منٹ بعد وہ باہر تھا اب اس کے کپڑے چینج تھے۔

"تم ابھی تک ایسی ہی کھڑی ہو۔" وہ اس سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے رات کو ان کے درمیان کچھ بھی نہ ہوا ہو۔ دروازے پر دستک سن کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"دادی ماں آئیں۔" اس نے سر جھکا کر ان سے پیار لیا تھا۔

"مقدس کیسی ہو بیٹا۔" مقدس نے شرمندہ ہو کر انہیں دیکھا۔ پتہ نہیں کیوں ان کا میٹھا لہجہ ہر بار اسے شرمندہ کر دیتا تھا وہ آگے بڑھی اور اسی طرح سر ان کے آگے جھکا دیا جیسے وجاہت نے کیا تھا۔ انہوں نے اسے گلے لگا کر اس کا ماتھا چوم لیا۔

"اپنے گھر میں پہلا دن مبارک ہو اب تم دونوں نیچے آجاؤ ناشتا تیار ہے۔" آمنہ خاتون نے ان دونوں سے کہا۔

آمنہ خاتون کے جاتے ہی وہ ڈریسنگ روم میں گھس گئی۔ جب وہ باہر نکلی تو وہ دروازے کے پاس کھڑا اسی کا انتظار کر رہا تھا اس کو دیکھ کر وہ باہر نکل گیا وہ اس کے پیچھے چل دی۔ ڈائننگ روم میں وہ دونوں آگے پیچھے داخل ہوئے تھے۔ وسیع و عریض ڈائننگ روم میں صرف دو افراد بیٹھے تھے اس کے سلام پر بڑا بھرپور جواب آیا تھا وجاہت نے پہلے اس کے لیے کرسی پیچھے کی تھی اس کے بیٹھتے ہی وہ ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"مقدس یہ وجاہت کے ڈیڈی یعنی تمہارے سسر ہیں تم انہیں جانتی ہو گی۔" دادی ماں کے تعارف کروانے پر اس نے وجاہت کے سامنے بیٹھے اپنے سسر کو دیکھا۔ ناشتے کے دوران وحید یزدانی، وجاہت سے آفس کے بارے میں بات کرتے رہے جبکہ وہ خاموشی سے جوس پینے میں مصروف تھی اسے ان کی باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

"وجاہت ولیمہ کل ہے اور تقریباً ساری تیاری مکمل ہے کارڈز آگئے ہیں تم کچھ کارڈ مقدس کے پیرنٹس کو بھجوا دو تاکہ انہوں نے جن کو انوائٹ کرنا ہو انہیں کر لیں۔" وحید یزدانی کے کہنے پر وجاہت نے سر ہلایا تھا۔

"اور مقدس بیٹا ویسے تو ہر چیز موجود ہے لیکن اگر کوئی چیز تم اپنی پسند سے لینا چاہتی ہو تو شاپنگ کر لینا۔" اب انہوں نے مقدس سے کہا تھا۔

"جی۔" اس نے جوس کا گلاس نیچے رکھ دیا تھا۔ وجاہت کے جاتے ہی وحید یزدانی بھی اٹھ گئے تھے۔

"مقدس تمہاری ماما نے صبح تمہارے لیے کچھ کپڑے بھجوائے ہیں وہ میں تمہارے روم میں بھجوا دیتی ہوں۔" "جی۔" وہ صرف سر جھکا کر یہی کہہ سکی۔ آمنہ خاتون نے غور سے مقدس کا چہرہ دیکھا جس نے آج بھی نماز کے اسٹائل میں دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا۔ چہرہ ہر قسم کے میک اپ سے عاری تھا۔ کلائیاں بھی خالی تھیں۔ وہ اسے کہنا چاہتی تھیں۔ لیکن پھر کچھ سوچ کر چپ ہو گئیں۔

"بیٹا تم جاؤ اپنے کمرے میں آرام کرو۔" ان کے کہتے ہی وہ جلدی سے اٹھی تھی۔ ڈائننگ روم سے نکل کر وہ کمرے میں آگئی کمرے کی جو حالت اس نے رات کو کی تھی اس کے آثار بہت کم تھے۔ شاید رات کو اس نے صاف کر دیا تھا۔ اس نے ڈریسنگ روم میں آکر دروازہ لاک کر دیا۔ اب بھی اس کے جاگے ہوئے تھی۔ رات کو ٹھیک طرح سے نہیں سوئی تھی سو اس کی آنکھیں بند ہونے لگی تھیں۔ شام کو اس کی

آنکھ کھلی تو وہ باہر نکل آئی کمرہ بالکل خالی تھا اس نے سامان کھنگال کر کسی چیز کو تلاش کیا تھا۔ آخر اسے مطلوبہ چیز نظر آگئی تھی وہ تیزی سے فون کی طرف بڑھی تھی۔ کچھ دیر بعد دوسری طرف سے فون اٹھا لیا گیا تھا۔

"ماما۔" وہ بے تابی سے بولی تھی۔

"مقدس تم۔۔۔ خیریت تھی۔" وہ جتنی بے تابی سے بولی تھی وہاں سے اتنی لاتعلقی کا مظاہرہ ہوا تھا۔

"جی۔" اس کی آواز خود بخود دھیمی پڑ گئی تھی۔

"کوئی کام تھا۔" مقدس نے حیرت سے ان کی بات سنی تھی۔

"نہیں بس ایسے ہی۔" ساتھ ہی اس نے فون بند کر دیا۔ کتنی دیر وہ ایسے ہی بیٹھی رہی پھر اس نے آنکھوں میں آئے آنسو صاف کر دیے۔ نماز پڑھنے کے بعد جب دعا کے لیے اس نے ہاتھ اٹھائے تو آنکھیں بند کر کے کتنی دیر تک وہ یہی سوچتی رہی کہ اب کیا مانگوں۔ جب کچھ نہ سوجھا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اسے جھٹکا لگا تھا۔ اس کے بالکل سامنے بیٹھا وجاہت بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ پتہ نہیں کب اندر آیا تھا۔

"تم جانتی ہو مقدس تم بالکل اپنے نام کی طرح لگتی ہو تمہیں دیکھ کر ہی پاکیزگی کا احساس ہوتا ہے۔ جب میں امریکہ میں اے لیول کر رہا تھا تب میں وہاں اسلامک سینٹر جایا کرتا تھا وہاں ایک بار میں نے سنا تھا کہ ایمان کے بعد نیک بخت بیوی سے زیادہ کوئی نعمت نہیں۔ جب میں نے پہلی بار تمہیں دیکھا تھا تو مجھے لگا تم وہی ہو جس کی مجھے تلاش تھی۔" اس نے اب بھی اسے اپنی نظروں کی گرفت میں لے رکھا تھا۔ مقدس نے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا جو بہت پیار سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اسے اپنے گرد آگ پھیلتی محسوس ہونے لگی تھی۔

"آپ نماز پڑھتے ہیں۔" بس اچانک اس کے منہ سے نکل گیا۔ اس کی بات پر وہ مسکرا دیا۔

"الحمدللہ میں مسلمان ہوں نماز پڑھتا ہوں۔"

"حیرت ہے۔" مقدس طنزیہ مسکرائی پھر اس کی طرف مڑی "ابھی جو آپ کہہ رہے تھے ایسی ہی بیوی آپ کی خواہش تھی کبھی آپ نے اپنے گریبان میں جھانکا ہے کہ آپ اگر نیک بیوی خواہش کرتے ہیں تو کیا اس لڑکی کی ایسی خواہش نہیں ہو سکتی آپ نے اپنی خواہش پوری کر لی کبھی آپ نے سوچا میری بھی کوئی خواہش ہو سکتی ہے۔ آپ جیسے آدمی کے بارے میں میں مر کر بھی نہیں سوچ سکتی تھی۔ لیکن پتہ نہیں میرے کس گناہ کی سزا کے طور پر آپ مجھے ملے ہیں۔" اس نے نفرت سے وجاہت کے سیاہ پڑتے چہرے کو دیکھا تھا۔

"میں ہمیشہ سوچتی تھی اگر میں ایسی ہوں تو جس کی پسلی سے مجھے تخلیق کیا گیا ہے وہ مجھ سے زیادہ اچھا ہو گا لیکن آپ کو دیکھتی ہوں تو مجھے خود سے نفرت ہونے لگتی ہے۔ اس وقت سے نفرت ہونے لگتی ہے جب میں آپ سے ملی تھی۔ آپ خود کو پاکیزہ بیوی کا حقدار سمجھتے ہیں جبکہ آپ اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے چکے ہیں پتا نہیں کتنی لڑکیوں سے آپ کے افیئرز ہیں آپ کو خود سے نفرت محسوس نہیں ہوتی۔" مقدس نے سوالیہ نظروں سے ساکت کھڑے وجاہت سے پوچھا۔

"آپ کو نہیں ہوتی پر مجھے آپ سے نفرت محسوس ہوتی ہے۔ خودکشی اور قتل دونوں حرام ہیں ورنہ میں ان میں سے ایک کام ضرور کرتی۔ قابل نفرت ہیں آپ، آپ نے کیا سمجھا اپنی دولت اور خوب صورتی سے دوسری لڑکیوں کی طرح مجھے بھی متاثر کر لیں گے۔ ناممکن، آپ نے مجھے حاصل کیا ہے میری مجبوری کا فائدہ اٹھا کر جیت تو آپ کی تب ہوتی جب آپ مجھے پاتے میری مرضی سے اور اب یہ ناممکن ہے کہ کبھی میں آپ سے محبت کروں۔" اس نے نفرت بھری نظروں سے وجاہت کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔ جہاں دکھ و حیرت، صدمہ، تکلیف کئی احساس جمع تھے۔ وہ ایک جھٹکے سے مڑی اور باہر نکل گئی۔ ہمیشہ اس کے ساتھ ایسا ہوتا تھا۔ وہ غصے میں نتائج سے بے پرواہ ہو جاتی تھی۔ اب بھی اس نے ایک بار بھی نہیں

سوچا تھا اتنی بے عزتی پر وہ تین لفظ اس کے منہ پر مار کر اسے نکال سکتا ہے۔

رات کو جب وہ دوبارہ کمرے میں آئی تھی تو وجاہت وہاں موجود نہیں تھا۔ اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔ وجاہت کو تکلیف دے کر اسے بہت خوشی ہوئی تھی۔ آج کئی دنوں کی بھڑاس اس نے اس شخص پر نکالی تھی جو اس کا ذمہ دار تھا۔ اسے عجیب سا سکون ملا تھا۔ اس نے مسکرا کر مرجھائے ہوئے پھولوں کو دیکھا تھا۔

سکون تھا اسی لیے لیٹتے ہی اس کو نیند آنے لگی تھی۔ دھماکے کی آواز پر وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی۔ لائٹ آن ہوتے ہی سارا ڈریسنگ روم روشن ہو گیا تھا۔ دروازے میں وجاہت کھڑا تھا جس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر اسے لگا اس کا سانس ابھی بند ہو جائے گا۔ وہ اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر جھٹکے سے اس کا بازو پکڑ کر اسے کھڑا کیا تھا اور کھینچ کر کمرے میں لے آیا تھا۔

"یہ پھول دیکھ رہی ہو یہ میں نے تمہارے لیے سجائے تھے کب سے میں اس وقت کا انتظار کر رہا تھا کہ تم آؤ کیا کمی ہے مجھ میں۔" اس نے قریب آ کر پوچھا تھا اس کا لہجہ اور قدم دونوں لڑکھڑا رہے تھے۔ مقدس نے ڈرتے ڈرتے اس کی طرف دیکھا ایک ناگوار بو اس کی ناک سے ٹکرائی تھی۔ اس نے پوری آنکھیں کھول کر وجاہت کے سرخ چہرے اور آنکھوں کو دیکھا تھا۔ جو احساس اسے ہوا تھا وہ اس پر یقین نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"آپ نے ڈرنک کی ہے۔" اسے اپنی آواز ہی اجنبی لگی تھی۔ "ہاں کیونکہ جو تم نے کہا میں اسے سچ ثابت کرنا چاہتا ہوں۔" مقدس بالکل ساکت ہو گئی تھی یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے زمین پر اس کے قدموں میں بیٹھ گیا۔ "میں جانتا ہوں تم مجھے پسند نہیں کرتیں۔ نہ کرو۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ میرے لیے یہ بہت ہے۔ لیکن یہ مت کہو کہ تم۔ تم مجھ سے نفرت کرتی ہو مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔" اس نے سر اٹھا مقدس کو دیکھا اس نے جیسے کچھ سنا ہی نہیں تھا۔ صرف اتنا پتہ تھا وہ شخص شراب بھی پیتا ہے۔ مقدس نے تکلیف محسوس کی تھی۔ وہ ایک دم اپنا ہاتھ چھڑا پیچھے ہٹی تھی۔

"آپ انتہائی برے انسان ہیں میرے اندازے سے بھی زیادہ مجھے گھن آ رہی ہے آپ سے۔" مقدس نے نفرت سے زمین پر گرے وجاہت کو پھر ایک دم مڑی اور جلدی سے ڈریسنگ روم میں داخل ہو کر دروازہ لاک کر دیا اور دروازے سے ٹیک لگا زمین پر بیٹھ گئی اور پھر دونوں ہاتھوں میں منہ چھپا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

آنکھ کھلتے ہی اس نے خود کو زمین پر لیٹا پایا تھا۔ نے بند آنکھوں کو بہت مشکل سے کھولا اس کا بھاری ہو رہا تھا۔ اس نے بیٹھتے ہوئے دونوں ہاتھوں میں اپنا سر گرا لیا۔ "میں زمین پر کیا کر رہا ہوں۔" نے سوچا پھر رات کی باتیں آہستہ آہستہ اس کے ذ میں آنے لگیں کل مقدس کی باتوں سے وہ بہت ڈسٹرب ہو گیا تھا۔ پارٹی میں بھی کبھار وہ ایک آدھ پیگ پی لیتا تھا۔ لیکن کل تو اس نے حد کر دی تھی پتہ نہیں اس نے نشے میں کیا کیا کہہ دیا تھا۔

"مقدس۔" اس نے ایک دم سر اٹھا کر اسے ڈھونڈا تھا۔ وہ ایک دم اٹھا لیکن اس کا سر چکرا گیا۔ سب سے پہلے باتھ روم میں گیا کافی دیر نہانے کے بعد اسے اپنی طبیعت کچھ ٹھیک لگی۔ وہ باہر آ گیا۔ اس نے ڈریسنگ روم کا دروازہ بجایا ایک بار دو بار بار بار اسے دس منٹ ہو گئے تھے لیکن دروازہ نہیں کھلا تھا اسے اب گھبراہٹ ہونے لگی۔ اس نے سائیڈ ٹیبل سے چابیاں نکالیں تین چابیاں ٹرائی کرنے کے بعد چوتھی چابی سے دروازہ کھل گیا وہ بالکل سامنے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ بے تابی سے اس طرف بڑھا۔

"مقدس۔" اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے اس نے اسے پکارا۔ اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں شاید

رات روتی رہی تھی وجاہت نے بہت دکھ سے دیکھا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا وہ اس بات کو اتنا لے گی۔

"مقدس! میری طرف دیکھو پلیز پتہ نہیں کیوں ایسا ہے۔ میں تمہیں خوشیاں دینا چاہتا ہوں لیکن دکھ کی وجہ میں بن جاتا ہوں میں بالکل بھی ایسا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن پتہ نہیں میں کیسے۔ میں تمہارے لیے خود کو بدل لوں گا' پلیز مقدس کچھ تو بولو برا ہی کہہ لو۔ تمہیں میرا ڈرنک کرنا برا لگا میں کرتا ہوں آئندہ ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا۔ آئی سوری کچھ تو بولو۔" اب مقدس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"آپ مجھے چھوڑ دیں میں آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی' ایک پل کے لیے بھی نہیں۔" جب وہ بولی اس کی آواز پر سکون تھی وجاہت نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔ پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھا۔

"سوری تم کچھ اور مانگتیں تو میں ضرور دیتا لیکن یہ تمہیں نہیں دے سکتا۔" اب وجاہت کی آواز سختی نمایاں تھی۔

"کیوں' کیوں نہیں دے سکتے جب میں آپ کے ساتھ رہنا ہی نہیں چاہتی تو کوئی زبردستی ہے۔" وہ چیخ رہی تھی۔ وجاہت کچھ کہے بغیر دروازے کی طرف مڑا اور وہ دوڑ کر اس کے پیچھے آئی تھی۔

"آپ ایسے نہیں جا سکتے آپ کو مجھے چھوڑنا ہو گا مزید اس جہنم میں آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔" وجاہت نے ایک نظر مقدس کو دیکھا جو اسے رہی تھی۔

"دل تو چاہتا ہے تمہیں اس بدتمیزی کا مزا چکھا دوں میں تم پر سختی نہیں کرنا چاہتا اور تم بھی مجھے اس کے لیے مجبور مت کرو۔" اس نے کہا اور بازو سے پکڑ کر اسے سائیڈ پر کر دیا اور باہر نکل گیا۔ مقدس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس شخص کا گلا دبا دے۔

☼ ☼ ☼

ناشتہ کرنے کے بعد آمنہ خاتون اسے اپنے کمرے میں لے آئی تھیں۔ وہ اس سے وجاہت کے بچپن کی باتیں کرنے لگیں جنہیں وہ بہت بے دھیانی سے سن رہی تھی۔ وہ صرف اس وقت کا انتظار کر رہی تھی جب وہ اپنے گھر ہو گی اپنے ماما اور پاپا کے پاس۔ اب تو وہ کسی صورت میں بھی اس شخص کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی۔ جس میں اتنی بری عادتیں تھیں۔ رات کو وجاہت کو اس حالت میں یاد کر کے اس نے بے ساختہ جھرجھری لی تھی حالانکہ آج اس نے وعدہ کیا تھا۔ پتہ نہیں کیوں اسے یقین بھی تھا وہ چھوڑ دے گا لیکن پھر بھی وہ اس کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تھی۔

"مقدس۔" وہ چونکی۔ "بیٹا میں کل بھی تم سے کہنا چاہتی تھی۔ لیکن نہیں کہا۔ بیٹا تم اتنی بڑی چادر ہر وقت گھر میں لے کر رکھتی ہو باہر جاؤ تو ضرور لو تمہیں کوئی منع نہیں کرے گا لیکن بیٹا گھر میں تو کوئی ایسا نہیں جس سے تم پردہ کرو۔ میں وجاہت اور تمہارے سسر ہیں۔ تمہارے آنے سے پہلے وجاہت نے گھر میں جتنے بھی آدمی ملازم تھے خانساماں دو اور آدمی تھے سب کو فارغ کر دیا تھا۔ تاکہ تمہیں کوئی پرابلم نہ ہو۔ اب گھر میں صرف دو عورتیں ہیں اور باہر مالی۔ گن مین اور بشیر ہے۔ جو دوسرے کام کرتا ہے۔ بیٹا تم اندر رہو تو نارمل حلیے میں رہو۔ اب یہی تمہارا گھر ہے یہاں تم آزادی سے پھر سکتی ہو۔" ان کی بات سن کر وہ دل میں ہنسی تھی۔

"یہ میرا گھر نہیں ہے۔" "ایک بات اور۔" آمنہ خاتون کی گفتگو کے دوران مقدس نے پہلی بار نظر اٹھا کر انہیں دیکھا تھا۔

"بیٹا اب تم شادی شدہ ہو۔ پہلے کی بات اور تھی۔ لیکن اب اپنے شوہر کے لیے تھوڑا سنگھار کرنا تمہارا فرض ہے۔ ابھی بھی تم ان کپڑوں میں نیچے آ گئی ہو جن میں شاید تم سوئی تھیں۔" انہوں نے اس کے شکن آلود کپڑے دیکھ کر کہا تو ایک پل کے لیے وہ شرمندہ ہو گئی تھی۔

"آج تمہاری شادی کو دوسرا دن ہے میک اپ تو دور کی بات ہے۔ زیور کے نام پر ایک انگوٹھی تک تم

UrduPhoto

نے نہیں پہنی۔ اب جب میں تمہیں دیکھوں تو زیور میں دیکھوں۔ وجاہت نے منہ دکھائی پر تمہیں کنگن دیے تھے؟" انہوں نے اس کو دیکھ کر پوچھا۔

"جی۔"

"تو پہنو اور جو رنگ میں نے پہنائی تھی وہ بھی پہنی رہا کرو۔ میری بات کا برا تو نہیں مانا تم نے۔" اسے خاموش دیکھ کر انہوں نے پوچھا تھا پتہ نہیں کیوں ان کے اتنے پیار بھرے انداز پر وہ ہمیشہ بے بس ہو جاتی تھی۔ "نہیں دادی ماں۔" وہ مسکرائی تھی۔

☼ ☼ ☼

بیوٹی پارلر سے تیار ہو کر وہ وجاہت کی کزن وجیہہ کے ساتھ سیدھی ہوٹل پہنچی تھی جہاں اس کا پہلا سامنا وجاہت سے ہوا تھا۔ اس کی پرشوق نظروں کو خود پر محسوس کر کے اس کا منہ کڑوا ہو گیا تھا۔ "لیکن صرف آج اسے برداشت کرنا ہے۔" اس نے خود کو تسلی دی تھی۔ وجاہت کی ہمراہی میں اس نے اندر قدم رکھا تھا۔ ہر کسی نے ان کو سراہا تھا۔ لوگ ان کی جوڑی کو چاند سورج کی جوڑی سے تشبیہ دے رہے تھے۔ وہ جانتی تھی وہ اچھی لگ رہی ہے۔ پہلے دن کی طرح آج بھی گولڈن لہنگے اور ڈھیر سارے زیورات میں جب اس نے آئینے میں خود کو دیکھا تو حیران رہ گئی تھی۔ ہر زبان سے اس نے اپنے لیے تعریف سنی تھی۔ لیکن اسے کوئی چیز اچھی نہیں لگ رہی تھی۔ ماما پاپا اور حیان کو دیکھ کر وہ پہلی بار مسکرائی تھی۔ بھی کئی فلیش چمکے تھے اس کے برعکس ماما پاپا کا رویہ کافی روکھا تھا۔ ندا اور ملائکہ کے آنے پر اس کا موڈ کچھ بہتر ہوا تھا۔ ندا کی کسی بات پر وجاہت نے قہقہہ لگایا تھا تو وہ بھی مسکرا دی تھی۔ رسم کے مطابق آج اسے ماما پاپا کے ساتھ جانا تھا۔ گاڑی کے پاس پہنچنے پر دادی ماں بھی آ گئی تھیں۔

"اچھا بیٹا اب ہم کل تمہیں لینے آئیں گے۔"

"دادی ماں میں کچھ دن رہوں گی۔" اس کی بات پر آمنہ خاتون نے وجاہت کو دیکھا جو الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمہاری مرضی۔" جب وہ بولیں تو ان کی آواز کافی بجھی ہوئی تھی۔ وہ وجاہت کو دیکھے بغیر اور دادی ماں سے ملے بغیر کار میں بیٹھ گئی تھی۔ سارا راستہ اس نے سرشاری کی کیفیت میں گزارا تھا۔ گھر آ کر پاپا اسے دیکھے بغیر اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔ جبکہ وہ سیدھی اپنے کمرے میں آ گئی تھی۔ میک اپ اور زیورات سے نجات حاصل کرنے کے بعد آج اس نے سکون محسوس کیا تھا وہ بہت خوش تھی۔ کافی دیر گزرنے کے بعد بھی جب ماما اس کے کمرے میں نہیں آئیں تو وہ سونے لیٹ گئی۔ کافی دنوں بعد وہ پرسکون نیند سوئی تھی اگلے دن ندا چلی آئی لیکن عائشہ ایک بار بھی نہیں آئی تھی۔

"بہت اچھی لگ رہی ہو۔" ندا نے ایک نظر اس کے کان میں چمکتے ڈائمنڈ ٹاپس کو دیکھ کر کہا تھا۔

"اچھا۔" وہ مسکرا دی۔

"کیا تم خوش ہو۔" ندا نے سوال کیا۔

"ندا میں خوش نہیں ہوں میں تو صرف اپنے گھر آنے پر خوش ہوں۔ ورنہ وہ شخص تکلیف کے علاوہ کسی کو اور کیا دے سکتا ہے۔" ندا اب حیران ہوئی تھی۔

"تو کیا۔ وہ میرا مطلب ہے انہوں نے تمہارے ساتھ کوئی بدتمیزی کی ہے" ندا نے کچھ جھجکتے ہوئے پوچھا تھا اس کی بات کا مطلب سمجھ کر مقدس نظریں چرا گئی تھی۔

"نہیں لیکن میں نے سوچا ہے میں اب وہاں نہیں جاؤں گی۔"

"کیوں۔" ندا نے گھبرا کر اس کی شکل دیکھی تھی مقدس چاہ کر بھی ندا کو کچھ نہیں بتا سکی۔

"وجہ تو بہت سی ہیں لیکن بس میں اب اور وہاں نہیں رہ سکتی۔" مقدس کے فیصلہ کن انداز پر ندا نے نہ سمجھنے والے انداز میں اسے دیکھا تھا۔ "مقدس بعض اوقات تمہیں سمجھنا بہت مشکل ہو جاتا ہے" کی بات پر وہ صرف مسکرائی تھی۔

☼ ☼ ☼

"مقدس اب تک گئی کیوں نہیں۔" افتخار رضا کی آواز پر دستک کے لیے اٹھا اس کا ہاتھ وہیں رک گیا

"اب آئی ہے تو کچھ دن رہے گی۔" صالحہ بیگم نے کہا تھا۔

"ان لوگوں کا کوئی فون آیا۔"

"نہیں۔" اب صالحہ بیگم کی ہلکی آواز آئی تھی۔

"یوں اس امیرزادے کے سر سے محبت کا بھوت اترا ہے یا تمہاری بیٹی کی عقل ٹھکانے آ گئی ہے۔" افتخار رضا کی طنزیہ آواز پر باہر کھڑی مقدس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔

"دو دن ہو گئے ہیں اسے کہو اب جائے اپنے گھر بیاہ رکھا ہے تم دیکھنا وہ کتنی جلدی اسے نکالتا ہے سے ظاہر ہونا شروع ہو گیا ہے۔"

"افتخار آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں وہ ہماری بیٹی ہے اور یہ اس کا بھی گھر ہے کچھ دن رہ لے گی تو کیا گا اور آپ بھی فضول وہم نہ پالیں۔"

"میں کیوں وہم پالنے لگا بس تم اس سے کہو آج چلی جائے مجھے یہاں نظر نہ آئے۔ اس لڑکے سے کہو لے جائے جس کے لیے اس نے ہمیں بے کروا دیا۔" مزید باتیں سننے کا اس میں حوصلہ تھا۔ وہ انہیں قدموں سے لوٹ آئی تھی وہ تو آج سب بتانے آئی تھی۔ لیکن پاپا کا دل اس قدر گیا تھا کہ وہ اسے معاف کرنے کو ہی تیار نہ

"یہ میرا گھر نہیں جہاں میں پورے مان سے شادی کرتے ہی میرا حق ختم ہو گیا تو کیا اب وہ مجھے میں اپنا سمجھتی ہی نہیں۔" وہ تو سب سمجھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو کمرے میں چکر لگانے لگی۔ "اور وہ شخص جو پاگل ہو رہا ہے یہ سب کچھ اسی کی وجہ سے جانے کیوں اسے وجاہت پر بہت غصہ آیا تھا۔

"اب میں کیا کروں۔" وہ روتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئی۔ وہ فون کر کے یہ بھی نہیں کہہ سکتی تھی مجھے لے جائیں کس حق سے وہ کہتی اگر وہ نہ آیا تو وہ گھبرا کر کھڑی ہو گئی تھی۔

کھانا کھاتے ہوئے اس نے چور نظروں سے افتخار رضا کو دیکھا جو اس سے لاتعلق ہو کر پوری سنجیدگی سے کھانا کھا رہے تھے وہ کھانا بھی ٹھیک طرح سے نہیں کھا رہی تھی فون کی بیل پر صالحہ بیگم نے فون اٹھایا تھا۔

"مقدس تمہارا فون ہے۔" وہ حیرانی سے اٹھی تھی دوسری طرف سے دادی ماں کی آواز سن کر اسے لگا تھا وہ پھر جی اٹھی ہے۔

"جیتی رہو۔" اس کے سلام کے جواب میں انہوں نے کہا تھا۔

"بیٹا کیا پروگرام ہے تمہارا اب تمہیں لینے آ جائیں۔ دو دن سے اس لڑکے نے میرا سر کھا رکھا ہے فون کریں میں نے کہا بھی خود کر لو اب بھی میرے پاس بیٹھا ہے لو بات کر لو۔"

"وعلیکم اسلام کیسی ہو۔" وجاہت کے پوچھنے پر اس کا دل چاہا کھری کھری سنا دے لیکن خاموش رہی۔

"میں اور دادی ماں تمہیں بہت مس کر رہے ہیں۔"

"سیدھی طرح کے تیور لول نہیں لگ رہا تھا۔" اس نے دادی ماں کی آواز سنی تھی۔ وہ ہنسا تھا۔

"میں تمہیں لینے آ جاؤں؟" وجاہت نے پوچھا تھا اس نے ایک نظر سامنے بیٹھے افتخار رضا کو دیکھا جن کی نظریں کھانے پر تھیں لیکن دھیان اسی کی طرف تھا۔ پھر صالحہ بیگم کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔

"جی۔" اس نے اتنا کہہ کر فون رکھ دیا تھا۔

"ماما وجاہت آ رہے ہیں میں جا رہی ہوں۔" اس نے مخاطب ماں کو کیا تھا لیکن دیکھا باپ کو تھا۔ کمرے میں آ کر اس نے سامان بیگ میں رکھا اور وجاہت کے

آنے کا انتظار کرنے لگی۔

"مقدس!" اپنے پیچھے اس نے صالحہ بیگم کی آواز سنی تو فوراً مڑی۔

"بیٹا کچھ دن اور رہ جاتیں۔" انہوں نے اس سے نظریں ملائے بغیر کہا تھا۔

"ماما میں رہنا تو چاہتی تھی لیکن دادی ماں اداس ہو گئی ہیں۔" اس نے مسکرا کر کہا تھا۔

"مقدس وہ۔۔۔ وجاہت تمہارے ساتھ ٹھیک ہے۔" مقدس نے ان کی طرف دیکھا جو بڑے غور سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔ تبھی دروازے کے قریب اس نے سایہ دیکھا تھا وہ جانتی تھی یہ سایہ کس کا ہو سکتا ہے۔

"جی ماما! وجاہت بہت اچھے ہیں بلکہ وہاں سب بہت اچھے ہیں۔" اس نے لہجے میں بشاشت پیدا کر کے کہا تھا تب وہ سایہ وہاں سے ہٹ گیا تھا۔ "اپنا بھرم رکھنا پڑتا ہے بعض دفعہ۔" اس نے آنکھیں جھکا کر سوچا۔

"پاپا میں بھی آپ کی بیٹی ہوں۔ آپ مجھے نہیں رکھنا چاہتے تو نہ سہی میں بھی اب آپ کو کچھ نہیں بتاؤں گی۔"

صالحہ بیگم نے اسے پکارا تھا "بیٹیاں اپنے گھروں میں بستی اچھی لگتی ہیں، جب آپ کے نام کے ساتھ شوہر کا نام جڑ جاتا ہے تو وہی آپ کی پہچان اور حوالہ بن جاتا ہے۔ اس کے بغیر کچھ بھی نہیں رہتا۔ تم میری بات سمجھ رہی ہو نا۔"

"جی۔" مقدس نے مسکرا کر کہا۔ "بجو وجاہت بھائی آئے ہیں۔"

"کہاں ہے۔" صالحہ بیگم جلدی سے مڑی تھیں۔

"باہر کھڑے ہیں۔"

"بے وقوف اسے اندر بلانا تھا۔"

"وہ بلانے سے منع کیا ہے۔" خیان کی بات پر صالحہ بیگم وہیں رک گئی تھیں جبکہ مقدس بیگ اٹھا کر تیزی سے باہر نکلی تھی۔ کسی سے ملے بغیر۔ باہر آ کر وہ گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھ گئی تھی۔ اس کے بیٹھتے ہی اس نے گاڑی اسٹارٹ کر دی تھی۔ موڑ کاٹ کر اس نے مقدس کا چہرہ دیکھا۔ "لگتا ہے میرے بغیر کافی اداس رہی ہو اسی لیے چہرہ اترا ہوا لگ رہا ہے۔"

وجاہت کے کہنے پر اس نے اس کی طرف غور سے دیکھا تھا جہاں مسکراہٹ تھی۔ اتنی بے عزتی پر بھی اس کے ماتھے پر ایک شکن بھی نہیں تھی۔ اگر پاپا کی بات کا اس نے برا بھی مانا تھا تو اس نے اس پر ظاہر نہیں کیا تھا۔ وہ اندر ہی اندر شرمندہ ہوئی۔

"اچھا لگ رہا ہوں نا۔" اس نے خود پر اس کی نظریں محسوس کر کے کہا تھا اس نے منہ دوبارہ کھڑکی کی طرف موڑ لیا تھا۔ "کچھ کہو گی نہیں۔" اسے خاموش دیکھ کر اس نے کہا تھا لیکن وہ باہر دیکھتی رہی۔

"میں نے یہ دو دن کیسے گزارے ہیں نہ پوچھو۔" اس نے ٹھنڈی آہ بھری تھی۔ ساری رات تم کو یاد کرتا رہا۔ میں تمہیں بتا نہیں سکتا میرا کیا حال رہا ہے۔ میری شکل دیکھو کیسی ہو گئی ہے۔ دادی ماں بھی کہہ رہی تھیں میرے بچے کا اتنا سا منہ نکل گیا ہے۔" اس کی آواز میں شامل ہنسی اور شرارت کو وہ صاف محسوس کر سکتی تھی۔ لیکن وہ اب بھی چپ رہی تھی۔ گھر پہنچ کر وہ سب سے پہلے دادی ماں سے ملی ان کے پاس کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ کمرے میں آ گئی اندر قدم رکھتے ہی اسے جھٹکا لگا تھا بیڈ کے بالکل اوپر دیوار پر اس کی انلارج تصویر لگی ہوئی تھی جو شادی والے دن کی تھی جس میں اس کی آنکھیں کچھ جھکی اور کچھ اٹھی ہوئی تھیں۔ تصویر اتنی خوب صورت آئی تھی کہ وہ حیران رہ گئی تھی۔ ایک اور انلارج تصویر بیڈ کے بالکل سامنے تھی جہاں وہ مسکرا رہی تھی جبکہ وجاہت ہنس رہا تھا۔ تصویر اتنی بھرپور اور خوب صورت تھی کہ وہ کتنی دیر تک دیکھتی رہی تھی۔ یہ تصویر دلچسپ کی تھی جب کسی بات پر وہ مسکرائی تھی اور وجاہت ہنسا تھا اس کے کمرے میں جا بجا اس کی تصویریں لگی تھیں سائیڈ ٹیبل پر ان دونوں کی اکٹھی تصویر تھی۔

"کیسی لگیں۔" ابھی وہ جائزہ لینے میں مصروف تھی جب اس نے پیچھے وجاہت کی آواز سنی تھی۔

مڑے بغیر ڈریسنگ روم میں داخل ہو گئی اور زور سے دروازہ بند کر دیا۔ وہاں وجاہت اور اپنی تصویر دیکھ کر اس نے عجیب سا محسوس کیا تھا لیکن وہ اس احساس کو کوئی نام نہیں دے پائی تھی۔

صبح جب وہ اٹھی تو کمرہ خالی تھا وجاہت وہاں نہیں تھا شاور لینے کے بعد اس نے دراز سے کنگن نکال کر پہنے اور وہ ڈائمنڈ رنگ جو دادی ماں نے اسے دی تھی۔ ہلکی سی لپ اسٹک بھی لگائی اور دوپٹے کو اچھی طرح اوڑھ لیا یہ سب کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے تھے۔ جب آپ کے اپنے آپ کو تنہا چھوڑ دیں اور اپنے بھی وہ جن کے لیے آپ نے خود کو قربان کر دیا ہو تو کتنی تکلیف ہوتی ہے وہ اسی تکلیف کو محسوس کر رہی تھی۔ اب یہاں رہنے کے لیے اسے دادی ماں کی خواہش کا احترام کرنا تھا لیکن اس شخص کے لیے اب بھی اس کے دل میں نفرت تھی۔ ناشتے کی میز پر دادی ماں نے مسکرا کر اس کی تیاری کو دیکھا تھا وجاہت موجود نہیں تھا وحید یزدانی کے پوچھنے پر وہ گھبرا گئی تھی۔

"وجاہت کا کوئی فون آ گیا تھا اس لیے وہ جلدی آفس چلا گیا ہے رات کو بھی دیر سے آئے گا۔" اس کے بولنے سے پہلے ہی آمنہ خاتون نے جواب دیا تھا۔

"ٹھیک ہے اماں میں بھی چلتا ہوں۔"

وہ ناشتے سے فارغ ہو کر دادی ماں کے پاس آ گئی۔ وہ اس سے وجاہت کی باتیں کرنے لگیں جنہیں وہ پہلے کے برعکس اب دھیان سے سن رہی تھی۔ دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد وہ دادی ماں کو سر درد کا کہہ کر اوپر اپنے روم میں آ گئی۔ کچھ دیر تو وہ ایسے ہی کمرے کا جائزہ لیتی رہی اچانک اس کی نظر وجاہت اور اپنی تصویر پر پڑی تو اس نے جلدی سے نظروں کا زاویہ بدل لیا اور بک ریک میں سے ایک کتاب نکال کر پڑھنے لگی۔ شام کو اس نے شاور لے کر ڈارک پرپل سوٹ پہنا۔ سوٹ بہت خوب صورت تھا۔ شیشے کے آگے کھڑے ہو کر اس نے بال سلجھاتے ہوئے اپنے سراپے کا جائزہ لیا۔ بال گیلے ہونے کی وجہ سے اس نے کھلے چھوڑ دیے اور ٹی وی لگا کر کچھ دیر وہ اسے دیکھتی رہی پھر اس نے ایک نظر گھڑی کو دیکھا جو پانچ بجا رہی تھی۔ وہ ریلیکس ہو کر بیڈ پر لیٹ گئی۔ کیونکہ دادی ماں کے مطابق آج وجاہت کو لیٹ آنا تھا۔

جب وہ دروازہ کھول کر اندر آیا کمرے میں ٹی وی کی روشنی پھیلی تھی اس نے آگے بڑھ کر لائٹ آن کر دی مڑتے ہی وہ ساکت ہو گیا۔ مقدس بیڈ پر ترچھی لیٹی تھی۔ کچھ بالوں نے اس کے چہرے کو ڈھک رکھا تھا جبکہ کچھ پیچھے بکھرے تھے۔ اس نے حیرانی سے سر سے پیر تک مقدس کو دیکھا جس کے بال اس کے گھٹنوں کو چھو رہے تھے۔ وہ بے اختیار ہو کر اس کی طرف بڑھا اور ہاتھ سے اس کے بالوں کو چھوا۔ ایک بار دو بار تین بار پھر اس نے دھیرے سے اس کے چہرے پر آئے بالوں کو ہٹایا۔ اس کے بال ہٹانے پر وہ تھوڑا سا کسمسائی تھی۔ ڈارک پرپل کلر میں اس کا گورا رنگ دمک رہا تھا۔ اس نے بے اختیار اس کے ہاتھ کو چھوا تھا۔ عجیب سے احساس پر مقدس نے آنکھ کھولی تو اس نے وجاہت کو خود پر جھکا پایا جو والہانہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا وہ ایک دم اٹھی۔

"آپ۔۔۔ آپ کی ہمت کیسے ہوئی۔" غصے سے اس کی آواز کانپنے لگی تھی۔

"ہمت ہمت کی کیا بات کرتی ہو جان میری، تمہیں دیکھنا ہمت کا کام نہیں بلکہ تمہیں دیکھ کر خود پر قابو رکھنا ہمت کا کام ہے اور میری ہمت کی تم داد دو۔" اس نے اب بھی مقدس کو اپنی نظروں کی گرفت میں لے رکھا تھا۔

"تمہارے بال اتنے خوب صورت ہیں مجھے تو پتا ہی نہیں تھا۔" اس کے کہنے پر مقدس نے جلدی سے دوپٹہ سر پر لیا تھا۔ لیکن وہ پھر پھسل کر اتر گیا تھا۔ وجاہت نے بہت دلچسپی سے اس کے سرخ چہرے کو دیکھا۔ وجاہت اس کے قریب آیا تو وہ ایک دم پیچھے ہٹی۔

"آپ انتہائی۔۔۔" اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ اسے کیا کہے۔ وہ ہنس پڑا۔

UrduPhoto

"دادی ماں کہہ رہی تھیں تمہارے سر میں درد ہو رہا ہے کہو تو دبا دوں۔" اس نے شرارت سے اس کے بالوں کو چھوا تھا۔

"سر نہیں میرا گلا دبا دیں۔" اس نے پیچھے ہٹ کر غصے سے وجاہت کو دیکھا تھا اب وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا تھا۔

"تمہیں سیر کس نے بتایا ہے کہ تم غصے میں بہت خوب صورت لگتی ہو۔" وجاہت نے بہت پیار سے اس کے غصے سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا۔ "آپ بالکل پاگل ہیں۔" مقدس نے بے بسی سے کہا تھا۔ "پاگل بھی تمہارے لیے ہوں۔" بڑا بے ساختہ جواب آیا تھا۔

"آپ کس قسم کے انسان ہیں آپ پر کسی چیز کا اثر نہیں ہوتا۔" وہ کہتی ہوئی غصے سے باہر نکل گئی۔

★ ★ ★

کاش تو بھی ہو سراپا جستجو میرے لیے
تو پھرے دیوانگی میں چار سو میرے لیے
میں سمندر کی طرح خاموش بیٹھوں منتظر
تو چلے کوہسارے مثل آب جو میرے لیے

وجاہت کی آواز پر کتاب ڈھونڈتے اس کے ہاتھ ایک پل کے لیے تھم سے گئے تھے۔ دل کی دھڑکن نے اپنی چال بدلی تھی۔ لیکن اگلے ہی پل اس نے سر جھٹک کر اپنی تلاش شروع کر دی تھی۔ اس نے غصے سے کتابوں کو پیچھے کیا تھا۔ اس دن کے بعد سے وہ ہر ممکن طریقے سے اس کے سامنے آنے سے گریز کر رہی تھی۔ چار دن سے وہ اپنی کوشش میں کامیاب بھی رہی تھی۔ صبح وہ کتاب پڑھتے ہوئے یہیں چھوڑ گئی تھی اور اب وہ کتاب غائب ہو گئی تھی۔ اس پر اپنے وجود کے آرپار ہوتی وجاہت کی نظریں اسے ڈسٹرب کر رہی تھیں۔ بیڈ پر نیم دراز وجاہت نے بہت غور سے اسے دیکھا تھا اور اس کی جھنجلاہٹ پر مسکرا دیا تھا۔

"میری مدد کی ضرورت ہو تو میں آؤں۔" وجاہت کی بات پر مقدس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ "کہیں تم اسے تو نہیں ڈھونڈ رہیں۔" وجاہت کی بات پر مقدس نے مڑ کر دیکھا۔ اس کی مطلوبہ کتاب اس کے ہاتھ میں تھی۔

"یہ مجھے دے دیں۔" اس نے تھوڑا قریب جا کر کتاب مانگی۔

"لے لو۔" مقدس نے آگے بڑھ کر کتاب پکڑنی چاہی لیکن اگلے ہی پل اس کا بازو وجاہت کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے جھٹکے سے مقدس کو خود پر گرا لیا تھا۔ گرتے ہی اس کی چوٹی لہرا کر آگے آ گئی تھی۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے۔" اس نے غصے سے وجاہت کو دیکھا تھا۔

"چار دن سے تم مجھ سے چھپتی پھر رہی ہو اور بدتمیزی میں کر رہا ہوں۔" مقدس ایک دم اٹھی۔

"کہیں تمہیں مجھ سے پیار تو نہیں ہو گیا۔" وجاہت نے شرارت سے کہا تو اس نے غصے سے وجاہت کو دیکھا۔

"بہت بڑی غلط فہمی کا شکار ہیں آپ میں ـــ" ابھی وہ کوئی سخت بات بولنے والی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ مقدس نے مڑ کر دروازہ کھولا تو سامنے وحید یزدانی تھے۔

"سوری میں نے ڈسٹرب تو نہیں کیا۔"

"نہیں ڈیڈ۔ آپ پلیز اندر آئیں۔" مقدس نے گھبرا کر انہیں کہا۔

"وجاہت بیٹا کل صبح تم اسلام آباد چلے جانا وہاں زمین کا کچھ مسئلہ ہے اور کچھ فائلز پر تمہارے سائن بھی ضروری ہیں اس لیے کل ضرور جانا۔" وحید یزدانی نے اسے تاکید کی۔

"جی ڈیڈ میں چلا جاؤں گا۔"

"او کے۔" کہہ کر وہ باہر نکل گئے۔ ان کے جاتے ہی مقدس نے غصے سے وجاہت کو گھورا جو مسکرا رہا تھا اور وہ تیزی سے ڈریسنگ روم میں گھس گئی۔

صبح جب مقدس کمرے میں آئی تو فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ جب کہ باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی۔

"ہیلو۔" دوسری طرف کی بات سن کر اس کا رنگ

اڑ گیا تھا۔

"کب آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔" ساتھ ہی اس نے فون رکھ دیا۔ وجاہت جب شاور لے کر باہر نکلا تو مقدس رو رہی تھی۔ وہ گھبرا کر اس کے قریب گیا۔

"مقدس کیا ہوا۔" اس نے پریشانی سے اسے دیکھا لیکن وہ اور زور زور سے رونے لگی۔

"مقدس کچھ بتاؤ تو ـــ" اس نے زبردستی اس کا چہرہ اونچا کیا۔

"وہ پاپا ـــ" اس نے صرف اتنا بولا اور دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا کر رونے لگی وجاہت نے ایک سیکنڈ اس کے جھکے سر کو دیکھا اور پھر نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"اسلام علیکم آنٹی میں وجاہت بول رہا ہوں۔ کیا بات ہوئی ہے خیریت ہے؟" اس نے ایک بار پھر اپنے قریب بیٹھی مقدس کو دیکھا تھا جو مسلسل رو رہی تھی۔ کچھ دیر وہ خاموشی سے سنتا رہا۔

"ٹھیک ہے آنٹی آپ پریشان مت ہوں میں آ رہا ہوں۔" فون بند کرتے ہی وہ ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ چینج کر کے نکلا تو مقدس اسی طرح بیٹھی تھی۔ وہ ایک سیکنڈ کے لیے رکا لیکن پھر جلدی سے باہر نکل گیا۔

"بیٹا سب ٹھیک ہو جائے گا۔" دادی ماں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ صبح سے اب شام ہونے والی تھی۔ اس کا رو رو کر برا حال تھا۔

"مقدس تمہارا فون ہے۔" دادی ماں کے کہنے پر وہ فون تک آئی تھی۔

"پاپا۔" وہ بے ساختہ چیخی تھی۔ "کیسے ہیں آپ ـ جی میں ابھی آتی ہوں۔" جب وہ فون رکھ کر مڑی تو خوشی اس کے ایک ایک انداز سے جھلک رہی تھی۔

"دادی ماں پاپا نے مجھے بلایا ہے میں ابھی جاؤں گی۔"

"ہاں بیٹا جاؤ میں ڈرائیور سے کہتی ہوں۔" تبھی وحید یزدانی غصے سے اندر داخل ہوئے۔ آمنہ خاتون نے حیرت سے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا۔

"کمال آپ نے وجاہت کا دماغ خراب کر رکھا ہے ہر جگہ اپنی من مانی۔ اتنی ضروری میٹنگ تھی میں نے رات کو اس کو بتایا تھا اب شام ہونے کو ہے وہ اسلام آباد پہنچا ہی نہیں۔ سیل فون بھی اس کا آف ہے۔ آپ بتائیں میں کیا کروں اس کا۔"

"وحید دماغ خراب ہے تمہارا، بچہ صبح سے کہاں ہے تمہیں اس کی پرواہ نہیں۔ تمہیں میٹنگ کی پڑی ہے۔" انہوں نے غصے سے وحید یزدانی کو ڈانٹا وہ غصے سے باہر نکل گئے۔

آمنہ خاتون ایک دم پریشان ہو گئی تھیں۔

"بڑی بی بی وہ وجاہت صاحب بی بی جی کو باہر بلا رہے ہیں۔" مقدس نے چونک کر شافعیہ کو دیکھا تھا۔

"اللہ کا شکر ہے آ گیا ہے، جاؤ بیٹا دیکھو کیا کہہ رہا ہے۔" مقدس دوپٹہ اچھی طرح سر پر جما کر باہر آ گئی وہ گاڑی میں بیٹھا اسی کا انتظار کر رہا تھا۔

"تم حلیہ ٹھیک کر لو ہمیں تمہارے پاپا کی طرف جانا ہے۔" اس نے ایک نظر مقدس کے سرخ چہرے کو دیکھ کر کہا۔ مقدس جلدی سے مڑ گئی۔ منہ دھو کر اسکارف اچھی طرح لے کر وہ نیچے بھاگی۔ اس کے بیٹھتے ہی وجاہت نے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔ سارا راستہ ان کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی۔ گھر آتے ہی وہ جلدی سے اتری۔ اندر کافی رش تھا۔ اسے دیکھ کر افتخار رضا بے ساختہ اٹھے تھے اور اسے گلے لگا لیا ان کے گلے لگتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اس ایک احساس کے لیے وہ کتنی روئی تھی انہوں نے اس کا چہرہ صاف کر کے اس کا ماتھا چوما پھر انہوں نے پاس کھڑے وجاہت کو گلے لگا کر اس کا بھی ماتھا چوما۔ مقدس نے حیرانی سے محبت کے اس مظاہرے کو دیکھا۔

"مجھے کل تک لگتا تھا مقدس نے غلط کیا ہے۔ حالانکہ میں جانتا تھا میری بیٹی کوئی غلط فیصلہ نہیں کر سکتی لیکن پھر بھی میں تم سے ناراض ہو گیا تھا۔ کیونکہ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں ڈر گیا تھا لیکن آج وجاہت نے تمام باتیں بتا دی ہیں۔ اس نے اپنی غلطیاں

KITABISTAN.BLOGSPOT.COM
UrduPhoto

اور تمہاری قربانی سب کچھ بتا دیا ہے۔ وہ خود بھی بہت شرمندہ ہے۔ اپنے اس فعل پر کئی بار وہ مجھ سے اس سلسلے میں معافی مانگ چکا ہے۔ مگر میں اسے غلط انسان سمجھتا تھا۔ آج اس نے ثابت کردیا کہ وہ برا انسان نہیں۔ بس کچھ واقعات اس کے ساتھ اس طرح منسوب ہوگئے کہ۔۔ اس کا کردار مشکوک ہوگیا لیکن اگر کوئی انسان اچھا بننا چاہے تو یہ اس کی بہت بڑی بڑائی ہے۔ آج میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں مجھے تمہاری پسند پر فخر ہے۔" افتخار رضا نے مقدس کو دیکھ کر کہا تو وہ حیرت سے ان کا چہرہ دیکھنے لگی پھر اس نے سامنے کھڑے وجاہت کو دیکھا جو اس کی آنکھوں میں دیکھ کر مسکرایا تھا بہت کچھ تھا اس مسکراہٹ میں اس نے نظروں کا زاویہ بدل لیا۔ صالحہ بیگم کو ڈھونڈتی ہوئی وہ کچن میں آئی تو اس کا سامنا عائشہ سے ہوا مقدس بے ساختہ اس کے گلے لگ گئی۔

"کیسی ہو عائشہ۔" مقدس نے پیار سے اسے دیکھا تھا۔

"ٹھیک ہوں۔"

"مجھ سے ناراض ہو۔" مقدس نے اسے چپ دیکھ کر پوچھا۔

"نہیں تو۔" عائشہ کچھ شرمندہ لگ رہی تھی۔ مقدس نے اس کی شرمندگی محسوس کی تو بولی۔ "عائشہ ہم اب بھی دوست ہیں پرانی باتیں بھول جاؤ۔" عائشہ نے غور سے اس کے بدلے بدلے روپ کو دیکھا تھا۔

"بہت بدل گئی ہو۔" عائشہ نے سر سے پیر تک غور سے اسے دیکھا۔ اس کی بات پر وہ بے ساختہ ہنسی۔ ندا پیچھے سے آکر مقدس کے گلے لگ گئی۔

"اوہو آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہیں۔" ملائکہ کی آواز پر وہ ہنستی ہوئی اس کی طرف پلٹی اور اس کے گلے لگ گئی۔

"تم تینوں کبھی نہیں سدھر سکتیں۔" مقدس نے ان تینوں کو دیکھ کر کہا۔

"ارے مقدس۔" صالحہ بیگم اسے دیکھ کر بڑی خوشی سے آگے بڑھی تھیں اور اس کا چہرہ چوم کر بولیں۔

"کب آئی ہو۔"

"ابھی آئی ہوں۔" وہ مقدس کا ہاتھ پکڑ کر اسے ساتھ لے آئی تھیں۔ کمرے میں آکر انہوں نے مقدس کو اپنے سامنے بیٹھا لیا تھا۔

"تمہارے پاپا پر پچھلے دنوں کسی نے جھوٹا کیس کر دیا تھا۔ پہلے تو وہ اپنے طور پر اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرتے رہے لیکن حالات زیادہ خراب ہو گئے۔ پچھلے ایک ہفتے سے ہم اسی عذاب میں زندگی گزار رہے تھے۔ اوپر سے ان لوگوں نے جو کیس کیا تھا۔ اس کا لاکھوں کا جرمانہ حتیٰ کہ کل پولیس آگئی تھی۔" مقدس حیران پریشان ان کی صورت دیکھ رہی تھی۔ "صبح جب میں نے تمہیں فون کیا تھا تو پھر وجاہت کا فون آیا تھا تو میں نے پریشانی میں اسے سب بات بتا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ یہاں تھا۔ اس نے صرف چند گھنٹوں میں کورٹ اور پولیس کا مسئلہ حل کر دیا۔ بلکہ جھوٹا کیس کرنے والوں کو بھی معافی مانگنے پر مجبور کردیا تھا' وہ بے چارہ صبح سے یہاں سے وہاں پھر رہا ہے۔ سچ اس نے صحیح معنوں میں اپنے ہونے کا فرض ادا کیا ہے۔ ورنہ وہ لوگ جنہیں ہم اپنا سمجھتے تھے۔ انہوں نے بھی منہ موڑ لیا تھا۔ ہمارے پاس آنے سے ان کی ریپوٹیشن کو فرق پڑنے لگا تھا۔ احسان صاحب عاطف' علی ان سے کم سے کم ہم نے یہ امید نہیں کی تھی۔ ندا اور ملائکہ کے پیرنٹس روز ہماری خبر گیری کرنے آتے تھے۔ لیکن آج وجاہت کے آنے سے اس کے اپنے کانٹیکٹس استعمال کرنے سے لوگ پھر ہمارے رشتے دار بن گئے ہیں۔" ان کا اشارہ عائشہ کی فیملی کے یہاں موجود ہونے پر تھا۔

"پھر وجاہت نے تمہارے پاپا پر ساری باتیں عیاں کردیں افتخار تو تب سے شرمندہ ہیں اور تبھی سے تمہیں یاد کر رہے تھے۔" ان کی باتوں پر اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

"مقدس پلیز بیٹا رو نہیں میں جانتی ہوں ہماری وجہ سے تمہیں بہت تکلیف ہوئی ہے۔ لیکن بیٹا

تمہارے پاپا بھی تو درست تھے نا وہ ڈرتے تھے کہ وجاہت نہ جانے کیسا ہو ایک امیر زادہ جس کی ریپوٹیشن ٹھیک نہ ہو اس کو داماد بناتا۔ مگر وجاہت نے ثابت کردیا کہ وہ فطرت کا برا نہیں بس ایک رہبر کی ضرورت ہے اسے تم اسے سنوار سکتی ہو بیٹا پلیز اپنے پاپا کو معاف کر دینا۔"

"مما پلیز ایسے مت کہیں۔" مقدس نے ان کے ہاتھ تھام لیے تھے۔

"اچھا اب باہر چلو میں آرہی ہوں۔" انہوں نے اس کا گال تھپک کر کہا تو وہ باہر نکل آئی تبھی اس کی نظر پاپا کے ساتھ کھڑے وجاہت پر پڑی جو پاپا سے باتوں میں مصروف تھا۔ اس کے ساتھ علی اور عاطف بھائی بھی تھے اس نے پہلی بار غور سے اس شخص کو دیکھا تھا۔ تو اسے بہت پہلے ملائکہ کی کہی ہوئی بات یاد آئی تھی کسی نے بہت سوچ سمجھ کر وجاہت کا نام رکھا تھا جو مردانہ وجاہت کا نمونہ تھا۔ وہ اس وقت بھی اپنے شاندار سراپے کی وجہ سے سب سے نمایاں نظر آرہا تھا۔ کل اس شخص کی وجہ سے وہ اپنوں کی نظروں میں گر گئی تھی۔ لیکن آج جو محبت اور عزت اسے مل رہی تھی۔ وہ بھی اس کی وجہ سے تھی۔ اس کی نظروں کو شاید وجاہت نے محسوس کرلیا تھا۔ اس نے بھی اس کی طرف دیکھا تھا۔ نظر ملتے ہی وجاہت نے مسکرا کر اسے دیکھا تو اس نے گھبرا کر پاس کھڑی ندا اور عائشہ کو دیکھا جو اپنی باتوں میں مصروف تھیں۔ موبائل کی بیپ پر وجاہت نے اسکرین کی طرف دیکھا تھا جہاں گھر کا نمبر تھا۔ بات کرکے اس نے موبائل آف کردیا تھا۔

"اچھا انکل اب اجازت دیں کل پھر چکر لگائیں گے۔ مقدس چلو۔" ساتھ ہی اس نے مقدس کو آواز دے دی تھی۔ وہ سب ایک ساتھ باہر آئے تھے۔

"بیٹا تمہارا بہت بہت شکریہ۔" افتخار رضا نے وجاہت کا ہاتھ پکڑ کر کہا تھا۔

"انکل پلیز آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں کیا میں آپ کا بیٹا نہیں ہوں۔" وجاہت کے پوچھنے پر انہوں نے گردن ہلا کر ہاں کی تھی۔ "لیکن بیٹا! میں اپنے رویے پر بہت شرمندہ ہوں۔"

"بس اس بات کو ختم کریں آپ بھی اپنی جگہ درست تھے۔ نالائقی تو میری تھی کہ غلط طریقے سے درست کام کر رہا تھا۔" اس نے گردن جھکا کر کہا۔ افتخار رضا نے مسکرا کر اسے ساتھ لگا لیا تھا۔ ان سے مل کر وجاہت مقدس کی طرف بڑھا تھا۔

"چلیں۔" اس نے بڑے استحقاق سے کہا تھا۔ کتنی رشک بھری نظریں اس کی طرف اٹھی تھیں۔ عجیب کی سرشاری تھی۔ جو وہ اپنے اندر اترتی محسوس کررہی تھی۔ سب سے مل کر وہ لوگ گاڑی میں بیٹھ گئے تھے۔ سارا راستہ وہ خود بخود مسکراتی رہی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ مسکرا رہی ہے اس لیے اس نے چہرہ کھڑکی کی طرف موڑ لیا تھا۔ وجاہت نے ایک دو بار اس کی طرف دیکھا اور مسکرا کر ڈرائیو کرنے لگا۔ گھر پہنچ کر وہ دادی ماں کو پاپا کے بارے میں بتانے لگی۔ جبکہ وجاہت بہت غور سے اس کی خوشی کو دیکھ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں جانے لگی وجاہت بھی اٹھا سیڑھیوں کے پاس پہنچ کر اس نے وحید یزدانی کی آواز سنی تھی۔

"وجاہت ٹھہرو مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔" مقدس بھی رک گئی تھی۔

"جی ڈیڈ۔"

"میں نے تمہیں رات کو کہا تھا کہ صبح اسلام آباد تمہارا جانا کتنا ضروری ہے۔ تمہیں اندازہ ہے کتنا نقصان ہو سکتا ہے' تم صبح سے تھے کہاں۔" وحید یزدانی نے غصے سے وجاہت کی طرف دیکھا تھا۔ سیڑھیوں پر کھڑی مقدس پریشان ہوگئی تھی۔ کیا ابھی کوئی اور مصیبت باقی ہے۔

"میں ضروری کام سے گیا تھا۔"

"تمہارے لیے بزنس میں نقصان کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔" اب وہ چیخ کر بولے تھے۔

"رکھتا ہے۔" وجاہت نے انہیں دیکھ کر کہا۔

"پھر تم کیوں بھول گئے۔" وجاہت نے سپاٹ نظروں سے باپ کو دیکھا۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM
UrduPhoto

"وہ کام زیادہ ضروری تھا اور منصور کے ذریعے پیپرز میں نے بھجوا دیے تھے اور زمین کا مسئلہ بھی حل ہو گیا ہے۔ آپ کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔" اس کی آواز میں غصہ صاف محسوس ہو رہا تھا۔ اپنی جگہ کھڑی مقدس بالکل ساکت ہو گئی تھی۔

"کیا کوئی اتنی محبت کر سکتا ہے۔"

"وجاہت بیٹا تم مجھے غلط سمجھ رہے ہو۔" اب ان کی آواز دھیمی پڑ گئی تھی۔

"ڈیڈ آپ کو بزنس سے پیار ہے یا میری خوشی ہے۔"

"ظاہری بات ہے مجھے تم سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں۔"

"ٹھیک اسی طرح ڈیڈ مقدس سے زیادہ مجھے کوئی چیز پیاری نہیں۔" مقدس کے سامنے کا سارا منظر دھندلا گیا تھا وہ تیزی سے سیڑھیاں عبور کرتی ہوئی کمرے میں آئی تھی۔

"کیا میں اتنی خوش قسمت ہوں کہ ایک شخص ایسا ہے جو مجھے بہت انتہا محبت کرتا ہے۔ میں نے اسے کیا دیا۔" اس نے اسکارف اتار دیا تھا۔ تبھی دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز آئی تھی۔ مقدس نے آنسوؤں کو صاف کیا اور باہر آ گئی۔ وجاہت نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا لیکن بولا نہیں وہ کچھ دیر ایسے ہی کھڑی ہاتھ کی انگلیوں کو موڑتی رہی۔

"کچھ کہنا ہے۔" اس نے مقدس کے قریب آ کر کہا تھا۔

"وہ میں تھینکس کہنا چاہتی تھی۔"

"تھینکس فار واٹ۔" وجاہت نے اس کے جھکے سر کو دیکھ کر پوچھا۔

"وہ آپ نے پاپا۔" مقدس کے کہنے سے پہلے ہی وجاہت نے ہاتھ اٹھا کر اسے منع کر دیا۔

"میں نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا۔ اس بات کو یہیں ختم کر دو ہاں کچھ اور کہنا ہے تو بتاؤ۔" اب اس نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

"نہیں اور کچھ نہیں۔" مقدس کہہ کر مڑنے لگی تھی جب اچانک وجاہت نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود سے قریب کر لیا تھا۔ مقدس نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا جو بہت گہری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس پل مقدس کو لگا اسے ان آنکھوں میں نہیں دیکھنا چاہیے تھا' اس کا چہرہ تپنے لگا تھا ہاتھ پاؤں کانپنے لگے تھے۔ اس نے جلدی سے نظریں جھکا لی تھیں۔

"مقدس اب بس کرو میری سزا کو اب ختم کر دو۔" اس نے اپنے بہت قریب وجاہت کی بوجھل آواز سنی تھی۔ مقدس نے وجاہت کو خود پر جھکتے دیکھا تھا۔ تبھی فون کی بیل پر ماحول کا سارا فسوں ختم ہو گیا تھا۔ وہ ایک دم پیچھے ہٹی تھی۔ اس کی سانسیں اب تک بے ترتیب تھیں۔ فون پر میسج ریکارڈ ہوتے ہی آنسرنگ مشین اسٹارٹ ہو گئی تھی۔

ہیلو وجاہت میں زارا بات کر رہی ہوں تمہارا میسج مل گیا تھا۔ لیکن سوری مزمل اور میں ہم دونوں نہیں آ سکے تمہارا موبائل بند تھا۔ اس لیے گھر فون کر رہی ہوں میرا میسج ملتے ہی مجھ سے رابطہ کرنا۔"

مقدس کو جھٹکا لگا تھا۔ صرف ایک پل کی بات تھی۔ غصے نے پوری طرح اسے اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔ "آپ کو داد دینی ہو گی آپ نے خود پر اتنی دیر تک قابو رکھا۔ لیکن آج آپ کی اصلیت بھی کھل گئی۔" وجاہت نے الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھا۔

"محبت کا بڑا اچھا ڈھونگ کر لیتے ہیں آپ' میں تو کب سے انتظار کر رہی تھی کہ آپ کب اپنی اصلیت پر آتے ہیں آج پتہ چل ہی گیا۔ آپ کبھی بھی اچھے نہیں ہو سکتے میں ہی غلط فہمی کا شکار ہو گئی تھی۔ پتا نہیں ایک شادی کر کے بھی آپ کی تسلی نہیں ہوئی جو اپنی ہوس کو پورا کرنے کے لیے آپ نے مجھ سے شادی کی۔ آپ کو تو کسی اپنے جیسی۔۔۔" اس کی بات ادھوری رہ گئی تھی وجاہت نے تھپڑ اس کے منہ پر مارا تھا۔ تھپڑ اتنا زوردار تھا کہ وہ لڑکھڑا کر دیوار سے جا لگی تھی۔ بائیں گال پر ہاتھ رکھے وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔ جس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

"انف از انف' آج تم نے اپنی لمٹ کراس کر دی ہے۔ میری محبت کو ہوس جیسا چیپ اور تھرڈ کلاس نام دے کر تم نے میری محبت کو گالی دی ہے۔ تمہیں پتا بھی ہے ہوس ہوتی کیا ہے۔ اگر مجھے ہوس ہوتی تو میں تم سے شادی نہ کرتا صرف تمہیں اپنی ہوس کا نشانہ بناتا اور یہ بار بار شادی کا طعنہ جو تم مجھے دے رہی ہو کیا جانتی ہو تم اس کے بارے میں بلکہ تم کیا جانتی ہو میرے بارے میں۔ کبھی تم نے میرے بارے میں سوچا۔" وجاہت کی آنکھیں اس قدر سرخ ہو رہی تھیں لگتا تھا ابھی خون نکل آئے گا۔

"میں تو بہت برا ہوں تم تو اچھی ہو نا میں اچھا مسلمان نہیں تم تو ہو نا اتنا تو تم بھی جانتی ہو گی کہ شوہر کے کیا حقوق ہیں بیوی کے کیا فرائض ہیں۔ کبھی تم نے اپنے فرائض کو پورا کیا کبھی اپنا حق استعمال کرتے ہوئے میں نے تم سے زبردستی کی میں شراب پیتا تھا۔ تمہیں نظر آیا میں نے شراب چھوڑ دی کس کے لیے تمہارے لیے یہ تمہیں نظر نہیں آیا۔ میں نے تمہیں پانے کے لیے کیا کیا وہ تمہیں یاد ہے میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں وہ تمہیں نظر نہیں آیا۔ تمہیں پتا ہے مقدس تمہارا پرابلم کیا ہے تم خود پسندی کا شکار ہو تمہیں اپنے آگے دوسرا اچھا نہیں لگتا سب تمہیں کمتر نظر آتے ہیں۔ میں سمجھتا تھا میری محبت تمہیں بدلنے کی اور آج مجھے لگا تھا زیادہ نہیں تو کچھ تو میں تمہارے دل میں جگہ بنانے میں کامیاب ہو گیا ہوں لیکن یہ میری خام خیالی تھی۔ تم تو پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو۔ بالکل سنگی مجسمے کی طرح جو بظاہر بہت خوب صورت ہوتا ہے لیکن ہوتا پتھر کا ہے میں کبھی نہیں ہارا اور نہ ہی ناامید ہوا ہوں لیکن مقدس اس دل نے جس میں صرف تمہاری محبت ہے اس نے مجھے بہت لاچار کر دیا ہے۔" اب اس کا لہجہ ہارنے لگا تھا۔

"میں نے زندگی میں صرف تم سے محبت کی اپنے آپ سے بھی زیادہ۔" اس نے ایک بار پھر ساکت کھڑی مقدس کو دیکھا۔ "وجاہت یزدانی کی زندگی میں صرف ایک لڑکی ہے۔ جس کو اس نے عشق کی حد تک چاہا ہے وہ صرف تم ہو۔ وجاہت یزدانی نے اگر اپنی زندگی میں کسی کو چھوا ہے تو وہ بھی تم ہو۔ لیکن تم نہیں سمجھو گی' تمہیں کیا پتہ محبت کیا ہوتی ہے۔ میری مجبوری یہ ہے کہ میں تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا اور نہ ہی تمہارے بغیر رہ سکتا ہوں۔ لیکن میں تمہیں یقین دلاتا ہوں اب تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہو گی مزید تمہیں مجھے سہنا نہیں پڑے گا۔ میں تمہارے دل میں اپنی محبت پیدا نہیں کر سکا۔ شاید میری محبت میں میری دیوانگی میں کوئی کمی رہ گئی ہو گی لیکن میں اپنے دل سے تمہاری محبت کو بھی نہیں نکال سکتا۔ میں چاہ کر بھی تم سے نفرت نہیں کر سکتا۔" اب اس کی آواز بھرانے لگی تھی۔ وہ ایک دم باہر نکل گیا تھا۔ مقدس اب بھی ساکت بیٹھی وہیں دیکھ رہی تھی جہاں کچھ دیر پہلے وہ کھڑا تھا۔

* * *

"وجاہت اتنی رات کو یہاں کیوں بیٹھے ہو۔" آمنہ خاتون نے حیرت سے لان میں بیٹھے وجاہت سے پوچھا تھا۔

"وجاہت میں کیا پوچھ رہی ہوں بیٹے یہاں کیا کر رہے ہو' مقدس کہاں ہے۔" وہ اب بھی کچھ نہیں بولا تھا۔ آمنہ خاتون نے غور سے اس کے بجھے چہرے کو دیکھا تھا۔

"چلو میرے ساتھ۔" آمنہ خاتون نے اس کا بازو پکڑ کر کہا تو وہ بغیر کوئی سوال کیے ان کے ساتھ چل پڑا تھا۔ ان کے کمرے میں آ کر وہ صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

"مجھے بتاؤ وجاہت کیا بات ہے۔" اس کی آنکھ سے ایک قطرہ گرا تھا۔ آمنہ خاتون نے تڑپ کر اس کا چہرہ اونچا کیا تھا۔

"وجاہت کیا ہوا' تم رو کیوں رہے ہو۔" آمنہ خاتون کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے تھے۔ وہ تو کبھی بھی نہیں رویا تھا بڑی سے بڑی بات پر بھی نہیں پھر آج کیوں۔

"دادی ماں میں ہار گیا جسے میں نے سب سے زیادہ چاہا وہ ہی مجھ سے نفرت کرتی ہے میں اب مزید اس کی

UrduPhoto
UrduPhoto
UrduPhoto

نفرت برداشت نہیں کر سکتا۔" وجاہت کی بات پر وہ سمجھ گئیں وہ کس کی بات کر رہا ہے۔ انہوں نے اسے بولنے دیا تھا۔

"میری محبت کو وہ ہوس کہتی ہے۔ میری شادی کو وہ میری عیاشی سمجھتی ہے۔ میں نے کیوں کیا ایسا وہ اسے نظر نہیں آیا۔ مجھے لگتا تھا میں اسے جیت لوں گا اور آج دادی ماں مجھے لگا میں نے اسے پا لیا ہے میں نے اس کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھا تھا۔ لیکن میں غلط تھا دادی ماں وہ صرف میری آنکھ کا دھوکا تھا۔ میں آج بھی اتنا ہی ادھورا ہوں دادی ماں جتنا پہلے تھا۔" اب اس کی آواز بھرانے لگی تھی آمنہ خاتون نے بے اختیار آگے بڑھ کر اسے گلے لگا لیا تھا۔ وہ اس کا رونا سمجھ سکتی تھیں کیونکہ مقدس کے لیے اس کی دیوانگی سے وہ واقف تھیں۔

ساری رات مقدس نے وہیں بیٹھے گزار دی تھی لیکن وجاہت واپس نہیں آیا تھا۔ وہ اس سے معافی مانگنا چاہتی تھی۔ پتہ نہیں کیوں ہمیشہ غصے میں اس سے غلط ہو جاتا تھا۔ اب بھی اس نے سوچے سمجھے بغیر اتنی بکواس کر دی تھی۔ ساری رات وجاہت کی باتیں اس کے دماغ میں گونجتی رہی تھیں۔ وہ منہ دھو کر نیچے آ گئی تھی۔ ناشتے کی میز پر سب موجود تھے۔ اس کے سلام پر ڈیڈ اور دادی ماں نے جواب دیا تھا جبکہ وجاہت نے نظر اٹھا کر بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا۔ اس کی نظریں اخبار پر تھیں۔ ناشتے کے دوران وہ کن انکھیوں سے بار بار اسے دیکھتی رہی لیکن وہ خاموشی سے ناشتا کرنے میں مصروف تھا۔ جاتے وقت ڈیڈ نے ہمیشہ کی طرح اسے پیار کیا تھا۔ وجاہت دادی ماں سے پیار لے کر اس کی طرف دیکھے بغیر باہر نکل گیا تھا۔ حالانکہ وہ جانے سے پہلے اس سے کچھ نہ کچھ کہہ کر جاتا تھا۔ اس کی آنکھیں پانی سے بھرنے لگی تھیں آمنہ خاتون نے غور سے اس کے ترسے ہوئے چہرے کو دیکھا تھا۔

"مقدس تم میرے کمرے میں آؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔" اس نے انہیں جاتے دیکھا اور ان کے پیچھے چلی گئی وہ نہیں جانتی تھی انہیں کیا بات کرنی ہے لیکن ان کی سنجیدگی اس کے لیے پریشان کن تھی۔

"مقدس رات کیا ہوا تھا۔" اب انہوں نے نرمی سے پوچھا تھا تو وہ کچھ کہنے کی بجائے رونے لگی۔ اس کا رونا دیکھ کر وہ نرم پڑ گئیں۔

"مقدس تم مجھے صرف اتنا بتاؤ وجاہت کیا اس قابل ہے کہ اس سے نفرت کی جائے۔" اس نے بے اختیار سر نفی میں ہلایا تھا۔

"پھر کیوں تم نے اس سے ایسا رویہ اختیار کر رکھا ہے کہ وہ ٹوٹ گیا ہے۔" تب اس نے آمنہ خاتون کو سب بتا دیا۔ کس طرح وجاہت نے اسے شادی کے لیے مجبور کیا تھا۔ اس کی سوچ کیا تھی۔ ماں باپ کا رویہ۔

"دادی ماں میں کیا کرتی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ میں کیا کروں کیا صحیح ہے کیا غلط ہے۔" وہ مسلسل رو رہی تھی۔ دروازے پر دستک کے ساتھ شافعہ نے اندر جھانکا تھا۔

"بڑی بی بی وہ کوئی زارا بی بی آئی ہیں۔" شافعہ کے پیغام پر مقدس چونکی تھی۔

"اسے بٹھاؤ ہم آتے ہیں چلو چہرہ صاف کرو یہ وجاہت کے کلاس فیلو کی بیوی ہے۔ تم بھی مل لو ہم پھر بات کرتے ہیں۔" ان کی بات پر وہ پریشان ہو گئی تھی۔ انہیں دیکھ کر وہ لڑکی کھڑی ہو گئی تھی۔

"اسلام علیکم آنٹی جی کیسی ہیں۔" وہ آمنہ خاتون کے گلے ملتے ہی بولی پھر حیرانی سے اس کی طرف دیکھا۔

"یہ وجاہت کی بیوی ہے مقدس۔" انہوں نے اس کا تعارف کروایا۔

"تو اچھا بھی جیسا سنا تھا تمہارے بارے میں تم بالکل ویسی ہو۔ بہت خوشی ہوئی تم سے مل کر۔" وہ اس کے گلے لگتے ہوئے بولی۔

"دراصل جب وجاہت کی شادی ہوئی ہم یہاں نہیں تھے۔ اس نے بھی اچانک فیصلہ کر لیا۔ کہاں تو اس کو کوئی اچھی نہیں لگتی تھی اور کہاں اتنی جلدی۔ خیر کل میں نے وجاہت کو اسی سلسلے میں فون کیا تھا۔ مزمل نے بھی کیا تھا مزمل میرے ہسبینڈ ہیں کہیں تم

ابھی کچھ اور نہ سمجھ لینا۔" اس نے مسکرا کر مقدس سے کہا تھا۔

"وجاہت تو شادی کے بعد اتنا کم نظر آتا ہے موبائل بھی آف ملتا ہے۔ اب بھی میں اس لیے آئی تھی۔ شاید گھر پر مل جائے تو مبارکباد دوں لیکن خیر آپ سنائیں۔" اس کی بات پر آمنہ خاتون مسکرا دیں۔

"زارا تم بالکل نہیں بدلیں بالکل اسی طرح ہو باتونی۔" وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"دراصل میں اور مزمل وجاہت کے کلاس فیلو تھے۔ میری اور مزمل کی پسند کی شادی تھی۔ گھر والوں کی مخالفت کی وجہ سے مزمل نے گھر چھوڑ دیا تھا۔ ایسے میں وجاہت نے صرف کلاس فیلو ہونے کے ناتے ہماری بہت مدد کی۔ اب بھی مزمل کے کہنے پر اس کی جاب کا بندوبست بھی وجاہت نے کیا ہے۔ لیکن شکریہ کے لیے جب بھی فون کرو موصوف غائب۔" آمنہ خاتون نے غور سے مقدس کا سفید پڑتا ہوا چہرہ دیکھا تھا۔

"جب ہم اسکول میں پڑھتے تھے۔ تو لڑکیاں اس کے پیچھے دیوانی تھیں۔ لیکن یہ تو دوستی کا بھی روادار نہیں تھا میری سمجھ میں نہیں اتنا خشک بندہ اب بیوی کو کیسے برداشت کرتا ہو گا حیران کن بات ہے۔" وہ پھر ہنسی تھی۔ شاید بات کے اختتام پر ہنسنا اس کی عادت تھی۔

"اچھا آنٹی جی اچھا مقدس میں چلتی ہوں وجاہت آئے تو اسے ضرور بتا دیں اور کہیں مزمل کو فون کر لے۔"

اس کے جانے کے بعد مقدس کتنی دیر تک وہیں بیٹھی رہی تھی کہ آمنہ خاتون خود اٹھ کر اس کے پاس آ گئیں۔

"مقدس میں تمہاری باتوں کا جواب دینا چاہتی ہوں۔ تم نے بتایا جس طرح وجاہت نے تمہیں شادی کے لیے مجبور کیا لیکن اس کی حالت میں جانتی ہوں ان دنوں اسے صرف یہی ڈر تھا وہ کہیں تمہیں کھو نہ دے اس لیے اس نے ایسا کیا ہو گا لیکن ہم تمہارا باقاعدہ رشتہ لے کر گئے تھے۔ تمہیں پوری عزت کے ساتھ لے کر آئے تھے۔ اس میں غلط کیا تھا ہاں اس نے جو حرکتیں کیں وہ قابل اعتراض ہیں مگر معاف تو کی جا سکتی ہیں دوسری بات تمہارے والدین کا رویہ۔ وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک تھے لیکن وجاہت نے اس کی تلافی کی ہے نا ان کی نظروں میں آج تمہاری عزت پہلے سے زیادہ ہے اور ویسے تم اس کی زیادتیوں کا بدلہ اس سے اسے تکلیف پہنچا کر لیتی رہی ہو۔" آمنہ خاتون کی بات پر وہ اپنا ہونٹ دانتوں سے کچلنے لگی تھی۔ "جہاں تک شراب کی بات ہے۔ تو یہ میں نہیں جانتی کہ اس نے یہ کب سے کیا۔ لیکن اگر اس نے تم سے وعدہ کیا ہے وہ چھوڑ دے گا تو اس کی گارنٹی میں تمہیں دیتی ہوں اور جہاں تک شادی کا سوال ہے تو اس کا صرف نام ہے حقیقت تو صرف تمہاری شادی کی ہے۔ پہلی شادی اس کے باپ نے اپنے بزنس پارٹنر کی بیٹی سے کی اپنے بزنس کے لیے اس کو قسمیں دے کر کروائی تھی۔ ورنہ وحید یزدانی کا سارا بزنس ختم ہو جاتا وجاہت نے تو اسے بھی نبھانے کی کوشش کی تھی مگر وہ لڑکی ہی نہ رہ سکی وہ کسی اور کو پسند کرتی تھی۔ وجاہت مجبور تھا وہ تو مجبور نہیں تھی للذا یہ شادی کچھ دن بعد ہی ختم ہو گئی تھی۔" آمنہ خاتون خاموش ہو گئیں۔ "بیٹا اسے صرف اپنوں نے استعمال کیا اس میں اس کا کیا قصور ہے۔ اب تک وہ صرف دوسروں کے لیے زندگی گزار رہا تھا۔ زندگی گزارنے میں اور جینے میں بہت فرق ہوتا ہے۔ جب تم اس کی زندگی میں آئیں تو مجھے لگا شاید اب میرا بچہ اپنی زندگی جینے لگے گا۔" پھر یاد آنے پر بولیں۔ "ایک بات اور بیٹا تم نے یہ اتنی بڑی بات کیسے کہہ دی کہ وہ عیاش ہے۔

اسے کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں تھا ماں بچپن میں چھوڑ کر چلی گئی۔ مگر اس نے کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا اپنی حد میں رہا مگر تمہارے معاملے میں نہ جانے کیوں ایسی حرکت کی۔ جس پر وہ خود کیا میں بھی نادم ہوں مگر وہ بھی تمہاری محبت میں ہی کیا ہے ناں۔" اب مقدس رونے لگی تھی۔ "بیٹا محبت تو اپنی جگہ خود بناتی ہے کیا اس کی محبت نے کبھی تم پر اثر نہیں کیا۔" انہوں نے

UrduPhoto

روتی ہوئی مقدس کو دیکھا تھا۔ پھر بولیں تو ان کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔

"کل میں نے پہلی بار وجاہت کو روتے دیکھا تھا۔ تمہاری وجہ سے۔ جب وہ پہلی بار تم سے ملا تھا تو اس نے مجھ سے کہا تھا "دادی ماں مقدس کو دیکھ کر مجھے ایسا لگا کہ میں مکمل ہو گیا ہوں اور کل اس نے مجھے کہا کہ میں آج بھی اتنا ہی ادھورا ہوں دادی ماں جتنا پہلے تھا۔ کیوں مقدس کیوں کیا ایسا تم نے۔" ان کی بات پر وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر زور زور سے رونے لگی تھی۔ "دادی ماں میں بھی ان سے محبت کرتی ہوں اب سے نہیں پتہ نہیں کب سے لیکن مجھے احساس اب ہوا ہے۔" انہوں نے بے ساختہ اسے ساتھ لگا لیا تھا۔

"تو پھر اس کا اظہار بھی کر دو۔" انہوں نے مشورہ دیا۔

* * *

آج وجاہت کے آفس والوں نے اس کی شادی کی خوشی میں ڈنر رکھا تھا۔ دادی ماں نے اسے تیار ہونے کو کہا تھا۔ وجاہت نے خود اس سے کچھ نہیں کہا تھا۔ وہ تیار ہو کر باہر نکلی تبھی سیڑھیوں سے اترتے ہوئے اس نے وحید یزدانی کی آواز سنی تھی۔

"اتنی بڑی پارٹی ہے شہر کے سارے بڑے بڑے لوگ وہاں ہوں گے ایک سے بڑھ کر ایک ماڈرن۔ وہاں تم اپنی بیوی کو اس حلیے میں لے کر جاؤ گے۔ وجاہت یزدانی جس سے ہر فیشن شروع ہوتا ہے جس کے اسٹائل کو اپنانے کی لوگ کوشش کرتے ہیں۔ اس کی بیوی کا ایسا حلیہ کتنا عجیب لگے گا۔ لوگ طرح طرح کی باتیں کریں گے۔ تم کم از کم اسے ہماری کلاس کے مطابق سکھا تو سکتے ہو۔ دوپٹہ سب لیتے ہیں وہ بھی گلے میں لے لیا کرے ضروری ہے ہر وقت ملانی بنی رہے۔" اب بھی دادی ماں کے کہنے پر اس نے اسکارف لے لیا تھا اور دوپٹے کو اپنے اردگرد اچھی طرح لپیٹ لیا تھا۔ وجاہت کے سامنے اپنے بارے میں ایسی گفتگو پر اوپر کھڑی مقدس کا چہرہ شرم سے سرخ ہوا تھا۔

"اب اگر آپ بول چکے ہوں تو میں کچھ کہوں پہلی بات تو یہ کہ لوگوں کی میں کبھی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ مقدس میری بیوی ہے وہ جس طرح بھی رہتی ہے مجھے ویسی ہی اچھی لگتی ہے۔ اس کی خوب صورتی میرے لیے ہے میں جانتا ہوں وہ کتنی خوب صورت ہے اور دنیا پر اسے ظاہر کرنے کی مجھے کوئی ضرورت نہیں۔ اور ویسے بھی میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میرے علاوہ کوئی اسے دیکھے اور مجھے اس کے ساتھ پر بالکل شرمندگی نہیں ہوتی بلکہ فخر محسوس ہوتا ہے کہ میری بیوی بہت اچھی ہے۔" وجاہت نے دو ٹوک انداز میں کہہ کر انہیں دیکھا۔

"اور کچھ کہنا ہے۔"

"تمہارا معاملہ ہے جو مرضی کرو۔" مقدس نے وحید یزدانی کی غصیلی آواز سنی۔ وہ سرخ چہرے کے ساتھ حیران پریشان کھڑی تھی۔ کبھی اس نے ندا سے کہا تھا "محبت تو یہ ہے پسند تو یہ ہے کہ میں جیسی ہوں کوئی مجھے ویسے ہی اپنائے۔" اس کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے تھے اس نے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ لیے تھے۔ اس نے ہمیشہ اسے غلط سمجھا۔ اس کی محبت کی ناقدری کی۔ جب قسمت نے وجاہت کا نام اس کے ساتھ جوڑا تھا تو اس میں اس کی بھلائی تھی لیکن وہ اسے اب سمجھی تھی۔ جب وجاہت اس سے دور ہو رہا تھا۔ وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی وہ اسے دیکھتا تک نہیں تھا۔ وہ بے دلی سے سیڑھیاں اترنے لگی۔

"ویلکم سر ویلکم میڈم آپ کا ہی انتظار تھا۔" ان کے گاڑی سے اترتے ہی کافی تعداد میں لوگ ان کی طرف آئے تھے اور بکے ان کے ہاتھوں میں پکڑائے تھے پارٹی بہت اچھی رہی تھی سب نے ہی ان دونوں کو مبارکباد دی تھی مقدس جو کچھ پریشان تھی اب مطمئن ہو گئی تھی۔

واپسی میں کار ڈرائیو کرتے ہوئے وجاہت نے ایک نظر مقدس کو دیکھا۔

"میں کل امریکہ جا رہا ہوں کتنے عرصے کے لیے

میں خود بھی نہیں جانتا۔ تم اسے میری خود غرضی کہہ لو یا جو بھی میں چاہ کر بھی تمہیں نہیں چھوڑ سکتا میرا نام ہمیشہ تمہارے نام کے ساتھ رہے گا البتہ میں تمہارے ساتھ نہیں رہوں گا تاکہ تمہیں تکلیف نہ ہو۔" مقدس نے گھبرا کر وجاہت کی طرف دیکھا۔ لیکن وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ وہ اسے کہنا چاہتی تھی کہ اس کے نہ ہونے سے اسے تکلیف ہو گی وہ اس سے معافی مانگنا چاہتی تھی۔ اس نے ہمیشہ اسے غلط سمجھا تھا۔ کبھی اس نے دعویٰ کیا تھا کہ یہ ناممکن ہے۔ وہ اس سے محبت کرے۔ لیکن آج وہ اسی سے محبت کر بیٹھی تھی۔ وہ وجاہت کی تکلیف کا اندازہ اب کر سکتی تھی۔ کیونکہ وہ خود اس کی محبت میں گرفتار ہو گئی تھی گھر آتے ہی وہ گاڑی سے اتر کر اندر چلا گیا جبکہ وہ کتنی دیر ایسے ہی بیٹھی رہی پھر وہ باہر نکل آئی۔

کمرے کے سامنے وہ کتنی دیر کھڑی رہی پھر دروازہ کھول کر اندر آ گئی وجاہت کپڑے بیگ میں رکھ رہا تھا۔ اس نے ایک نظر مقدس کو دیکھا اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

"وجاہت۔" مقدس نے قریب جا کر اسے پکارا لیکن وہ اسی طرح مصروف رہا۔ مقدس کی آنکھوں میں پانی جمع ہونا شروع ہو گیا تھا۔

"وجاہت آئی ایم سوری۔" مقدس کے معافی مانگنے پر بھی جب وہ کچھ نہیں بولا تو مقدس دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رونے لگی وجاہت نے سٹپٹا کر اسے دیکھا مقدس کے آنسو ہمیشہ سے اس کی کمزوری رہے تھے وہ جو اسے تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا فوراً بول پڑا۔

"مقدس پلیز خود اتنا تنگ کرتی ہو اور اپنی دفعہ رو پڑتی ہو۔" وجاہت نے اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا اور پھر انگلیوں سے اس کے چہرے پر آئے آنسو صاف کرنے لگا "دادی ماں سے تو کہتی ہو کہ... میرے پاس آتے ہی چپ کیوں ہو جاتی ہو۔" وجاہت کی بات پر اس نے چونک کر اسے دیکھا۔

"آپ کو کس نے بتایا۔" اس نے خفگی سے وجاہت کو دیکھا تو وہ مسکرا دیا۔

"آپ جائیں امریکہ۔" وہ غصے سے واپس دروازے کی طرف مڑی تھی۔ جب وجاہت نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک لیا اور اسے دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے اس کے دائیں بائیں ہاتھ رکھ کر اس کا راستہ روک دیا۔

"امریکہ تو اب میں نہیں جا رہا اور تم... بہت من مانی کر چکی ہو اب مجھ سے شرافت کی امید بالکل مت رکھنا۔" وجاہت نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تو اس کی نظریں خود بخود جھک گئی تھیں اس نے وجاہت کا بازو ہٹا کر نکلنا چاہا جب اپنی کوشش میں ناکام رہی تو غصے سے وجاہت کو دیکھا جو بہت دلچسپی سے اس کی گھبراہٹ کو دیکھ رہا تھا۔

"آپ... آپ بہت برے ہیں۔"

"اب میں نے کیا کیا ہے؟" وجاہت کی بات پر اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا دھڑکن ایک دم تیز ہوئی تھی۔

"آپ..."

"میں کیا۔" وجاہت نے اس کا چہرہ اونچا کر کے پوچھا۔

"بہت برے ہیں۔" مقدس کی بات پر وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا پھر ایک دم دور جا کر کھڑا ہو گیا۔ مقدس نے حیرت سے اسے پیچھے ہٹتے دیکھا تھا۔

"میں جانتا ہوں میری محبت تم پر اثر انداز ہو گئی ہے۔ میں جانتا ہوں تم بھی مجھے چاہنے لگی ہو۔ لیکن یہ دھڑکنیں اب بھی اقرار چاہتی ہیں۔ میرا وجود تم سے تمہاری ذات کا یقین چاہتا ہے۔" وجاہت نے اپنی بانہیں پھیلا کر کہا تھا۔ مقدس نے ایک نظر خود سے دور کھڑے وجاہت کو دیکھا اور اگلے ہی پل وہ اس کی کھلی بانہوں میں سما گئی تھی وجاہت نے اسے اپنے حصار میں لے لیا تھا۔

* *

UrduPhoto